

عقیدہ ختم نبوت

اور



(سوال جواباً)

4099

مرتبہ: صادق علی زاهد



1999

انتساب

عدالت کے ایوانوں میں حضور نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس کا
تحفظ کرنے والے مجاہدین ختم نبوت

جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ ☐

جناب ابرار مجال ایڈووکیٹ ☐

جناب رشید مرتضیٰ قریشی ایڈووکیٹ ☐

کے نام

فہرست

| | |
|----|--|
| 3 | ○ انتساب |
| 6 | ○ صاحب جنوں (محمد طاہر رزاق) |
| 11 | ○ علمی کلاشکوف (شبیر حسین شاہ) |
| 14 | ○ حدیث دل (صادق علی زاہد) |
| 17 | آیات قرآنی، احادیث نبوی، اقوال صحابہؓ مبنی بر عقیدہ ختم نبوت |
| 22 | تحفظ ناموس رسالت ﷺ |
| 33 | قادیانیت اور مرزا غلام احمد کا پس منظر اور ابتدائی حالات |
| 38 | مرزا قادیانی (دعویٰ نبوت سے قبل تک) |
| 43 | مرزا قادیانی کا ذاتی کردار |
| 46 | مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد |
| 54 | مرزا قادیانی کی گستاخیاں اور ہفوات |
| 57 | تصویر مرزا، اپنوں اور غیروں کی نظر میں |
| 61 | مرزا قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیاں |
| 66 | مرزا قادیانی کے مناظرے، مباحثے اور مباہلے وغیرہ |
| 71 | مرزا قادیانی کی عریاں شاعری، مغالطات، لعنتیں اور بد دعائیں وغیرہ |

| | | |
|-----|---|--------------------------|
| 75 | قادیان و ربوہ کی ریاست | <input type="checkbox"/> |
| 79 | استیصال مرزائیت | <input type="checkbox"/> |
| 81 | قادیانیت کے خلاف عدالتی جہاد | <input type="checkbox"/> |
| 87 | قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد | <input type="checkbox"/> |
| 93 | رد قادیانیت پر کام کرنے والی شخصیات | <input type="checkbox"/> |
| 96 | تحریک ختم نبوت 1953ء | <input type="checkbox"/> |
| 107 | تحریک ختم نبوت 1974ء | <input type="checkbox"/> |
| 113 | غازیان و شہیدان ختم نبوت اور مدعیان نبوت کا ذبح | <input type="checkbox"/> |
| 130 | عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت | <input type="checkbox"/> |
| 135 | مہدی اور مسیح | <input type="checkbox"/> |
| 146 | قادیانیوں کے عبرتناک انجام | <input type="checkbox"/> |
| 150 | قادیانیت کے بارے میں آراء، تبصرے، تجزیے، اقوال، اشعار | <input type="checkbox"/> |
| 155 | متفرقات | <input type="checkbox"/> |
| 169 | کتابیات | <input type="checkbox"/> |



صاحب جنوں

برادر محترم مجاہد ختم نبوت جناب محمد متین خالد کو مبداء فیض نے بڑے قوی، مستعد اور اجلے دماغ سے نوازا ہے۔ ان کا ذہن قادیانیت کے خلاف ایک پالیسی ساز ادارہ ہے۔ ان کا دماغ ہر وقت تحفظ ختم نبوت کے محاذ پر قادیانیت سے نبرد آزما رہتا ہے۔ وہ ایک زیرک جرنیل کی طرح بیک وقت قادیانیت کے خلاف کئی محاذوں پر برسرِ پیکار ہوتے ہیں۔ وہ نت نئے انداز سے پینترے بدل بدل کر قادیانیت پر حملہ آور ہوتے ہیں اور قادیانیت کو اپنے داؤ کے اڑنگے پہ لا کر تھنیاں دیتے ہیں اور جھوٹی نبوت کا انجر پنجر ہلا دیتے ہیں۔

گزشتہ تین سال سے انہوں نے تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے موضوعات پر ”نیلام گھر“ کی طرز پر ”انعام گھر“ کے عنوان سے پروگرام منعقد کرنے شروع کئے۔ عوام نے ان پروگراموں کو بڑا سراہا اور ان پروگراموں نے عوامی حاضری کے ریکارڈ قائم کر دیئے۔ اپنی بے پناہ مقبولیت کی وجہ سے یہ پروگرام پاکستان کے بڑے شہروں میں منعقد ہونا شروع ہو گئے۔ راقم الحروف کو بھی کئی پروگراموں میں شریک ہونے کا اعزاز حاصل ہوا اور راقم نے دیکھا کہ زندگی کے مختلف شعبہ سے متعلقہ بچے، جوان اور بوڑھے بڑے ذوق و شوق سے سوال و جواب کی تیاری کر کے آتے ہیں اور اپنے مطالعہ اور حافظہ کے زور پر ہزاروں روپے کے انعامات حاصل کرتے ہیں۔ سوال و جواب پر مشتمل ”انعام گھر“ کے چیدہ چیدہ موضوعات کچھ یوں ہوتے ہیں۔

- عقیدہ ختم نبوت
- تاریخ تحفظ ختم نبوت
- حیات عیسیٰ علیہ السلام اور نزول عیسیٰ علیہ السلام
- حضرت امام مہدی اور فتنہ دجال اکبر

○ قادیانی عقائد

○ مرزا قادیانی جہنم مکانی کے حالات زندگی

○ قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا

○ فتنہ قادیانیت اور مسئلہ کشمیر

○ فتنہ قادیانیت اور اسرائیل

○ قادیانی اسلام اور وطن کے غدار

○ عالم اسلام کے خلاف قادیانیت کی زہر ناکیاں

○ پاکستان میں قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں وغیرہم

راقم الحروف نے دیکھا کہ جناب محمد متین خالد صاحب سوال و جواب کے ان پروگراموں میں ایک ماہر استاد کی طرح کمال مہارت سے لوگوں کی ذہن سازی کرتے ہیں کہ لوگوں کے دماغوں کی لوح پر رد قادیانیت کی معلومات کے نقوش اس طرح ثبت ہو جاتے ہیں کہ وقت کے کارواں کا غبار اسے چھپا یا مٹا نہیں سکتا۔ ان کے چند ایک پروگراموں میں شمولیت کرنے والا عام آدمی قادیانیت کے خلاف اچھا خاصہ مناظر بن جاتا ہے۔

راقم نے مشاہدہ کی نظر سے دیکھا کہ لوگ سب سے زیادہ دلچسپی کا اظہار بانی فتنہ قادیانیت مرزا قادیانی ملعون کی شخصیت بے حیثیت پر کئے گئے سوالوں پر کرتے۔ محمد متین خالد صاحب مرزا قادیانی ملعون کی شخصیت کے بارے میں ایسے حقیقت افروز سوال کرتے کہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا بت عوام کے قہقہوں کی ضربوں سے پاش پاش ہو جاتا۔ لوگ ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جاتے۔ اور مرزا قادیانی پر بے شمار لعنتیں بھیجتے۔۔۔!!!

نمونہ کے طور پر چند سوال پیش خدمت ہیں۔

سوال - مرزا قادیانی ایک آنکھ سے کانا تھا۔ بتائیے کس آنکھ میں یہ نقص تھا؟

اپنی آنکھیں مرزا قادیانی کی آنکھوں کی طرح بنا کر دکھائیے؟

جواب - اس شخص نے آنکھیں مرزا قادیانی کی طرح بنا کر مجمع کی طرف اپنا چہرہ کر دیا۔ پھر کیا تھا۔ دور دور سے قہقہوں کی آوازیں آرہی تھیں۔

سوال - مرزا قادیانی کو دن میں کتنی مرتبہ پیشاب آتا تھا۔

جواب - پہلا شخص - دس مرتبہ - جواب غلط ہے

دوسرا شخص - چھ مرتبہ - جواب غلط ہے

تیسرا شخص - سو مرتبہ - جواب درست ہے

یاد رہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مجھے دن میں سو مرتبہ پیشاب آتا ہے۔

سوال - مرزا قادیانی کے بہت سے فرشتے تھے۔ اس کے سب سے تیز رفتار فرشتے کا نام بتائیے!

ایک بچہ - لپچی لپچی - جواب غلط ہے

دوسرا شخص - قیچی قیچی - جواب غلط ہے

تیسرا شخص - ٹپچی ٹپچی - جواب درست ہے

یاد رہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب میں اپنے فرشتے کا نام ٹپچی لکھا ہے۔

سوال - مرزا قادیانی جوتے کس طرح پہنتا تھا؟ قیض کے بٹن کس طرح بند کرتا تھا؟ شیخ پر آکر کھسکے دکھائیے۔ ایک ادھیڑ عمر شخص شیخ پر آتا ہے۔ وہ اپنا دایاں پاؤں، بائیں جوتے میں اور بائیں پاؤں، دائیں جوتے میں ڈال لیتا ہے۔ قیض کے اوپر والے کاج میں نیچے والا بٹن پھنسا لیتا ہے اور نیچے والے کاج میں اوپر والا بٹن پھنسا لیتا ہے۔ جس سے قیض کی عجیب ہیئت بن جاتی ہے۔ پھر وہ شخص جوتی اور قیض دکھانے کے لئے شیخ پر ٹھلنا شروع کر دیتا ہے اور مجمع زعفران زار بن جاتا ہے۔

سوال - مرزا قادیانی کی ماں کا نام کیا تھا؟

پہلا شخص - چھیداں - جواب غلط ہے

دوسرا شخص - پینو - جواب غلط ہے

تیسرا شخص - جھمماں - جواب غلط ہے

چوتھا شخص - کھسیٹی - جواب درست ہے

سوال - مرزا قادیانی کہاں مرا تھا؟

سینکڑوں ہاتھ جواب دینے کے لئے اٹھتے ہیں۔

جواب - پہلا شخص - ”ٹی خانہ“ - جواب درست ہے۔

سوال - مرزا قادیانی کس مرض سے مرا تھا۔

جواب - پہلا شخص - بواسیر - جواب غلط ہے

دوسرا شخص - تپ دق - جواب غلط ہے

تیسرا شخص - ہیضہ - جواب درست ہے

بچپن میں مرزا قادیانی کو کس نام سے پکارا جاتا تھا؟

جواب - پہلا شخص - نکو - جواب غلط ہے

دوسرا شخص - پیڈو - جواب غلط ہے

تیسرا شخص - لائو - جواب غلط ہے

چوتھا شخص - دسوندھی - جواب درست ہے

انعام گھر کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کی وجہ سے لوگ کثیر تعداد میں پروگراموں میں شمولیت کرنے لگے۔ انعام جیتنے کے شوق میں لوگ بڑھ چڑھ کر تیاری کرتے۔ لیکن تیاری میں وہ لڑچکر کی کمی کی شکایت کرتے۔ شائقین کو کثیر تعداد میں کتابیں اور لڑچکر مہیا کرنا مجلس تحفظ ختم نبوت کے بس کی بات نہ تھی۔ لہذا اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ کوئی صاحب عزم و ہمت آگے بڑھے اور تحفظ ختم نبوت و رد قادیانیت کے موضوعات پر گہرا مطالعہ کرے اور پھر اپنے گہرے مطالعے کو سوال و جواب کی شکل میں مرتب کر کے ایک کتاب کی صورت عطا کر دے تاکہ ہر شائق کی انعام گھر کی تیاری کے لئے یہی کتاب کافی ہو۔

ننکانہ صاحب جو تحفظ ختم نبوت کے شیروں کی کھچار ہے۔ جو تحفظ ختم نبوت کے عقابوں کا نشیمن ہے۔ اسی شہر عاشقان کے ایک جری نوجوان صادق علی زاہد نے اس عظیم کام کا بیڑا اٹھایا اور تین سال کی محنت شاقہ اور جگر کاوی سے 800 سوالات اور 165 صفحات پر مشتمل کتاب مرتب کر دی۔ اللہ تعالیٰ مصنف کو اجر عظیم سے نوازے۔ مصنف کے اس عظیم کام کو دیکھ کر زبان پر علامہ اقبال کا یہ شعر ورد کرنے لگتا ہے۔

مجت مجھے ان جوانوں سے ہے

ستاروں پہ جو ڈالتے ہیں کند

صادق علی زاہد کا قلم کبھی علم بن کے لہراتا ہے۔ کبھی یہ قلم تلوار بن کے چمکتا ہے۔ کبھی

یہ قلم صاعقہ بن کے کڑکتا ہے۔ اور کبھی یہ قلم نثر بن کے قادیانیت کے جگر میں چر کے لگاتا ہے۔ ان کے فراٹے بھرتے قلم کی رفتار کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ انشاء اللہ ابھی ان کا قلم اس میدان میں بہت سے معرکے سر کرے گا۔

جب میں نے مصنف کو دیکھا تو میں ششدر رہ گیا۔ مارے حیرت کے میری انگلی دانتوں میں دب گئی۔۔۔۔۔ کہ مصنف کا دایاں ہاتھ ہی نہیں۔۔۔۔۔ یہ عجیب صورت حال دیکھ کر میری لوح دماغ پر علامہ اقبالؒ کا یہ شعر بجلی بن بن کے کوندنے لگا۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

لیکن یہاں تو صورت حال اس سے بھی کئی گنا آگے پہنچ چکی ہے۔ اگر میں مرشد اقبالؒ کا یہ شعر اس ترمیم کے ساتھ پڑھوں تو بے جا نہ ہو گا۔

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ

مومن ہے تو ”بے دست“ بھی لڑتا ہے سپاہی

اور مرشد اقبالؒ نے کسی ایسے ہی واقعہ سے متاثر ہو کر کہا تھا۔

خرد کی گتھیاں سلجھا چکا میں

میرے مولا! مجھے صاحب جنوں کر

میں ”صاحب جنوں“ جناب صادق علی زاہد کی خدمت اقدس میں دست بستہ گزارش کرتا

ہوں کہ وہ جب بھی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں تو مجھ گناہ گار کو بھی ضرور یاد کر لیا کریں۔

کیونکہ ان کا اٹھا ہوا ایک ہاتھ ہزاروں نام نہاد وارثان منبر و محراب کے ہاتھوں پر بھاری ہے

طالب شفاعت محمدی بروز محشر

محمد طاہر رزاق

لاہور

علمی کلاشنکوف

قادیانیت، مرزائیت یا احمدیت، پاک و ہند اور یورپی دنیا میں (لاہوری گروپ ہو یا قادیانی گروپ) کے نام سے انگریز غاصبوں کی سرپرستی میں متحدہ ہندوستان میں پروان چڑھنے والا اور پاکستان دشمن طاقتوں کی ہمدردیوں اور عنایات کے ذریعے باقی رہنے والا اسلام کا باغی گروہ ہے۔

شروع سے ہی اہل نظر، اہل دل اور اہل ایمان مسلمان، اس فتنہ کی خطرناکی کو بھانپ گئے تھے اور وہ پورے شدومد سے مرزا قادیانی اور اس کے کفریہ عقائد کا رد کرتے رہے۔ یہ رد مختلف ادوار میں مختلف طریقوں سے ہوتا رہا۔ مثلاً

□ قرآن و حدیث اور اجماع امت کی روشنی میں مرزائیت کا ذہ کا رد و انکار۔

□ حکومتی ایوانوں اور اختیارات کے محلوں میں مرزائیوں کی سازشوں کا جواب و توڑ۔

□ عدالتوں میں مرزائیوں کے دعوؤں کا جواب دے کر یا ان پر دعویٰ کر کے ان کا بطلان ثابت کیا گیا۔

□ پریس کے ذریعے مرزائیوں کے کرتوت اور سازشیں منظر عام پر لا کر اس گمراہ و غدار ٹولے کی بد طبیعتی کو عوام پر ظاہر کیا گیا۔

□ علمی دلائل اور نفسیاتی براہین کے ذریعے علماء حق نے مرزائیوں کو ”مرزائی“ ثابت کیا اور ان کے دعویٰ مسلمانی کی تردید کرتے رہے۔

□ عالمی سطح پر اس سازش اور دہشت گرد جماعت کا پیچھا کر کے دنیا کے برز جھروں کو اس کی اصل شکل دکھائی گئی۔

□ مرزائی ہندو گٹھ جوڑ، مرزائی یہودی گٹھ جوڑ اور مرزائی عیسائی گٹھ جوڑ کے تار و پود پاکستان کے محب وطن عوام کے سامنے کھول کر رکھ دیئے۔

□ مختلف زاویوں سے مرزائیت کا محاکمہ اور محاسبہ کیا گیا۔ اور مرزا قادیانی اور بعد کے بطلان کے اقوال کی روشنی میں مرزائیت کو ایک چربہ

شدہ اور مسخ شدہ مذہب ثابت کیا گیا۔

□ اس امت ضلالت نے ملت اسلامیہ اور وطن عزیز کو کس کس طرح نقصان پہنچائے اسے تاریخ کے حوالے کر دیا گیا تاکہ کل کا مورخ اس امت کے سیاہ کرتوتوں، ملت دشمنی اور ملک کی مخالفت کے بارے میں نظائر و شواہد کی روشنی میں اس امت کا مقام متعین کر سکے۔

غرضیکہ یہی جہاد، یہی سعی، یہی سلسلہ جاری تھا کہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارپردازان نے دوسرے کئی سلسلوں کے ذریعے مرزائیت کے بنیے ادھیڑ کر رکھ دیئے۔ کبھی تحقیقی مقالات لکھوائے، کبھی گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلے منعقد کروائے، کبھی رد قادیانیت پر ریفریشر کورس کروائے کبھی ختم نبوت کے موضوع پر ”نیلام گھر“ کا انعقاد کیا۔ ہزاروں کی تعداد میں ہیفلس اور سینکڑوں کتابیں اس موضوع پر چھاپی گئی۔ اس عنوان پر پرانی نایاب کتابوں کو نئے سرے سے چھاپا گیا۔ پاکستان میں اور بیرون پاکستان مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر کھولے گئے اور یہیں سے تبلیغ و اشاعت کے ذریعے رد مرزائیت کے کام کو وسیع بنیادوں پر پھیلا یا گیا۔ یہ کام ہنوز جاری ہے کہ میرے عزیز دوست چوہدری صادق علی زاہد صاحب، جو مجلس کے قدیم خدمت گار ہیں اور مجلسی سرگرمیوں کے حوالے سے پرانے کارکن ہیں، اس میدان ”تب و تاب جاودانہ“ میں کود پڑے ہیں۔ انہوں نے مرزائیت کا مطالعہ بڑی ذہنی توجہ اور سخت کوشی سے کیا مگر حاصل مطالعہ کو انتہائی سہل الفاظ، عام انداز اور قابل فہم طریقے سے اپنے مسلمان بھائیوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ کہنے کو تو یہ زاہد صاحب کی پہلی علمی جھلانگ ہے مگر یہ پہلی جھلانگ ہی اتنی زبردست ہے کہ بڑے بڑے قد آور مرزائیوں کے چھکے چھڑا کر رکھ دے گی۔ عزیزم صادق علی زاہد نے اپنی کتاب کو تیج براں بلکہ آج کے دور میں علمی کلاشکوف اور دلائل کا بارود بنا دیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس آسان اور سادہ کتاب کو پڑھ کر ہر نوجوان اور بوڑھا اسلام کا چلتا پھرتا سپاہی بن جائے گا جس کے سامنے مرزائیت خوف سے یوں منہ چھپائے گی جس طرح مرزا قادیانی کا یہ شعر سن کر شرم سے چھپاتی پھرتی ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عارا!

برادر م صادق علی زاہد سے پہلے بے شمار احباب نے سوالا "جوابا" انداز میں معلوماتی کتب لکھی ہیں جنہیں بے حد پذیرائی بھی حاصل ہوئی ہے مگر صادق علی زاہد صاحب کی موجودہ کتاب ایک نیک مقصد، ایک تعمیری پہلو، ایک آسان کوشش کے مقاصد کو مد نظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ اگرچہ مرزائیت اور رد مرزائیت پر نظم و نثر میں سینکڑوں کتابیں بازار میں پہلے سے موجود ہیں مگر "عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت سوالا" جوابا" بڑی بڑی ضخیم اور مشکل بیاں کتب کا نچوڑ بھی ہے اور Point to Point معلومات کا خزانہ بھی۔ اس میں عقیدہ ختم نبوت بھی ہے اور تحفظ ناموس رسالت بھی، مجاہدین ختم نبوت بھی ہیں اور اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت بھی، مرزائیوں کے بڑے گرو گھنٹال بھی ہیں اور ان کا تاریک و داغ داغ کردار بھی، مرزائیت بھی ہے اور ان کی مکاری بھی، صادق صاحب کی شب و روز کی جاں گسل محنت بھی ہے اور ان احباب کے تعاون و ایثار کا اظہار بھی، کتاب میں علم بھی ہے اور فکر بھی، تدبیر بھی ہے اور نصیحت بھی، غرضیکہ اس کتاب میں وہ سب کچھ ہے جو ایک سنجیدہ اور طویل بحثوں سے اکتائے ہوئے قاری کو مطلوب ہے۔ قصہ مختصر!

کتاب کیا ہے حکمت و عظمت ہے ایک جا
کتاب کیا ہے علم و فہم کا ہے اک دریا
میں نوجوان مرتب کے "عمل" کی قبولیت کے لیے دعاگو ہوں اور اپنے مسلمان بھائیوں سے مکمل پذیرائی کی درخواست کرتا ہوں تاکہ اس کی حوصلہ افزائی ہو۔ کیا معلوم ہماری یہ وقتی حوصلہ افزائی فاضل مصنف کو مستقل نوعیت کی کتنی شاہکار کتابیں لکھنے پر ابھار دے اور قوم پر اس "احسان" میں ہم حصہ دار بن جائیں۔

وما توفیقی الا باللہ!

خاک پائے مجاہدین ختم نبوت

شبیر حسین شاہ زاہد

لیکچرار گورنمنٹ کالج ننکانہ صاحب

حدیث دل

جس وقت سے اسلام قیامت تک باقی رہنے والے ایک مکمل ضابطہ حیات اور دین فطرت کی حیثیت سے منصفہ عالم پر جلوہ گر ہوا ہے اور اخلاقی و انسانی قدروں سے بے بہرہ وحشی انسان کو ایک منظم و مکرم زندگی سے آشنا کروایا ہے، اسی وقت سے پیروان ہوا و ہوس اور متلاشیان عیش کوش اسلام کی بیخ کنی کے لئے اپنی شیطانی سازشوں اور ابلیسی ہتھکنڈوں میں مصروف ہو گئے۔ دینی ضابطوں اور اخلاقی تقاضوں کے ان جانور صفت ”بل ہم اضل“ باغیوں کی مکروہ و نفسانی عزائم کوششوں کا آغاز تو دور رسالت ہی میں ہو گیا تھا مگر یہ لوگ اپنے مذموم مقاصد کے حصول میں خائب و خاسر رہے۔ اس لئے کہ اللہ کا عظیم اور آخری رسولؐ اپنی رحمت سامانیوں کے ساتھ انسانوں کے درمیان موجود تھا۔ جس کی ذات بابرکت کے تقدس اور وحی الہی کی مسلسل تائید سے شیطانی قوتیں اور ابلیسی شرارتیں لرزہ برانداز تھیں۔ مگر جو نہی رحمت العالمین صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیائے فانی سے اعلیٰ علیین کی طرف تشریف لے گئے اور مسلمان امت اس رحمت عظیمہ کے تقدس سے محروم ہو گئی تو ہوا و ہوس کے غلاموں نے اپنے شیطانی اور لعنتی مقاصد کی تکمیل کے لئے اپنی کوششوں میں شدت پیدا کر دی اس وقت اسود غنسی لعنتہ اللہ علیہ سے لے کر آج تک یہ مستحق لعنتی ٹولہ اپنے مقاصد کے حصول کی گمراہ کن کوششوں میں مصروف ہے۔ ان پندرہ صدیوں میں اسلام کو ارتداد، مانعین زکوٰۃ، قاتلین اہل بیت عظام، مفرورین ضوابط اسلام، منکرین قرآن، منکرین زکوٰۃ و حدیث، جعلی مجدد، مہدی و مسیح، جھوٹے نبی و ملہمین اسلام سے روگردانی کے فتنوں اور تقلید مغرب کی سی باعث خسران دو جہاں تحریکوں کا نشانہ بنا رہا ہے لیکن ان تمام تحریکوں کا بغور مطالعہ اور عمیق مشاہدہ اس بات کو اظہر من الشمس کر دیتا ہے کہ ان تمام تحریکوں میں فتنہ قادیانیت کو اپنے فاسد عقائد، گمراہ کن اعمال اور شیطانی عزائم و مقاصد کے لحاظ سے دو وجوہ سے زیادہ شاعت تیرہ بختی حاصل ہے۔

اولاً: بانی قادیانیت اور اس کی معنوی ذریت بظاہر اسلام اور شرع محمدیؐ سے نسبت و غلامی کا دعویٰ کرتی ہے۔ مگر ان کا عمل، شریعت، منہاج زندگی، عقائد اور نظام عبادت و معاشرت ان کے اسلام سے جدا ہونے کی غمازی کرتا ہے (دیہ منافقت ہے) جبکہ دوسری تحریکوں اور مخالفین کا عمل ایسا نہیں رہا ہے۔ انہوں نے اسلام سے جدا عقائد اختیار کئے اور پھر اپنی جدا شناخت کے ساتھ اسلام سے علیحدہ ہو گئے۔ نہ جمہور مسلمانوں پر الزام تراشی کی اور نہ ہی

اسلام پر اپنا حق جمایا۔

ٹانیا" : قادیانی تمام مسلمانوں کو اپنے نبی "کالا نعام بل ہوا اضل" کی سنت کی پیروی میں اپنے مرتد، زندیق، فتنہ جو اور انتشار پسند (جھوٹے) نبی پر ایمان نہ لانے کے سبب کافر قرار دیتے ہیں۔ جبکہ اپنے آپ کو ایک جھوٹے شیخی باز دوغلے، منافق کردار، یہودی، صفت (گستاخ) نبی پر ایمان لانے کی وجہ سے "مسلمان" قرار دیتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے جمہور مسلمانوں کی شناخت کو غصب کر کے اپنے اوپر چسپاں کر لیا ہے جبکہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا ہے۔

فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے محض فضل خداوندی کی بدولت قلمی جہاد جتنا اس دور میں ہو رہا ہے اس سے قبل شاید کبھی نہ ہوا ہو۔

لیکن اس مشینی دور میں انسان کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ موٹی موٹی کتب پڑھ سکے چنانچہ عرصہ دراز سے میں ایک ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کر رہا تھا جو کم سے کم وقت میں قادیانیت سے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کر سکے لیکن جب سے مجلس تحفظ ختم نبوت نکانہ صاحب کے زیر اہتمام "انعام گھر" کا انعقاد شروع ہوا ہے تو یہ خواہش جنون کی حد تک بڑھ گئی۔ بالآخر خدا کا نام لے کر گذشتہ انعام گھر منعقدہ ۳۰ مارچ ۱۹۹۵ء سے اگلے روز ہی ایسی کتاب کی تیاری شروع کر دی جو طالبان علم قادیانیت کے لئے ایک متاع گم گشتہ کا درجہ رکھتی ہو اور یہ محض فضل ربانی اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصی شفقت کا نتیجہ ہے کہ آج یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

کتاب کی تیاری کے وقت میرے پیش نظر سکول و کالج کے طالب علم رہے ہیں کیونکہ جس بات سے طالب علم آشنا ہو جائیں اس سے درحقیقت پورا معاشرہ آشنا ہو جاتا ہے۔ کتاب کی ضخامت بڑھنے سے ڈرتے ہوئے تمام سوالات نہایت مختصر مگر جامع لکھنے کی سعی کی ہے اور جوابات کے نیچے ان کے اصل ماخذ کا حوالہ درج کر دیا ہے جو احباب زیادہ وسیع اور وضاحتی جواب کے شائق ہوں انہیں اصل ماخذ کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔

اس کتاب کی تیاری میں میرے محترم و شفیق احباب جناب محمد متین خالد صاحب اور سید شبیر حسین شاہ زاہد صاحب ایم اے نے اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود جس طرح میری معاونت کی ہے۔ میں تو بے اختیار یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ۔

کہاں میں اور کہاں یہ نکتہ گل
اے باد صبا یہ تیری مہربانی ہے

بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ ان احباب کی معاونت کے بغیر یہ کتاب کسی طور بھی آپ کے علم میں اضافہ نہ کر سکتی تھی، اس کتاب میں جو خوبی نظر آئے وہ بلاشبہ محمد متین خالد اور جناب سید شبیر حسین شاہ زاہد صاحب کے تعاون کا نتیجہ ہے اور جو خالی رہ گئی ہو اسے آپ میری کوتاہی کہہ سکتے ہیں۔ مزید برآں اس کتاب کی معاونت کے سلسلہ میں جناب حاجی عبدالحمید رحمانی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، جناب محمد طاہر رزاق، ڈاکٹر محمد صدیق شاہ بخاری، چوہدری ذوالفقار علی شہزاد صاحب آف رڑکا، جناب منظور احمد، شوکت علی شاہ، محمد اکرم ناز، ساجد اعوان ایبٹ آباد اور خصوصی طور پر مانسہرہ کی مجلس تحفظ ختم نبوت کے روح رواں محترم عبدالرؤف عرف رونی اور ان کے تمام رفقاء کا تمہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

صادق علی زاہد

محلہ بال لیلہ۔ سٹریٹ نمبر 37

نکانہ صاحب، ضلع شیخوپورہ

آیات قرآنی، احادیث نبویؐ، اقوال صحابہؓ

مبنی بر عقیدہ ختم نبوت

س: عقیدہ ختم نبوت کے اثبات میں قرآن کریم میں کتنی آیات موجود ہیں؟

ج: تقریباً ۱۰۰ (سو)

س: عقیدہ ختم نبوت پر کتنی احادیث مبارکہ آئی ہیں؟

ج: تقریباً ۲۱۰ (دو سو دس)

س: قرآن کریم کی کوئی سے دو مشہور آیات عقیدہ ختم نبوت کے اثبات میں تحریر کریں؟

ج: ۱۔ ”ما کان محمد ابداً احد من رجالکم ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیماً“ سورة الاحزاب آیہ ۳۰۔

۲۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً (سورة المائدہ آیہ ۳)

س: حدیث نبویؐ کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کتنے دجال و کذاب جھوٹا دعویٰ نبوت کریں گے؟

ج: ”عن ثوبان قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و انہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلہم یزعم انہ نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی“

”ثوبان سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.... اور بیشک میری امت میں تمیں کذاب ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے۔ خبردار! میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابوداؤد جلد ۲، صفحہ ۲۰۲)

س: مشہور حدیث انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کا ترجمہ کیا ہے؟

ج: ”میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“

س: ختم نبوت کی تائید میں کم از کم پانچ مختصر حدیثیں بمعہ ترجمہ تحریر کریں؟

ج: ۱۔ ”قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب“

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطاب

ہوتا۔“ (ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۲۰۹، طبع ایچ۔ ایم سعید اینڈ کمپنی، کراچی)

۲۔ ”قل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”لعلی انت منی بمنزلتہ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی“

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ سے فرمایا: ”تم میرے لئے ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے لئے تھا“ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔“ (صحیح مسلم، جلد نمبر ۲، طبع دہلی، صفحہ ۲۷۸)

۳۔ ”قل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا امتہ بعد امتی۔“

”اللہ کے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت کے بعد (کسی اور نبی کی) کوئی امت نہیں۔“

(بیہقی، جلد ۵، صفحہ ۱۹۷)

۴۔ ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی اخر الانبیاء وان مسجدی اخر المساجد۔“

”رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پس میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد (کسی نبی کی) آخری مسجد ہے۔“ (مدینہ میں مسجد نبوی کی جانب اشارہ ہے)

”انا خاتم النبیین وان آدم فی طینتم۔“

”عریاض بن ساریہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آخری نبی تھا جبکہ آدم ابھی گارے میں تھے۔“ (ابھی پیدا نہیں ہوئے تھے)

(متدرک حاکم، جلد ۲، صفحہ ۳۱۸، طبع حیدر آباد دکن)

س : ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

ج : خاتم النبیین (انبیاء کے سلسلہ کے ختم کرنے والے) کا لفظی معنی مہر نبوت ہے گذشتہ چودہ سو سال میں مسلمانوں کے نزدیک مہر نبوت کا مطلب آخری نبی ہے جن پر اللہ کا پیغام (وحی) نازل ہوا، بدرجہ اتم مکمل ہوا، ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اب آپ ہی آخری نبی ہیں۔ جیسے جیسے انسان نے ارتقائی منزلیں طے کیں یا ذہنی و جسمانی ترقی ہو رہی ہے۔ اللہ پاک نے اپنی حکمت کللہ سے اپنا آخری پیغام انسانیت کے لئے اتارا جو قیامت تک نافذ العمل ہے کیونکہ ہر دور میں بنیادی انسانی ضروریات ایک جیسی ہوتی ہیں البتہ حالات کے تحت ان کی نوعیت بدلتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنا آخری پیغام اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے نازل فرمایا اور حکم فرمایا کہ قیامت

تک اس میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی ہے۔ نہ ہی اس میں کوئی رد و بدل کر سکتا ہے
یہی خاتم النبیین یا ختم نبوت کا تصور ہے۔
س : قرآن کریم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لئے کیا لقب
استعمال ہوا ہے؟

ج : امہات المومنین۔

س : قرآن پاک کی کس آیہ مبارکہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کو ”اہل
بیت“ کے نام سے یاد کیا گیا ہے؟

ج : ۱۔ سورۃ احزاب آیہ ۳۳۔ انما یرید اللہ لینہب عنکم الرجس
اہل البیت و یطہرکم۔

س : اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ کے لئے رضی اللہ عنہ کے الفاظ کس جگہ استعمال کئے ہیں؟
ج : لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت اشجرة۔
(سورۃ فتح آیت ۱۸)

والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوہم
باحسان رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ و اعدلہم جنت تجری
تحتها الانہر خلدین فیہا ابدا۔ (توبہ آیت ۱۰۰)

س : صحابی سے کیا مراد ہے؟

ج : ”وہ خوش نصیب اور بابرکت فرد جس نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم کی زیارت بحالت ایمان کی ہو اور ایمان کی حالت میں ہی وفات پائی ہو۔“
(اسد الغابہ جلد اول ص ۱۸-۱۹)

س : قادیانی مندرجہ ذیل قرآنی القابات کن کے لئے استعمال کرتے ہیں؟ (۱) امہات
المومنین، (۲) اہل بیت (۳) رضی اللہ عنہ۔

ج : بالترتیب مرزا قادیانی کی بیوی۔ مرزا قادیانی کا خاندان۔ مرزا قادیانی کے حواری۔

س : امت مسلمہ کا سب سے پہلا اجماع کس مسئلہ پر ہوا تھا؟

ج : عقیدہ ختم نبوتؐ کی حفاظت کے لئے جھوٹے نبیوں کے خلاف لشکر کشی پر۔

س : ختم نبوتؐ کے بارے میں حضرت عمرؓ کا قول تحریر کریں۔

ج : ”آپؐ کی فضیلت اللہ کے نزدیک اس درجہ کو پہنچی ہوئی ہے کہ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کو تمام انبیاء کے آخر میں بھیج دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سب سے

پہلے فرمایا۔“ (مواہب الرحمن دوم ص ۴۹۲)

س : ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ (سلسلہ) انبیاء کو ختم کرنے والے ہیں“ یہ قول کس مشہور صحابی کا ہے؟

ج : حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

س : حضرت ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ کا وہ قول تحریر کریں جس میں آپؐ نے ختم نبوتؐ کی شہادت دی۔

(یاد رہے کہ آپؐ نے یہ الفاظ مسلمہ کذاب کے خلاف لشکر کشی کو موخر کرنے کے مشورہ پر کہے)

ج : ”اب وحی الہی منقطع ہو چکی ہے اور دین الہی تمام ہو چکا ہے کیا میری زندگی میں ہی اس کا نقصان شروع ہو جائے گا۔ (بحوالہ تاریخ الخلفاء از سیوطی ص ۹۲)

س : قرآن مجید کی کس سورۃ کی آیت ۹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اذان مسلمانوں کا شعار ہے؟

ج : (یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ و ذروا البیع) سورۃ الجمعہ۔

س : ”بیت نبوت“ کی حدیث کا ترجمہ تحریر کریں۔

ج : ”ایک خوبصورت عمارت ہے لوگ اس کے ارد گرد گھومتے ہیں اس کے حسن و جمال کی تعریف کرتے ہیں لیکن ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے میں آیا تو اسلام کی عمارت میں وہ اینٹ لگ گئی ہے اور اسلام مکمل ہو گیا۔“

س : ”نبج البلاغہ“ سے حضرت علیؑ کا وہ مشہور قول نقل کریں جو ختم نبوتؐ کے بارے میں ہے۔

ج : فرمایا حضرت علیؑ نے کہ ”یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ پر میرے والدین قربان ہوں۔ آپؐ کی موت نے وہ چیز ختم کر دی ہے جو کسی دوسرے کی موت سے نہ ہوئی تھی۔ یعنی نبوت غیبی چیزیں اور وحی آسمانی“ (نبج البلاغہ دوم ص ۲۵۵)

س : کیا کوئی شخص اپنی کوشش، عبادت، ریاضت اور مجاہدہ وغیرہ سے نبی ہو سکتا ہے؟ قرآنی نکتہ نظر بیان کریں۔

ج : نہیں بن سکتا۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء (ترجمہ) یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ (جمہ - ۴)

س : اس نکتہ نظر پر قرآن کی آیت لکھیں کہ نبوت کسی نہیں بلکہ وہی امر ہے؟
ج : اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ الانعام (۱۳۳)
اللہ خوب جانتا ہے کہ کہاں اپنی رسالت کو رکھنا ہے۔
س : سب سے پہلے اور آخری پیغمبر (علیہ السلام) کا نام لکھیں۔
ج : سب سے پہلے حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم۔ سب سے آخری محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

س : مسلمانوں کا عقیدہ ختم نبوت تو یہ ہے کہ ”حضور علیہ السلام پر نبوت کا سلسلہ بند ہو چکا۔ اب قیامت تک صرف آپ کی نبوت باقی ہے۔“ قادیانی ختم نبوت سے کیا مراد لیتے ہیں؟

ج : قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ اور انبیاء آسکتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ہر نبی کو آنے سے پہلے اللہ کی بجائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منظوری لینا ہوگی۔ جب تک آپ کسی نئے نبی کی نبوت پر مہر (تصدیق) نہ لگائیں گے وہ نبی نہ بن سکے گا۔“

س : سورۃ صف کی آیت نمبر ۶ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک کس نام سے کیا ہے۔ اور قادیانی اس سے کیا مراد لیتے ہیں؟

ج : و مبشرًا برسول یاتنی من بعدی اسمہ احمد۔ قادیانیوں کے نزدیک ”احمد“ مرزا قادیانی کا نام ہے اور یہ مرزا قادیانی کی آمد کی بشارت ہے (نعوذ باللہ)

س : ”آیت میثاق“ کون سی ہے اور اس سے کیا مراد ہے؟

ج : سورۃ آل عمران آیت نمبر ۸۱ (ترجمہ) اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا کہ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لے آئے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیا تم نے پکا وعدہ کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ ان سب نے عرض کی کہ ہم نے پکا وعدہ کیا تو فرمایا تم سب ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود بھی گواہ ہوں۔

تحفظ ناموس رسالت

س : قرآن مجید کی کس آیت مبارکہ کی رو سے گستاخ رسولؐ کو قتل کر دینے کا حکم ہے؟

ج : ”وہ لوگ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑتے اور ملک میں فساد کرتے پھرتے ہیں۔ ان کا بدلہ یہی ہے کہ ان کو گن گن کر قتل کر دیا جائے یا سولی پر لٹکا دیا جائے یا ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ یا زمین سے دور کر دیئے جائیں۔ یہ دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے سخت عذاب ہے۔“

(سورۃ مائدہ آیت نمبر ۳۳۔ ترجمہ از احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ)

س : جس طرح قرآن مجید کی نگہبانی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت بھی اللہ ہی کے ذمہ ہے۔ بتائیے قرآن پاک کی کس سورۃ کے حوالہ سے؟

ج : ”اور اللہ تمہاری نگہبانی فرمائے گا لوگوں سے۔“ (المائدہ آیت نمبر ۶۷)

س : مسلمانان ہند خصوصاً ”مولانا محمد علی جوہر“ کی تحریک پر تعزیرات ہند میں کب توہین مذہب کرنے والوں کے لئے نئی شق کا اضافہ کر کے سزا تجویز کی گئی ہے؟

ج : ۱۹۴۷ء

س : تعزیرات ہند میں کونسی دفعہ / شق کا اضافہ کیا گیا ہے؟

ج : دفعہ ۲۹۵۔ الف

س : دفعہ ۲۹۵۔ الف تعزیرات ہند کی رو سے توہین مذہب کرنے والوں کے

لئے کتنی سزا تجویز کی گئی ہے؟
۸۷۳۷۶ سال تک قید یا جرمانہ

س : بارگاہ رسالت ﷺ میں بلند آواز سے بات کرنے کی کیا سزا ہے؟

ج : ”اعمال کا ضائع ہو جانا۔“ (المحجرات ۲)

س : قرآن مجید کی کس آیت مبارکہ کی رو سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

~~۸۷۳۷۶~~

بارگاہ عالیہ میں درود و سلام کے تحفے بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے؟ نیز اس کا ترجمہ تحریر کریں؟

ج: سورۃ احزاب آیت نمبر ۲۶

(ترجمہ) ”اللہ اور اس کے فرشتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اے اہل ایمان تم بھی ان پر درود و سلام بھیجا کرو۔“

س: قرآن مجید کی کس سورۃ مبارکہ میں گستاخ رسول کا نام لے کر اس کے لئے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے؟

ج: سورۃ اللہ میں ابو لہب کا نام لے کر عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

س: سورۃ اللہ کا پس منظر مختصراً تحریر کریں؟

ج: جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اعزاء و اقارب کو کوہ صفا پر اکٹھا کر کے دین ضیف پر چلنے اور سرتابی کی صورت میں عذاب الیم کی وعید سنائی تو ابو لہب جو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا فوراً بول اٹھا نبالک

الہذا جمعنا تیرا برا ہو کیا تو نے اسی لئے ہم کو یہاں جمع کیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا غیض و غضب اس توہین رسالت کو برداشت نہ کر سکا اور ابو لہب کے لئے عذاب کی وعید نازل فرمائی۔

(ناموس رسالت اور قانون توہین رسالت صفحہ ۸۹-۹۰۔ مروی از ابن عباسؓ)۔ مصنف محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ)

س: گستاخ رسول ابو لہب کی موت کس طرح واقع ہوئی؟

ج: وہ طاعون جیسے زہر ناک اور سوزش والے مرض میں مبتلا ہو کر تڑپ

تڑپ کر جہنم واصل ہوا۔ دوران بیماری اور موت کے بعد کوئی عزیز یہاں تک کہ اولاد بھی قریب نہ پہنچتی تھی۔ یہاں تک کہ مرنے کے بعد لاش سے تعفن اٹھنا شروع ہوا تو لوگوں کے شور مچانے پر اس کے بیٹوں نے حبشی مزدوروں سے لاش گڑھے میں پھکوائی اور اوپر سے پتھر ڈال دیئے اور مٹی پھینک دی۔

(ناموس رسالت و قانون توہین رسالت صفحہ ۹۰)

س: اللہ تعالیٰ نے سورۃ انفال میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرنے والوں کے لئے کیا حکم فرمایا ہے؟

ج: فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم كل بنان (انفال ۱۲)
”کافروں کی گردنوں کے اوپر مارو اور ان کی ایک ایک پور (جوڑ) پر ضرب لگاؤ۔“ (سورہ انفال آیت نمبر ۱۲)

س: جو لوگ اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتے ہیں ان کے بارے میں کیا حکم ربانی ہے؟

ج: ”اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں لعنت بھیجی ہے اور ان کے لئے رسوا کن عذاب مہیا کر دیا ہے۔“ (احزاب)

س: مغرب زدہ اور جدید ذہنیت کے دعوے دار نام نہاد سکالر کہتے ہیں کہ توہین رسالت پر صرف مسلمانوں کو سزا دی جانی چاہیے۔ اگر کوئی غیر مسلم توہین رسالت کا مرتکب ہو تو اسے سزا نہیں دی جاسکتی کیونکہ جب وہ ہے ہی کافر تو وہ عزت رسولؐ کیوں کرے۔ قرآن پاک کی کس سورہ مبارکہ میں کافروں کو بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا حکم دیا گیا ہے؟

ج: ”(اے پیغمبر) وہ لوگ جنہوں نے یہودیت اختیار کی، ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو لفظوں کو ان کے اصل جگہ سے پھیر دیا کرتے ہیں اور جب تم سے ملتے ہیں تو اس خیال سے کہ دین حق کے خلاف طعن و تشنیع کریں۔ زبان مروڑ مروڑ کر لفظوں کو بگاڑ دیتے ہیں۔ (چنانچہ) کہتے ہیں ”سمعنا“ عصینا“ اور ”واسمع غیر مسمع“ اور ”راعنا“ اگر یہ لوگ (راست بازی سے محروم نہ ہوتے اور ان شرارت آمیز لفظوں کی جگہ) ”سمعنا واطعنا“ اور ”اسمع“ اور ”انظرنا“ کہتے تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا اور درنگی کی بات تھی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی پھٹکار پڑ چکی ہے۔ پس ایک چھوٹے گروہ کے سوا سب ایمان سے محروم رہیں گے۔ (سورہ نساء ۴۵)

س: تحفظ ناموس رسالت پر مبنی سورہ بقرہ کی کسی مشہور آیت مبارکہ کو بمعہ ترجمہ تحریر کریں؟

ج: یا ایہا الذین امنوا لا تقولوا راعنا وقولوا انظرنا واسمعوا و
للكفرین عذاب علیہم ○

ترجمہ : اے ایمان والو، ”راعنا“ مت کہو بلکہ ”انظرنا“ (ہماری طرف نظر التفات فرمائیے) کہو اور غور سے سنو اور کافروں کے لئے تو جانا بوجھا عذاب مقرر ہو چکا ہے۔ (البقرہ آیت ۱۰۴)

س : کتاب ”امہات المومنین“ کس نے لکھی اور کب شائع ہوئی۔ نیز اس کتاب کی اشاعت کا مقصد کیا تھا؟

ج : ڈاکٹر احمد شاہ عیسائی نے لکھی اور اپریل ۱۸۹۸ء میں شائع ہوئی۔

(قادیانیت کا علمی محاسبہ جدید ایڈیشن صفحہ ۶۰۲)

اس نام نہاد کتاب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم و ازواج مطہرات کے بارے میں انتہائی ناشائستہ و گھٹیا زبان استعمال کی گئی ہے۔

س : جب اس کتاب کی ضبطی اور مصنف کے خلاف تادیبی کارروائی کے لئے انجمن حمایت اسلام لاہور نے گورنمنٹ کو ایک یادداشت پیش کی، تو مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک علیحدہ یادداشت پیش کی اس کی یادداشت کا خلاصہ تحریر کریں؟

ج : اس نے لکھا : ”میں اپنی جماعت کثیر کے ہمراہ اس یادداشت کا مخالف ہوں اور افسوس کرتا ہوں کہ انجمن کے ممبران نے جلد بازی سے یہ کارروائی کی ہے۔ اگرچہ مصنف نے نہایت دل آزار الفاظ سے کام لیا ہے مگر ہمیں اس پر سختی نہ کرنی چاہیے بلکہ نرمی و آہستگی سے اس کو سمجھانا چاہیے۔ مذہبی آزادی کا دروازہ کسی حد تک کھلا رکھنا چاہیے۔ گورنمنٹ کو عیسائی مصنف کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرنی چاہیے بلکہ ہم خود اس کتاب کا جواب لکھیں گے۔“

(خلاصہ تبلیغ رسالت جلد ۷ صفحہ ۳۶۔ مجموعہ اشتہارات ۴۳ تا ۵۰ جلد ۳ از

غلام احمد قادیانی)

س : برطانوی وزیر خزانہ مسٹر لائیڈ جارج نے اپنی ایک تقریر میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تو لوگ مشتعل ہو کر اس کو ختم کرنے کے لئے دوڑے مگر مرزائی خلفاء نے اپنے پیروکاروں کو خاموش رہنے کی تلقین کی۔ بتائیے کن الفاظ میں؟

ج : ”ہم کل مسلمان، خصوصاً احمدیوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ انہیں اس حملہ پر جو آنحضور کی ذات پر کیا گیا ہے، برا فروختہ ہونے کی ضرورت نہیں

”ہے۔“

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۳ نومبر ۱۹۱۳ء)

س : آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی جائے تو صبر کرنے اور پر امن رہنے کی تلقین کرنے والا گروہ اپنے نام نہاد روحانی پیشوا کی ہتک عزت پر کیا رد عمل کرنے کی نصیحت کرتا ہے؟

ج : ”سب سے پہلی اور مقدم چیز جس کے لئے ہر احمدی کو اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے سے دریغ نہیں کرنا چاہیے وہ حضرت مسیح موعود اور سلسلہ کی ہتک ہے۔“ (گویا مرزا غلام احمد قادیانی کی عزت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت سے زیادہ اہم ہے، زاہد)

(تقریر میاں محمود احمد مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۳۵ء)

س : ایک گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کو ”فاروق“ کا لقب دیا۔ ذرا مذکورہ واقعہ تو سنائیے؟

ج : حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک بظاہر مسلمان (جو اصل میں منافق تھا) اور ایک یہودی کے درمیان کسی معاملہ پر تنازعہ ہو گیا۔ دونوں اس سلسلہ میں آپؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فیصلہ یہودی کے حق میں صادر فرمایا، جس سے نام نہاد مسلمان راضی نہ ہوا اور اس کے اصرار پر یہ دونوں معاملہ کو لے کر از سر نو فیصلہ کے لئے حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے (جو ان دنوں آنحضورؐ کے حکم سے مدینہ منورہ میں تنازعات اور خصومات کا فیصلہ کیا کرتے تھے اور مرکز میں رکیس القضاء (Chief Justice) کے عہدے پر مامور تھے۔) آپؐ نے ان دونوں سے روئداد مقدمہ سنی اور جب آپؐ کو معلوم ہوا کہ آنحضورؐ اس بارے میں یہودی کے حق میں فیصلہ صادر فرما چکے ہیں، تو آپؐ نے خود اس منافق سے اس کی تصدیق کر لی اور اس کے بعد اسی وقت تلوار سے اس منافق کا سر قلم کر دیا۔

اس کے بعد آپؐ نے فرمایا:

”اور جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو۔ اس کا یہی

فیصلہ ہے جو میں نے کیا ہے۔“

مقتول کے ورثاء کو جب یہ خبر پہنچی تو حضور رسالت ماب کی عدالت میں پہنچے اور حضرت عمرؓ کے خلاف قتل کا دعویٰ کر دیا جس پر سورہ نساء کی آیہ مبارک نازل ہوئی اور آنحضورؐ نے حضرت عمرؓ کو ”فاروق“ کے خطاب سے سرفراز فرمایا۔

س : اللہ تعالیٰ نے بارگاہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کے کیا آداب سکھائے ہیں؟

ج : (۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند آواز میں بات نہ کریں۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھو۔ (المحجرات ۲)

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح مت پکارو جس طرح تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔ (النور ۶۳)

(۴) اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں آرام فرما رہے ہوں تو آواز دے کر باہر نہ بلاؤ بلکہ باہر آنے تک انتظار کرو۔

اب یہ تمام آداب روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کے وقت بھی ملحوظ رہنے چاہئیں۔

مقدمہ توہین رسالت ﷺ

س : حال ہی میں ضلع گوجرانوالہ میں رونما ہونے والے مقدمہ توہین رسالت پر مختصراً نوٹ تحریر کریں۔

ج : ”گوجرانوالہ کے مشہور ترین توہین رسالت کیس کی ابتداء ۱۹۹۳ء میں ہوئی۔ اس کیس کا اہم ملزم رحمت مسیح جو سابق رکن اسمبلی اعظم چیمہ کے داماد اشرف رہنٹر کے ہاں نوکرتھا نے تھانہ کوٹ لدھا کے گاؤں پھوکرپور میں مسلمانوں کی مسجد کے عین سامنے مسیحی عبادت گاہ قائم کر کے اپنی تبلیغی سرگرمیاں شروع کر دیں۔ ملزم رحمت مسیح نماز فجر کے بعد گرجا گھر کی گھنٹی

زور زور سے بجاتا اور لاؤڈ سپیکر پر اونچی آواز میں مسیحی گیت گاتا۔ جس سے مسلمانوں کو بے حد پریشانی ہوتی۔ مسلمانوں کے احتجاج پر ملزم رحمت مسیح گاؤں چھوڑ کر ساتھ والے گاؤں رتہ دوہتراں چلا آیا۔ یہاں بھی اس نے وہی حرکات شروع کر دیں۔ اور یہیں سے مشہور زمانہ ”مقدمہ توہین رسالت“ نے جنم لیا۔ رحمت مسیح نے آتے ہی اپنے ساتھ سلامت مسیح اور منظور مسیح کو ملا یا۔ اور اپنی سازشوں کا آغاز کر دیا۔ ان بد بختوں نے مسجد کی لیٹرینوں میں کاغذ کی بے شمار پرچیاں پھینکیں جن پر نبی کریمؐ کی شان میں گستاخانہ کلمات لکھے ہوتے۔ بعد میں مسجد کی لیٹرین کی اندرونی دیوار پر بھی یہی کلمات لکھے پائے گئے اور ایک دفعہ یہی ملزم مسجد کی بیرونی دیوار پر حضور نبی کریمؐ کی شان میں گستاخانہ کلمات لکھتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔ انہیں حوالہ پولیس کیا گیا۔ پولیس نے بڑے احتجاج کے بعد ان کے خلاف مقدمہ نمبر ۵۶ مورخہ ۱۱ مئی ۱۹۹۳ء درج کر لیا۔ جس پر تینوں ملزم جیل بھیج دیئے گئے۔“

س : اس مقدمہ کو کب سیشن جج لاہور کے سپرد کیا گیا اور انہوں نے کب فیصلہ سنایا؟

ج : مقدمہ کی سماعت ۱۲ جنوری ۱۹۹۴ء کو سیشن جج لاہور عبدالحفیظ چیمہ کے سپرد کی گئی لیکن ۲۸ نومبر ۹۶ء کو عبدالحفیظ چیمہ کی معذرت پر سماعت ایڈیشنل سیشن جج محمد مجاہد حسین کے سپرد کر دی گئی۔ آپ نے ۹ فروری ۱۹۹۵ء کو مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا۔

س : مقدمہ توہین رسالت گوجرانوالہ کا ابتدائی فیصلہ سنانے والے سیشن جج کا نام تحریر کریں؟

ج : محترم جناب جسٹس محمد مجاہد حسین صاحب۔

س : جسٹس مجاہد حسین صاحب نے کیا فیصلہ سنایا؟

ج : آپ نے فرمایا ”میرے خیال میں استغاثہ بغیر کسی شک و شبہ کے جرم ثابت کرنے میں کامیاب رہا ہے۔“

لہذا زیر دفعہ ۲۹۵ سی (۳۳ پی پی سی کے ساتھ پڑھا جائے گا) کے تحت ملزمان کے خلاف جرم ثابت کیا گیا ہے۔

دوسرے گواہ استغاثہ نمبر ۲ کے پاس حضرت فاطمہ الزہراء (حضرت محمدؐ کی صاحبزادی) اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے بارے میں بھی مواد تھا جس میں ان کی ذات پر حملے کئے گئے تھے۔ اس کے متعلق ملزموں نے اپنی صفائی میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ اس لئے ان کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ اے (جسے ۳۴ پی پی کے ساتھ پڑھا جائے گا) بھی الزام ثابت ہو جاتا ہے۔

چنانچہ میں مندرجہ بالا تمام بحث کے نتیجہ میں ملزم سلامت مسیح اور رحمت مسیح کو پہلے جرم میں موت کی سزا اور ۲۵ ہزار روپے جرمانے کی سزا سناتا ہوں۔ جرمانہ ادا نہ کرنے کی صورت میں انہیں دو سال قید بامشقت سخت بھگتنا ہوگی علاوہ ازیں ان ملزمان کو دوسرے جرم میں (A) ۲۹۸ کے تحت بھی سزا سناتے ہوئے مزید دو سال قید اور ۱۰ ہزار روپے جرمانے کی سزا سناتا ہوں۔ جرمانے کی عدم ادائیگی کی صورت میں انہیں چھ ماہ قید بامشقت بھگتنا ہوگی۔ ملزمان جو ضمانت پر رہا تھے، عدالت میں موجود ہیں، ان کے ضمانتی مچلکے درخواست کئے جاتے ہیں۔ ان کو گرفتار کر لیا جائے اور ان کو جیل پہنچا دیا جائے تاکہ وہ وہاں اپنی سزا بھگت سکیں۔

موت کی سزا پر عمل درآمد عدالت عالیہ لاہور کی تصدیق کے بعد کیا جائے گا۔ ملزموں کو پھانسی کے پھندے سے لٹکایا جائے حتیٰ کہ ان کی موت واقع ہو جائے۔

(داغ ندامت صفحہ ۸۷، ۸۸ مصنف رائے حسنین طاہر)

س : بے نظیر بھٹو وزیراعظم پاکستان نے مقدمہ توہین رسالت کے فیصلہ پر کیا تبصرہ کیا؟

ج : ”مجھے اس فیصلہ پر حیرت اور دکھ ہوا ہے۔“ (گویا عدالت عالیہ پر دباؤ ڈالنے کی بھونڈی کوشش کی گئی)

(داغ ندامت از رائے حسنین طاہر صفحہ ۹۳)

س : ملزمان رحمت و سلامت مسیح کی طرف سے کس بدنام زمانہ عورت نے وکالت کی؟

ج : طاہر جمالیہر قادیانی کی بیوی عامہ جمالیہر نے جو کہ خود کو انسانی حقوق کی چیمپئن سمجھتی ہے اور امریکہ کی نمک خوار ہے۔

س : مقدمہ توہین رسالت گوجرانوالہ کے فیصلہ کو کب لاہور ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا؟

ج : ۱۳ فروری ۱۹۹۴ء

(داغ ندامت صفحہ ۹۲)

س : ہائی کورٹ کے جس ڈویژن بیچ نے مقدمہ توہین رسالت کی سماعت کی اس کے نام تحریر کریں۔

ج : جسٹس عارف اقبال بھی (ایڈہاک جج) اور جسٹس خورشید احمد (ایڈہاک جج)

س : مسلمانوں کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کرنے والے وکلاء کے نام تحریر کریں۔

ج : جناب رشید مرتضیٰ قریشی اور جناب محمد اسماعیل قریشی صاحب۔

س : مدعی مقدمہ مولوی فضل حق نے ایک مقام پر مقدمہ کی پیروی سے انکار کر دیا تھا۔ کیا آپ اس حکومتی ڈرامہ بازی پر روشنی ڈال سکتے ہیں؟

ج : بقول مولوی فضل حق ”مجھ پر حکومت نے کون سا دباؤ نہیں ڈالا۔ مجھے اور میرے اہل خانہ کو تباہ و برباد کر دینے کی دھمکیاں دی گئیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور دٹو کی خاتون مشیر شیلابی چارلس نے مجھے میرے گھر کے اندر آکر ڈرانے کی کوشش کی۔ مجھے مختلف بہانوں سے تھانوں میں بلوا کر ذلیل کیا گیا۔ میری عزت نفس کو اس قدر مجروح کیا گیا جو میں بیان نہیں کر سکتا۔ مجسٹریٹ حبیب اللہ گورایا اور ڈپٹی کمشنر گوجرانوالہ نے مجھے اغوا کر کے چیف سیکرٹری پنجاب جاوید احمد قریشی کے دفتر میں مجھ سے مقدمہ کی پیروی سے دستبرداری کے کاغذات پر دستخط کروا لئے۔ بعد ازاں مجھے عدالت عالیہ لاہور میں لایا گیا۔ اس موقع پر بھی سادہ لباس میں پولیس والوں نے میری نگرانی اور دستبرداری کے اعلان کے بعد مجھے میرے گھر (رتہ دو حراتاں) واپس بھجوا دیا گیا۔ میں نے اپنے بچوں کو محفوظ مقام پر پہنچایا اور دوبارہ عدالت میں آکر عدالت کو بتا دیا کہ مجھ پر کیا دباؤ تھے؟ ظلم کے کون کون سے پہاڑے توڑے گئے؟ اور یہ کہ میری جان کو آج بھی خطرہ ہے۔“

(داغ ندامت از رائے حسنین طاہر)

س : مقدمہ کی پیروی سے دستبرداری کی صورت میں مدعی مقدمہ مولوی فضل حق کو کیا لالچ دینے کی کوشش کی گئی جو کہ آپ نے جوتے کی نوک پر ٹھکرا دی؟

ج : ایک مربعہ اراضی اور بھاری نقد رقم۔

(داغ ندامت صفحہ ۱۰۶)

س : کس مجرم کے والد نے ایک خط کے ذریعے اپنے بیٹے کے ارتکاب جرم کا اقرار کیا اور معذرت چاہی؟

ج : مجرم سلامت مسیح کے والد نے چیئرمین ضلع کونسل حافظ آباد کو ۲۷ مئی ۱۹۹۳ء کو لکھے جانے والے ایک خط میں اعتراف جرم کیا۔

(داغ ندامت صفحہ ۱۱۳)

س : ہائی کورٹ کے نام نہاد جیالے ججوں نے حکومت اور امریکہ کی خوشنودی کی خاطر اور اپنی ایڈھاک ملازمت کو مستقل کروانے کی خاطر کب جناب جسٹس محمد مجاہد حسین کی طرف سے دی جانے والی سزائے موت سے گستاخان رسولؐ رحمت مسیح و سلامت مسیح کو بری کرنے کا فیصلہ سنایا؟

ج : ۲۳ فروری ۱۹۹۵ء کو تین دفعہ وقت تبدیل کرتے ہوئے رات نو بجے جسٹس عارف اقبال بھی نے فیصلہ سنایا۔

(داغ ندامت صفحہ ۱۱۳)

س : اس خدشہ کے پیش نظر کہ مسلمانان پاکستان اس غیر منصفانہ فیصلہ کو سپریم کورٹ میں چیلنج نہ کر دیں، حکومت نے ملزموں رحمت و سلامت مسیح کو کیا امداد فراہم کی؟

ج : جمعہ کی چھٹی ہونے کے باوجود دونوں مجرموں کے پاسپورٹ اور ویزے فوراً تیار کر کے انہیں ملک سے فرار کر دیا گیا۔

(داغ ندامت صفحہ ۱۱۷)

س : گستاخ رسولؐ کی توبہ قبول کرنے کا اختیار کس عدالت یا قاضی کے پاس ہے؟

ج : گستاخ رسولؐ کی توبہ کوئی بھی قبول نہیں کر سکتا۔

(الصام المسلول از امام ابن تیمیہ اردو ترجمہ از مولانا غلام احمد حریری صفحہ

(۲۰۸)

س : ۱۹۵۲ء میں امریکہ کے ایک کثیر الاشاعت رسالہ ”ٹائم“ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک فرضی تصویر شائع کی۔ واشنگٹن کے پاکستانی سفارت خانے نے اس پر احتجاج کیا تو اس وقت کے قادیانی وزیر خارجہ پاکستان سر ظفر اللہ خان نے کیا حکم نامہ جاری کیا؟

ج : اس نے لکھا : پاکستان اسلام کے وقار کا تنہا محافظ نہیں ہے۔ آئندہ اس قسم کے احتجاج نہ کئے جائیں۔“

(قادیانیت کا سیاسی تجزیہ حصہ اول صفحہ ۷۰۸ از صاحبزادہ طارق محمود۔ بحوالہ

روزنامہ امروز لاہور۔ ۱۹ جون ۱۹۵۲ء صفحہ ۲)

س : گستاخ رسولؐ کعب بن اشرف یہودی کو کس صحابیؓ نے جہنم واصل کیا تھا؟

ج : محمدؐ بن مسلمہ

(الصارم المسلول اردو ترجمہ از غلام احمد حریری صفحہ ۱۲۰)

س : یہ جذبات کس شاعر کے ہیں؟

ناموس محمدؐ عربیؐ پر ہم جان نچھاور کر دیں گے

مگر وقت نے ہم سے خون مانگا ہم وقت کا دامن بھر دیں گے

ج : جانباز مرزا مرحوم۔

قادیانیت اور مرزا غلام احمد کا پس منظر اور ابتدائی حالات

س : مرزا قادیانی نے اپنی کس کتاب میں اعتراف کیا ہے کہ وہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔

ج : ”کتاب البریہ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۳ ص ۳۵۰“

س : انگریزوں نے مرزا قادیانی کو نبی اور رسول بنانے کے لئے کیوں چنا؟

ج : انگریز، مسلمانوں کی رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذہنی وابستگی اور دینی تعلق سے بہت خائف تھے۔ مسلمانوں کے اندر سے جذبہ جہاد بھی ختم کرنا چاہتے تھے۔ اس مقصد کے لئے انہیں ایک ہندوستانی نبی کی تلاش تھی تاکہ لوگ، رسول عربی کو چھوڑ کر ہندوستانی نبی کی طرف رجوع کر لیں اور وہ نبی انگریزوں کی من مانی تعلیمات کو مذہبی انداز میں لوگوں تک پہنچائے۔ مرزا قادیانی انگریزوں کی ناپاک خواہشات پر پورا اترتا تھا۔ اس وجہ سے انہوں نے اسے ہندوستانی نبوت کے لئے چنا۔

س : انگریز مشنریوں کا جو وفد ہندوستان کے حالات کا جائزہ لینے کے لئے ہندوستان آیا تھا، اس نے کیا رپورٹ مرتب کی؟

ج : برطانوی وفد کی رپورٹ : انگریز نے مذہبی سطح پر ایک ایسی تحریک منظم کرنے کے متعلق جو ان کے سیاسی عزائم کی تکمیل میں مدد دے، پورا پورا غور کیا۔ ۱۸۶۹ء میں انگلستان سے برطانوی مدبروں، اعلیٰ سیاست دانوں، ممبران پارلیمنٹ اور مسیحی رہنماؤں پر مشتمل ایک وفد ان امور کا جائزہ لینے کے لئے ہندوستان وارد ہوا کہ ۱۸۵۷ء کے ”عذر“ کے حقیقی محرکات کیا ہیں۔ اس میں مسلمانوں نے کیا کردار ادا کیا، ہندوستان کے مذاہب خصوصاً اسلام کے اندر سے ایسی کونسی تحریک اٹھائی جائے جو ان کی وحدت کو توڑ کر ان کو اتنا کمزور کر دے کہ وہ کسی اجتماعی تحریک میں حصہ نہ لے سکیں اور اس طرح برطانوی حاکمیت کے لئے پیدا شدہ خطرات کا سدباب ہو سکے، وفد نے سول سروس کے افسران خصوصاً یہودیوں سے ملاقاتیں کیں۔ انٹیلی جنس کی رپورٹیں ملاحظہ کیں اور سیاسی حالات کا تقابلی مطالعہ کیا۔ ایک سال بعد ۱۸۷۰ء میں لندن میں وفد کے اراکین نے ایک کانفرنس بلائی جس میں ہندوستان کے نمائندہ مشنریوں کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی۔ برطانوی کمیشن اور مشنریوں کی طرف سے ہندوستان میں مذہبی تخریب کاری کے پروگرام کی دو الگ رپورٹیں پیش ہوئیں جن کو یکجا کر کے ہندوستان میں ”برطانوی سلطنت کا ورود“ (The Arrival of British Empire in India)

کے نام سے شائع کر دیا گیا۔ اس کا ایک اقتباس درج کیا جاتا ہے، جس میں انگریز نے اپنی سامراجی ضروریات کی تکمیل کے لئے ایک ایسی مذہبی نبوت کی ضرورت بیان کی ہے جو مسلمانوں میں سے اٹھ کر ایسا دعویٰ کر دے اور ان کی ہدایات پر کام کرے۔ مشنری فادرز رپورٹ کا متعلقہ اقتباس ملاحظہ ہو:-

ترجمہ: ”ملک (ہندوستان) کی آبادی کی اکثریت اندھا دھند اپنے پیروں یعنی روحانی رہنماؤں کی پیروی کرتی ہے اگر اس مرحلہ پر ہم ایک ایسا آدمی تلاش کرنے میں کامیاب ہو جائیں جو اس بات کے لئے تیار ہو کر اپنے لئے ظلی نبی (نبی کے حواری) ہونے کا اعلان کر دے تو لوگوں کی بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہو جائے گی، لیکن اس مقصد کے لئے مسلمان عوام سے کسی شخص کو ترغیب دین بہت مشکل ہے اگر یہ مسئلہ حل ہو جائے تو ایسے شخص کی نبوت کو سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ ہم نے پہلے بھی غداروں کی مدد حاصل کر کے ہندوستانی حکومتوں کو محکوم بنایا لیکن وہ مختلف مرحلہ تھا، اس وقت فوجی نقطہ نظر سے غداروں کی ضرورت تھی، لیکن اب جبکہ ہم نے ملک کے کونے کونے پر اقتدار جما لیا ہے اور ہر طرف امن اور آرڈر ہے، ہمیں ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن سے ملک میں داخلی بے چینی پیدا نہ ہو سکے“

(مطبوعہ رپورٹ سے اقتباس، انڈیا آفس لائبریری لندن)

س: ہنٹر رپورٹ سے کیا مراد ہے؟

ج: (ہنٹر رپورٹ) ۱۸۶۹ میں وائسرائے ہند لارڈ میو (Mayo) نے بنگال سول سروس کے ایک افسر ڈبلیو، ڈبلیو ہنٹر کو اس اہم سوال کا جائزہ لے کر رپورٹ پیش کرنے کو کہا جس کا مفہوم یہ تھا کہ ”ہندوستانی مسلمان اپنے مذہب کی رو سے ہر میجسٹی بلکہ برطانیہ کی حکومت کے خلاف بغاوت کرنے کے پابند ہیں۔“ ہنٹر نے بڑی محنت سے ایک رپورٹ تیار کی۔ اس نے اسلام کے عقائد خصوصاً ”جہاد کے تصور، مہدی اور مسیح کی آمد کے بارے میں مختلف فرقوں کے معتقدات، ہندوستان کے دارالحرب ہونے کے سلسلے میں علماء کے فتاویٰ، وہابی تحریک، اسلامی فرقوں کے عقائد و نظریات اور ان کے برطانوی راج کے قیام کے لئے خطرات و مضمرات جیسے بہت سے مسئلوں کا جائزہ لیا۔ ۱۸۷۱ء میں ہنٹر رپورٹ منظر عام پر آگئی اس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی کہ ”مسلمان اسے اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں کہ کافر حکومت کے خلاف جہاد کریں اور

ملک کو ان سے نجات دلائیں۔“ ہنر لکھتا ہے۔
”جہاد ہی کا وہ نظریہ ہے جو ان کے شدید جوش، تعصب، تشدد اور قربانی کی خواہش کی
بنیاد ہے۔ اس قسم کا عقیدہ انہیں ہمیشہ حکومت کے خلاف متحد کر سکتا ہے۔“
(ڈبلیو، ڈبلیو، ہنر، دی انڈین مسلمانز، کامریڈ پبلشرز کلکتہ ۱۹۳۵ء بحوالہ قادیان سے
اسرائیل تک ص ۲۲-۲۳ مرتبہ مولانا سمیع الحق)

س: انگریزوں نے مرزا قادیانی کو کب اور کس طرح ”نبوت“ کے لئے چنا؟
ج: گورنر پنجاب سرجن لارنس نے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ (PARKINSON) کے
ذمے یہ کام لگایا کہ وہ کسی مناسب ترین آدمی کو منتخب کرے جو انگریزی حکومت کی
حمایت و سرپرستی میں نبوت کا دعویٰ کرے اور ہندوستانی مسلمانوں کی جذباتی وابستگی محمد
عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قطع کرے۔ ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے چار افراد کے انٹرویو
کئے اور آخر کار مرزا قادیانی کو منتخب کیا۔

(تحریک ختم نبوت ص ۲۳ از آغا شورش کاشمیری)
س: کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی ہندوستانی بنی کے طور پر کیوں منتخب کیا گیا؟
ج: اس لئے کہ مرزا قادیانی کا خاندان پہلے ہی انگریز ”وفاداری“ میں سند یافتہ تھا اور
مسلم قوم کے ساتھ غداری جس کا امتیازی نشان تھی۔ مرزا قادیانی نے خود اپنی کتابوں
میں کئی جگہ اس کا اعتراف کیا ہے۔

مثلاً۔ (۱) جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کی پچاس گھوڑ سواروں سے مدد کی (تبلیغ
رسالت جلد سوم)

(۲) جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے وسیع پیمانے پر مفت لٹریچر کی تقسیم (مولفہ مر قاسم
علی)

(۳) کلکتہ میں انگریزوں کی خاطر جاسوسی کے لئے اپنی جماعت کے نمائندے مقرر کرنا۔
(ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۰۹ء بحوالہ قادیان سے اسرائیل تک ص ۵۷)

س: کیا آپ مرزا قادیانی کی ان کتب کی تعداد بتا سکتے ہیں جن میں جہاد کی حرمت اور
انگریز آقا کی اطاعت کی تلقین کی گئی ہے؟

ج: کتب کی تعداد بتانا تو مشکل ہے مگر مرزا قادیانی کا اپنا اقرار و اعتراف ہے کہ ”اگر
ان کتابوں کو اکٹھا کیا جائے تو پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں“ (تریاق القلوب ص ۱۵)

س: مرزا قادیانی کی ہندوستانی نبوت کی تبلیغ کا خلاصہ و مقصد کیا ہے؟

ج : تنفیخ جہاد و اطاعت برطانیہ (بحوالہ قادیانیت کا سیاسی تجزیہ جلد نمبر ۱ ص ۲۰۸)
س : بتائیے مرزا قادیانی نے جماعت احمدیہ (مرزائیہ) کی بنیاد کب اور کہاں رکھی؟
ج : ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو لدھیانہ میں۔

(سیرت المہدی جلد اول ص ۸۹ مصنفہ بشیر احمد ابن مرزا قادیانی)
س : بتائیے مرزا قادیانی کے دعوؤں کی زیادہ سے زیادہ تعداد کتنی ہے؟
ج : ۲۰۰ (دو سو) سے زائد۔ (بحوالہ عیار گرگٹ از عبدالرحمن یعقوب بلوا)
س : مرزا قادیانی نے ایک ہندو لڑکے شام لعل کو اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔ بھلا کس لئے؟

ج : تاکہ وہ مرزا کے مزعومہ، مکذوبہ، ملعونہ، متروکہ، مفلوجہ الہامات کو لکھتا رہے اور موقع کا گواہ رہے۔

س : جب ”براہین احمدیہ“ (مرزا قادیانی کی اولین تصنیف) کی اشاعت ہوئی تو مرزا قادیانی نے اپنی ذریت ہندی کے ذریعے اس کا خوب خوب ڈھنڈورہ پیٹا۔ بہت سے غیر مرزائی لوگ بھی اس کتاب کی تعریف میں رطب اللسان تھے مگر چند صاحب فراست علماء نے پہچان لیا کہ ”براہین احمدیہ“ کا مصنف آگے چل کر نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ ایسے چند صاحبان فراست کے نام بتائیں۔

ج : (۱) مولانا حافظ عبدالمنان وزیر آبادی۔ (۲) مولانا غلام دستگیر قصوری۔
(۳) مولانا عبدالعزیز لدھیانوی۔ (۴) مولانا ابو عبداللہ غلام العلی امرتسری۔
(بحوالہ تاریخ مرزا از مولانا ثناء اللہ امرتسری ص ۱۳ تاریخ محاسبہ قادیانیت اول ص ۴۶)
س : مرزا قادیانی نے ”براہین احمدیہ“ کی پچاس جلدیں شائع کرنے کا اعلان کیا اور لوگوں سے پیشگی پیسے بٹور لئے، بتائیے اس نے کتنی جلدیں شائع کیں؟
ج : صرف پانچ جلدیں شائع کیں اور پانچویں جلد کے دیباچہ میں لکھا کہ ”پانچ اور پچاس میں صرف ایک نقطے کا فرق ہے، لہذا پانچ کو پچاس سمجھا جائے“

(دیباچہ براہین احمدیہ پنجم ص ۷)
س : براہین احمدیہ کی اشاعت کا مقصد بقول مرزا قادیانی ”غیر مسلموں کو اسلام کی تبلیغ“ کرنا تھا۔ لیکن اس کتاب میں مرزا قادیانی نے ایسی سخت زبان استعمال کی کہ غیر مسلم بجائے مسلمان ہونے کے مشتعل ہونے لگے اور انہوں نے اسلام اور بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لکھنا شروع کر دیا کم از کم دو کتابوں کے نام لکھیں جو ان

دنوں مرزا قادیانی کی کتب کے رد عمل میں اسلام کے خلاف لکھی گئیں۔

ج : (۱) مکذیب براہین احمدیہ از پنڈت لکھ رام۔ (۲) ستیارتھ پرکاش اشاعت دوم باب نمبر ۱۳، ۱۴ از پنڈت سوامی دیانند۔

(بحوالہ تاریخ محاسبہ قادیانیت اول ص ۵۴-۵۳)

س : مرزا قادیانی نے ۱۸۸۹ء میں مجدد ہونے کا دعویٰ کیا اور بیعت عام لینے لگا تو بتائیے کہ بیعت کی بنیادی اور مرکزی شرط کیا تھی؟

ج : انگریز حکومت کی وفاداری۔

(بحوالہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم ص ۱۴ مولفہ میر قاسم علی قادیانی)

س : مرزا قادیانی کے خلاف کفر کا فتویٰ سب سے پہلے کس مسلمان عالم دین نے کب تحریر کیا؟

ج : حضرت مولانا شاہ محمد عبداللہ لدھیانویؒ نے براہین احمدیہ کی اشاعت پر ۱۸۸۵ء میں۔

(بحوالہ تاریخ محاسبہ قادیانیت اول ص ۱۴۱ و ص ۱۴۶)

س : مرزا قادیانی خود قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوا۔ مذہبی چھیڑ چھاڑ اور مناظرانہ نوک جھونک سیالکوٹ میں شروع کی۔ مگر قادیانی تحریک کا آغاز لدھیانہ سے کیا۔ بھلا بتائیے کیوں؟

ج : پنجاب میں علمائے لدھیانہ انگریزی استعمار کے لئے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتے تھے کیونکہ انہوں نے جرات و بہادری کے ساتھ ۱۸۳۶ء سے ۱۸۵۷ء (تقریباً) میں بائیس سال تک انگریز غاصبوں کے خلاف جہاد بالسیف کر کے ان کی نیندیں حرام کر رکھی تھیں اور مرزا قادیانی انگریزی اقتدار کے لئے آسانیاں پیدا کرنے اور مسلمانوں کے دلوں میں ”انگریز اطاعت“ کو جگہ دینے کے لئے میدان عمل میں اترا تھا۔ لہذا اس نے ضروری سمجھا کہ اپنی تحریک کا آغاز اسی جگہ سے کیا جائے جہاں سے اہل فرنگ کے لئے زیادہ پریشانی بن رہی ہے۔

(بحوالہ تاریخ محاسبہ قادیانیت اول ص ۱۴۲)

مرزا قادیانی (دعویٰ نبوت سے قبل تک)

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش (سن پیدائش) کیا ہے؟
ج : (مرزا قادیانی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں موضع قادیان ضلع گورداسپور، پنجاب کے اس حصے میں جو اب بھارت میں واقع ہے، پیدا ہوا تھا۔ یہ مرزا قادیانی کی اپنی تحریروں کے مطابق ہے۔ لیکن بعد میں اس کے خاندان کے افراد میں اس کے سال ولادت کے بارے میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد جو اس کا سوانح نگار اور سیرت المہدی کا مصنف ہے، کے پہلے نظریے کے مطابق سال ولادت ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء ہو سکتا ہے۔ (سیرت المہدی، جلد ۲، صفحہ ۱۵۰)۔ نظر ثانی کے بعد اس نے تاریخ ولادت ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء مقرر کی (سیرت المہدی، جلد ۳، صفحہ ۷۶) ایک تخمینے کے مطابق سال ولادت ۱۸۳۱ء ہو سکتا ہے (ایضاً ۷۲)۔ معراج دین نے تاریخ ولادت ۷ فروری ۱۸۳۲ء مقرر کی ہے۔ (ایضاً ۳۰۲)۔ جبکہ دیگر ۱۸۳۳ء یا ۱۸۳۴ء کو سال ولادت قرار دیتے ہیں (قادیانیوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے از فیاض اختر ملک ص ۱۹۲)

مرزائی کتب کے حوالہ جات سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا کی تاریخ پیدائش دریافت کرنا آسان نہیں۔ مرزا کی تاریخ پیدائش ایک گورکھ دھندہ ہے اور معلوم یوں ہوتا ہے کہ مرزا مسلسل دس سال تک (۱۸۳۱ء تا ۱۸۴۰ء) پیدا ہوتا رہا ہے۔

س : مرزا قادیانی کی تاریخ پیدائش یا سن پیدائش میں مندرجہ بالا تناقص کیوں پیدا کر دیا گیا ہے؟

ج : ان تناقص آراء کی وجہ معلوم کرنا کچھ بعید نہیں۔ مرزا قادیانی اپنی وفات کے وقت تقریباً انتر سال کی عمر میں (۱۸۳۹ء) میں پیدا ہوا اور ۱۹۰۸ء میں انتقال ہوا) کہا جاتا ہے کہ چھٹی صدی ہجری کے ایک صوفی نعمت اللہ ولی نے اپنی ایک مسلسل نظم میں مسلمانوں کے اندر رونما ہونے والے مستقبل کے واقعات کی پیش گوئیاں کیں اور تیرہویں صدی ہجری کے اختتام اور چودھویں صدی کے آغاز پر کسی ایسے شخص کی آمد کی پیش گوئی کی ہے جو شریعت کی تجدید کرے گا۔ مرزا قادیانی نے اس نظم کو اپنے اوپر منطبق کیا۔ ایک شعر میں پیش گوئی کی گئی تھی کہ وہ شخص اپنے ظہور یعنی خدائی انتخاب کی خلعت سے سرفرازی سے چالیس سال بعد تک زندہ رہے گا۔ مرزا قادیانی نے اس شعر کے مفہوم سے سرفرازی حاصل کرتے ہوئے لکھا کہ وہ اس

منصب پر چالیس سال کی عمر میں فائز ہوا تھا اور اسی (۸۰) سال یا اس کے قریب عمر تک زندگی پسے گا (نشان آسمانی، صفحہ ۱۵) پھر اس ایک خدائی الہام کے نزول کا دعویٰ کیا

”اطال اللہ بقاء ک، اسی پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم“

یوں اس الہام کے مطابق اسے پچھتر یا پچاسی سال کی عمر کے درمیان کسی وقت فوت ہونا تھا، صرف اس کی عمر زیادہ ثابت کرنے اور اس کے عرصہ حیات کو پچھتر سال کے قریب تر لانے کی مساعی سے مقصود اس پیش گوئی اور الہام کی صحت و صداقت کو ثابت کرنا ہے۔

۱۲: (بحوالہ قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے، ص ۹۵ مرتبہ فیاض اختر ملک)

س : ۱۸۵۷ء میں مسلمانان ہند نے انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی لڑی۔ انگریزوں نے اس جنگ کو ”غدر“ یا ”فسادات“ کا نام دیا۔ اس جنگ آزادی میں بہت سے ایسے ننگ قوم، ننگ وطن، ننگ دیں بھی تھے جو انگریز آقاؤں کے ہاتھ مضبوط کر رہے تھے مرزا قادیانی کے والد نے اس جنگ میں انگریزوں کی کیا مدد کی؟

ج : بقول مرزا قادیانی خود ”۵۰ گھوڑے اور ۵۰ آدمی دیئے۔“

س : مرزا قادیانی کے والد مرزا غلام مرتضیٰ اور بھائی غلام قادر نے کس سکھ راجہ کو فوجی خدمت فراہم کیں۔

ج : مہاراجہ رنجیت سنگھ۔

س : مرزا قادیانی نے اپنی کتب، درخواستوں اور خطوط میں انگریزوں کی طرف سے اس کے خاندان کو ملنے والی کس رعایت یا عزت افزائی پر فخر کا اظہار کیا ہے؟

ج : ”اسے انگریزی دربار میں بیٹھنے کے لئے کرسی ملا کرتی تھی“ (بحوالہ اخبار الفضل مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۴ء)

س : مرزا قادیانی کے خاندان کو کن کن انگریز افسروں نے وفاداری کے سرٹیفکیٹ دیئے تھے۔

ج : (۱) نواب یفٹیننٹ گورنر بہادر پنجاب (بحوالہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۱۴ء)

(۲) وائسرائے ہند لارڈ ہڈنگ (بحوالہ الفضل قادیان مورخہ ۴ جولائی ۱۹۲۱ء)

ہیں کہ مرزا قادیانی کو ایک دن میں اندازاً "کتنی مرتبہ پیشاب آتا تھا۔

ج : ۱۰۰ (سو) مرتبہ روزانہ (بحوالہ نمبر ۳، ص ۴۴ از مرزا قادیانی)

س : کیا آپ کو معلوم ہے کہ مرزا قادیانی کی موت کس بیماری سے ہوئی؟

ج : آگے اور پیچھے سے غلاظت خارج ہو رہی تھی۔

قادیانیوں کے نبی کے سر نے اسے ہیضہ کا نام دیا ہے (حیات ناصر ص ۱۴، سیرۃ احمدی

ص ۱۰۹) موجودہ قادیانی اس حالت کو ہیضہ کہنے سے بدکتے اور چڑتے ہیں۔

س : آپ کو یاد ہو گا کہ مرزا قادیانی کی موت لاہور میں ہوئی۔ بھلا کہاں؟

ج : احمدیہ بلڈنگ برانڈر تھ روڈ لاہور میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل سوا دس بجے صبح۔

(بحوالہ ضمیمہ اخبار الحکم قادیان ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء)

س : مرزا قادیانی کو دو ڈھیلے اتنے پسند تھے کہ ہر وقت انہیں اپنی جیب میں رکھا کرتا

تھا۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ ڈھیلے کیا تھے؟

ج : گڑ اور مٹی کے ڈھیلے (گڑ کھانے کے لئے اور مٹی استنجا کرنے کے لئے) بعض دفعہ

مرزا گڑ کی جگہ مٹی کھا لیتا اور بعض دفعہ مٹی کی بجائے گڑ استعمال کر بیٹھتا۔ نسیان کا

مرض جو تھا (تمہ براہین احمدیہ اول ص ۶۷۔ احتساب قادیانیت ص ۱۶)

س : مرزا قادیانی نے اپنی نمود و نمائش اور ذاتی تشہیر کے لئے کیا طریقہ اختیار کیا؟

ج : مبلغ اسلام بن کر مختلف شہروں میں جاتا۔ غیر مسلموں سے مناظرے کرتا۔ مکر

گفتگو میں ایسی زبان اور ایسا اظہار بیان اختیار کرتا کہ مخاطب مشتعل ہو جاتے اور ہر

طرف مرزا کی مشتعل بیانی کا چرچا ہو جاتا۔ اور اس طرح مرزا قادیانی نے لوگوں کو اپنی

طرف متوجہ کر لیا۔ (تاریخ محاسبہ قادیانیت اول ص ۳۴)

س : مرزا قادیانی لوگوں کو مباہلے و مناظرے کے چیلنج دیا کرتا تھا اور بظاہر مبلغ اسلام بن کر

مقابلے سے پہلے ہی حقانیت اسلام یا فتح اسلام کا اعلان کر دیتا۔ مگر شرائط ایسی عجیب اور

ہیرا پھیری والی رکھتا کہ مخالف غیر مسلم مباہلہ یا مناظرہ کرنے کی بجائے نہ کرنا ہی بہتر

سمجھتے۔ مرزا یہ طریقہ کیوں اختیار کرتا؟

ج : اس کا مقصد مناظرہ یا مقابلہ کرنا ہوتا ہی نہیں تھا۔ (کیونکہ اس میں وہ یقیناً ہزیمت

سے دو چار ہوتا) وہ تو سستی شہرت حاصل کرنا چاہتا تھا جو اشتہار بازی سے حاصل ہو

جاتی تھی۔ (بحوالہ آئمہ تلبیس دوم ص ۳۵)

س : دیوانوں کا سا لباس، مقوی اور قوت باہ والی خوراک، بھانوں، فرشتے (پُپی ٹپپی) اور

بیاریاں بتائیے کون سی شخصیت ذہن میں آتی ہے؟

ج: مرزا قادیانی لعنتہ اللہ علیہ۔

س: مندرجہ ذیل شعر کو غور سے پڑھئے اور بتائیے کہ یہ شعر کس کا ہے اور کس مرزائی شخصیت پر صادق آتا ہے؟

خرس کا سر، شکل بندر کی ہے منہ خنزیر کا

ایک پہلو یہ بھی ہے انسان کی تصویر کا

ج: مجید لاہوری کا..... مرزا قادیانی پر صادق آتا ہے۔

س: درج ذیل شعر کو پڑھئے اور بتائیے کہ یہ کس کا ہے اور کس کی تعریف میں ہے؟

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

ج: مرزا قادیانی کا شعر ہے خود اپنے بارے میں (کیا خوب تعریف ہے) (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷)

مرزا قادیانی کا ذاتی کردار

س : مرزا قادیانی ایک خاص قسم کی شراب پیا کرتا تھا۔ کیا آپ اس کا نام جانتے ہیں؟

ج : ٹانک وائن (TONIC WINE)

س : مرزا قادیانی اکثر کہا کرتا تھا کہ

”لوگ کہیں گے کہ پہلا مسیح شرابی تھا اور دوسرا ایون خور ہے“

(بحوالہ نسیم دعوت ص ۶۹ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۴۳۴)

یہاں مسیح اول اور مشیل مسیح یا مسیح ثانی سے کیا مراد ہے؟

ج : مسیح اول حضرت عیسیٰ اور مسیح ثانی خود (کیونکہ مرزا قادیانی ایفم کھایا کرتا تھا)

س : مرزا قادیانی نے اپنی کس کتاب میں اعتراف کیا ہے کہ وہ دوسری شادی سے قبل یوی کے پاس جانے کے قابل نہ تھا اس کے باوجود شادی کی اور وہ بھی ایک کنواری اور کم عمر لڑکی سے۔

ج : (۱) نزول مسیح ص ۲۰۹ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۵۸۷)

س : مرزا قادیانی دو غلام شخص تھا، کیا آپ عقیدہ ختم نبوت پر مرزا قادیانی کے دو ایسے اقوال پیش کر سکتے ہیں جو اس کے دو غلام کو ثابت کر سکیں؟

ج : جی ہاں مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت سے پہلے کہا۔

”آپ کی وفات کے بعد وحی منقطع ہو گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبیوں کا خاتمہ فرما دیا ہے“ (روحانی خزائن جلد ۷ ص ۲۰۰، حماۃ البشر ص ۲۴ مندرجہ روحانی خزائن ج ۷ ص ۲۰۰)

دعویٰ نبوت کے بعد کہا ”اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔“ (تمہ حقیقت الوحی ص ۲۸ مندرجہ روحانی خزائن ص ۵۰۳ جلد ۲۲)

س : کس قادیانی مرید نے مرزا قادیانی کی مالی بدعنوانیوں سے تنگ آ کر لنگر خانہ کا حساب کتاب اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی مگر ناکام رہا؟

ج : مولوی محمد علی لاہوری قادیانی (کشف الاختلاف مصنفہ سرور شاہ قادیانی ص ۱۶)

س : مرزا قادیانی کی ٹانگیں دبانے والی اور پنکھا جھلنے والی عورتوں کے نام بتائیے؟

ج : بھانو ٹانگیں دبلیا کرتی تھی (بحوالہ سیرۃ المہدی سوم ص ۲۱۰)

زینب بیگم دختر سید عبدالستار شاہ قادیانی پنکھا جھلا کرتی تھی۔ (بحوالہ سیرۃ المہدی سوم)

ص ۲۱۰)

س : رات کے وقت مرزا قادیانی کی خدمت میں حاضر رہنے والی عورتوں کے نام بتائیں جو پوری پوری رات مرزا پر پہرہ دیا کرتی تھیں۔

ج : (۱) مائی رسولان بی بی بیوہ حافظ حامد علی۔ (۲) الہیہ بابو شاہ دین۔ (۳) مائی بیجو۔ (۴) منشیانی (بحوالہ سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۱۰)

س : مرزا قادیانی اور خدمت گزار عورتیں رات کے وقت کھل کر ”گفتگو کیا کرتے تھے۔ کوئی ایک نمونہ بتائیے۔

ج : مرزا قادیانی، ٹانگیں دبائے والی عورت بھانو سے کہتے ہیں ”بھانو“ آج بڑی سردی آئے ”بھانو کہتی ہے ”ہاں جی! تدے تے تھڑیاں لتاں لکڑی وانگ ہو یاں نیں۔“

(بحوالہ سیرت المہدی حصہ سوم ص ۲۱۰)

س : اپنی کس ملازمہ ”خاص“ کی شادی کرتے وقت مرزا قادیانی نے یہ شرط رکھی تھی کہ وہ بعد از شادی بھی قادیان میں ہی رہے گی۔

ج : عائشہ... جو مرزا قادیانی کے پاؤں دبائے کی خدمت پر مامور تھی۔

(بحوالہ قادیانیت کا علمی ریماڈ ص ۸۴، مناظرہ نا بیبریا ص ۳۵)

س : آریاؤں کے خدا کے لئے مرزا قادیانی نے انتہائی گندی زبان استعمال کی، کوئی ایک حوالہ بتادیں۔

ج : ”آریوں کا پر میشر (خدا) ناف سے دس انگل نیچے ہے“ سمجھنے والے سمجھ لیں۔ (بحوالہ چشمہ معرفت ص ۱۱۶)

س : مرزا قادیانی نے ایک مرید کے لئے بیٹے (اولاد) کی دعا کرنے کے لئے کچھ نذرانہ طلب کیا تھا۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ نذرانہ کیا اور کتنا ہو سکتا ہے؟

ایک لاکھ روپے نقد پیشگی (یہ اس وقت کی بات ہے جب ایک روپیہ کی مالیت آج کے ایک ہزار کے برابر تھی۔) (بحوالہ سیرۃ المہدی اول ص ۲۵۷)

س : مرزا قادیانی کی آوارہ، فحش اور پراگندہ شاعری میں سے کوئی سے دو شعر سنادیں۔

ج : مرزا قادیانی کہتا ہے۔

چکے چکے حرام کروانا آریوں کا اصول بھاری ہے
بہانہ اولاد کے حصول کا ہے ساری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط یار کی اس کو آہ و زاری ہے

دس سے کروا چکی زنا لیکن پاک دامن ابھی بے چاری ہے
(آریہ دھرم مصنفہ مرزا قادیانی ص ۲۷، ۲۸ مطبوعہ قادیان)

س: مرزا قادیانی رات کو سوتے وقت کس قسم کا لباس پہننا پسند کرتا تھا؟

ج: غرارہ (عورتوں کا لباس)

س: کیا آپ کوئی ایک حوالہ بتا سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے خدا اور قرآن پر جھوٹ باندھا ہو؟

ج: مرزا قادیانی کہتا ہے کہ ”تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن مجید میں آیا ہے
مکہ، مدینہ اور قادیان (بحوالہ ازالہ اوہام ص ۷۷، البشریٰ اول و دوم ص ۱۹)

یاد رہے کہ ”قادیان“ کا نام قرآن میں کہیں نہیں آیا۔ یہ مرزا کا کذب و افتراء ہے۔

س: بتائیے مرزا قادیانی نے کل کتنے حج کئے اور کب کب؟

ج: ایک بھی نہیں۔۔۔ کیونکہ مرزا قادیانی مکہ مدینہ جانے سے ڈرتا تھا کہ کہیں وہاں کے
مسلمان اسے مار نہ دیں۔

مرزا قادیانی کے کفریہ عقائد

س : مرزا قادیانی نے اپنی کس کتاب میں اپنے آپ کو ”محمد رسول اللہ“ کہا ہے اور عبارت کیا ہے؟

ج : (۱) ایک غلطی کا ازالہ ص ۴ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۰۷۔

(عبارت) ”اس وحی الہی میں میرا نام ”محمد“ رکھا گیا ہے اور رسول بھی۔“

س : مرزا قادیانی نے اپنی کس کتاب میں خود کو تمام انبیاء بشمول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلیٰ و ارفع لکھا ہے؟ عبارت بھی تحریر کریں۔

ج : ”تذکرہ“ طبع چہارم ص ۶۴۳ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے ”آسمان سے کئی تخت اتارے گئے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔“

س : مرزا قادیانی نے اپنی کن کتابوں میں اسلام کو لعنتی اور شیطانی مذہب کہا؟

ج : (۱) ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۳۸-۱۳۹ (حصہ پنجم) ، (۲) روحانی خزائن جلد ۲۱ ص ۳۰۶

س : مرزا قادیانی نے اپنی کس کتاب میں اپنے آپ کو ”خاتم الانبیاء“ کہا ہے؟ عبارت بھی لکھیں۔

ج : ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۱۲۔

عبارت : میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت و آخرین منهم لما یلحقوا بہم بروزی طور پر وہی ”خاتم الانبیاء“ ہوں۔

س : جہاد اسلام اور امت کی بقا کا ضامن ہے بقول بعض علماء کرام ”اسلام کا چھٹا رکن ہے“ مگر مرزا قادیانی نے ”جہاد“ کو حرام، ممنوع اور متروک وغیرہ قرار دینے کے الہامات و اشتہارات شائع کئے تاکہ ہندوستانی مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم ہو اور انگریزی حکومت قائم و دائم رہے۔ کوئی سے دو حوالے بتائیے جہاں مرزا قادیانی نے جہاد کے بارے میں بکواسات کی ہیں؟

ج : (۱) دیکھو! میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں، وہ یہ ہے کہ اب تلواریں سے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کو پاک کرنے کا جہاد جاری ہے۔“ (جہاد اور گورنمنٹ انگریزی ص ۱۴) ، (اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے ص ۱۴۵)

(۲) میرے اصولوں، اعتقادوں اور ہدایتوں میں کوئی امر جنگ جوئی اور فساد کا نہیں ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے عقیدہ جہاد کے

معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مہدی اور مسیح مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار ہے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد نمبر ۳، ص ۱۹، اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے ص ۱۳۵)

س : اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے، سورۃ الاخلاص کی آیت لم یلد ولم یولد میں ”وحدانیت“ کا عقیدہ ظاہر و باہر ہے مگر مرزائے قادیان لکھتا ہے کہ ”میں خدا کا بیٹا ہوں“ (نعوذ باللہ) کیا آپ اصل الہام بمعہ حوالہ بتا سکتے ہیں؟

ج : الہام : خدا نے مجھے کہا اسمع ولدی (اے میرے بیٹے سن)
(البشریٰ مجموعہ الہامات جلد ۱ ص ۴۹ مرتبہ منظور الہی)

س : قرآن مجید کے بارے میں قادیانیوں کے چند کفریہ عقائد (تحریف و تلبیس) تحریر کریں۔

ج : ۱۔ قصے کہانیوں کی کتاب ”قرآن پہلوں کی قصے کہانیاں ہیں“ (نعوذ باللہ)
(آئینہ کمالات مطبع لاہوری ص - ۲۹۴)

۲۔ صرئی و نحوی غلطیاں ”قرآن میں صرئی و نحوی غلطیاں ہیں“ (معاذ اللہ) (حقیقتہ الوحی ص - ۳۰۴)

۳۔ قرآن اور میری وحی ایک ہیں ”قرآن کریم اور میری وحی میں کوئی فرق نہیں“ (معاذ اللہ) (نزول مسیح ص - ۹۹)

۴۔ میرے الفاظ خدا کے الفاظ ہیں ”میرے منہ کے لفظ خدا کے لفظ تھے“ (معاذ اللہ) (تذکرہ ص - ۲۰)

دیکھئے قرآن پاک کی وہ آیات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ہیں۔ ان آیات بینات پر مرزا قادیانی کس طرح غاصبانہ قبضہ کرتا ہے، چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ میرے پر وحی ہوئی۔ قل یا ایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ (تذکرہ ص - ۳۵۲ مصنف مرزا قادیانی)

۲۔ الہام ہوا تو سراجا منیرا یعنی چمکتا ہوا چراغ ہے۔ (تذکرہ ص - ۵۲ مصنف مرزا قادیانی)

۳۔ الہام ہوا یا ایہا المدثر (تذکرہ ص - ۵۱ مصنف مرزا قادیانی)

۴۔ الہام ہوا وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین (تذکرہ ص - ۵۱ مصنف مرزا قادیانی)

۵۔ الہام ہوا انا اعطینک الکوثر ابے (مرزا) ہم نے آپ کو کوثر دیا۔ (تذکرہ ص۔ ۹۳ مصنف مرزا قادیانی)

تحریف قرآن حکیم لفظی.... ۱۔ اصل آیت قرآن۔

وما ارسلنا من قبلک من رسول و لا نبی الا اذا تمنی القی الشیطن فی امنیتہ (سورہ حج۔ پ۔ ۱۷، ع ۷، آیت۔ ۵۲) تحریف شدہ آیت۔

وما ارسلناک من رسول و لا نبی الا اذا تمنی القی الشیطان فی امنیتہ.... الخ (ازالہ اوہام ص۔ ۶۲۹ دافع الوسوس مقدمہ حقیقت اسلام ص۔ ۳۳۰ روحانی خزائن ص۔ ۴۳۹)

مرزا قادیانی نے قرآن شریف کی آیت سے من قبلک خارج کر دیا ہے کیونکہ اگر من قبلک یہاں رہتا تو مرزا کی نبوت کا ٹھکانہ نہ بنتا۔
۲۔ اصل آیت قرآن شریف۔

وجاہدوا باموالکم و انفسکم فی سبیل اللہ (سورہ توبہ رکوع نمبر ۶ پارہ نمبر ۱۰ آیت نمبر ۴۱) مرزا قادیانی کی تحریف کردہ آیت۔

ان یجاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم و انفسہم۔ (سورہ توبہ رکوع ۶) (اہل اسلام اور عیسائیوں میں مباحثہ) ص۔ ۱۹۳ (جنگ مقدس) ۵ جون ۱۸۹۳ مرزا قادیانی نے ان یجاہدوا باموالہم و انفسہم اپنی طرف سے داخل کیا اور وجاہدوا باموالکم و انفسکم کو خارج کر کے فی سبیل اللہ کو آخر سے اٹھا کر درمیان میں رکھ دیا۔

یہاں مسلمانوں سے خطاب اور جہاد کا حکم تھا۔ مرزا قادیانی نے مخاطب کے سینے حذف کر کے جہاد کے حکم کو ختم کرنے کی کوشش کی۔

س : مرزا قادیانی نے متعدد مرتبہ لکھا ہے کہ جو کوئی اس کی تعلیمات کو نہ مانے، وہ مسلمان نہیں کوئی سے دو قول تحریر کریں۔

ج : (۱) خدا تعالیٰ نے میرے اوپر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جسے میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں (تذکرہ صفحہ ۶۰۰، الہام مارچ ۱۹۰۰، قادیانیت کا سیاسی تجزیہ ص ۸۱ جلد اول)

(۲) ”جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے“ (تبلیغ رسالت جلد نہم ص ۲۷ مجموعہ اشتہارات مرزا)

س : قادیانیوں کے نزدیک ”الہامی کتاب“ کا مرتبہ کس کتاب کو حاصل ہے؟
ج : ”تذکرہ“ جس میں مرزا قادیانی کے خواب اور الہامات وغیرہ درج ہیں۔
س : مرزا قادیانی نے جھوٹے، فاسقانہ اور کفریہ دعوے کئے، ان میں سے چند ایک تحریر کریں۔

- ج : (۱) رحمتہ العلمین (انجام آتھم ص ۷۸)
(۲) مسیح موعود (چشمہ معرفت ص ۷۶)
(۳) کرشن (لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳)
(۴) برہمن اوتار (البشریٰ جلد دوم ص ۱۱۶)
(۵) مہدی (معیار الاخیار ص ۱۱)
(۶) نبی اور رسول (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸)
(۷) عین اللہ (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۵-۵۶۳)
(۸) مجدد (تذکرہ ص ۱۳۵)
(۹) محدث (تذکرہ ص ۱۰۵)
(۱۰) امتی نبی۔

(۱۱) بروزی نبی۔

(۱۲) غیر تشریحی نبی۔

(۱۳) تشریحی نبی۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۲۹)

(۱۴) آنحضرت سے افضل نبی (اعجاز احمدی ص ۷۱)

(۱۵) تمام انبیاء سے افضل نبی (تذکرہ ص ۶۳۳)

س : رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ ہے۔

”ایک خوبصورت عمارت ہے لوگ اس کے ارد گرد گھومتے ہیں اس کے حسن و جمال

کی تعریف کرتے ہیں لیکن ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے میں آیا تو اسلام

کی عمارت میں وہ اینٹ لگ گئی ہے اور اسلام مکمل ہو گیا۔“

اس حدیث مبارکہ کے مقابلے میں مرزا قادیانی نے ایک شعر کہا وہ شعر بتائیں؟

ج:

روزہ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تک
میرے آنے سے ہوا کامل مجدد برگ و بار

(در ثمن اردو ص ۱۱۲)

س: قرآن کریم میں صفات باری تعالیٰ کے بارے میں ارشاد ہے ”لا سنتہ ولا
نوم“ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند..... لیکن مرزا قادیانی اس کے خلاف اللہ تعالیٰ کے
بارے میں ایک الہام کذب بیان کرتا ہے۔ بھلا کیا؟

ج: اصلی و اصوم اسھر و انام (البشری جلد دوم ص ۷۹)

میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا میں جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔

س: مرزا قادیانی نے اپنی کس کتاب میں لکھا ہے کہ ”قادیان کی سیر نفلی جج سے زیادہ
ثواب کا کام ہے“؟

ج: (۱) آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲۔ ممدوز روحانی خزائن جلد نمبر ۵ ص ۳۵۲۔

س: حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کام انبیاء کرام کی طرف وحی لانا ہے جب نبوت کا
سلسلہ ختم ہو گیا تو حضرت جبرائیل کا زمین پر آنا بھی بند ہو گیا۔ لیکن مرزا اپنے اوپر
نزول وحی بذریعہ جبرائیل کا مدعی ہے۔ کیا آپ مرزا کا قول بمعہ حوالہ بتا سکتے ہیں؟

ج: میرے پاس آئیل آیا۔ اس جگہ آئیل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے۔
(حقیقتہ الوحی ص ۱۰۳)

س: مرزا قادیانی کے بقول اسے کل کتنے الہام ہوئے؟

ج: تین لاکھ (بحوالہ عقیدہ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد مرتبہ علی اکبر قادری ص ۶۶)

س: قرآن کریم میں سینکڑوں آیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت و اہمیت
بیان کرتی ہیں لیکن مرزا قادیانی نے انہیں اپنے اوپر چسپاں کر لیا ہے۔ چند آیات بمعہ
حوالہ جات رقم کریں۔

ج: وہ محاسن و محامد جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں قرآن مجید میں بیان
کئے گئے ہیں، مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں بھی اس میں شریک ہوں یا وہ میرے ہی لئے
مخصوص ہیں۔

(۱) ”ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ یداللہ فوق ایدیہم قل
انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد“ (دافع البلاء ص

(۷۶)

(۲) وما ارسلناك الا رحمة للعالمين (حقیقتہ الوحی ص ۸۴)

(۳) ”سبحان الذی اسرى بعبده لیلا الخ“ (ضمیمہ حقیقتہ الوحی الاستفتاء

ص ۷۹)

(۴) ”وما ینطق عن الهوى ان هوالاوحی یوحی۔“ (اربعین ص ۳۲

نمبر ۲)

(۵) ”ماکان اللہ لیعذبهم و انت فیهم“ (دفع البلاء ص ۶)

(۶) ”انا فتحناک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک

وما تاخر“ (ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۷۳)

(۷) ”وما رمیت اذ رمیت ولكن اللہ رمی“ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۹)

(۸) ”دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی“ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص

۸۱)

(۹) ”قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبیکم اللہ“ (ضمیمہ حقیقت

الوحی ص ۸۱)

(۱۰) ”اثرک اللہ علی کل شی“ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۳)

(۱۱) ”انا اعطینک الکوثر“ (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۶)

در اصل یہ تمام تر آیات قرآنیہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں

نازل ہوئی تھی لیکن مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ پر افترا کرتے ہوئے یکواس کرتا ہے کہ ان

آیات کا مصداق میں ہوں جن کا صاف مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ مرزا قادیانی افضل

الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و بہتر ہے۔

س : مرزا قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کب کیا؟

ج : ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کو

(قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ جدید ایڈیشن ۹۸۲ از مولانا محمد الیاس بریلوی) (اخبار الفضل

قادیان ۳ مئی ۱۹۲۲ء)

س : مرزا قادیانی کا وہ قول تحریر کریں جس میں اس نے کہا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی

بلکہ کئی ہزار انبیاء آ سکتے ہیں۔

ج : ”یہ ممکن ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں

بروزی رنگ میں آجائیں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا اظہار بھی کریں۔“ (روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۱۵-۲۱۴)

س : اپنی نبوت پکی کرنے کے لئے کس جگہ مرزا قادیانی نے تحریر کیا ہے کہ ”آنحضرتؐ کے بعد صرف ایک ہی نبی آ سکتا تھا اور وہ میں ہی ہوں۔“

ج : آنحضورؐ کے بعد صرف ایک ہی نبی کا ہونا لازم ہے اور بہت سارے انبیاء کا ہونا خدا کی بہت سی حکمتوں اور مصلحتوں میں رخنہ واقع کرتا ہے۔“ (تشحیذالاذہان، قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۱۷ء)

س : ملائکہ اور شیاطین کے بارے میں مرزا قادیانی کا کیا تصور ہے؟

ج : مرزا قادیانی کے بقول ”انسانی خصوصیات کے نام ہی ملائکہ و شیاطین ہیں، نیک صفات فرشتوں سے مشابہ ہیں جبکہ بری عادات بمنزلہ شیاطین ہیں۔“ (ملفوظات جلد نمبر ۵، ص ۴۳۶)

س : مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰؑ کے معجزات جو قرآن میں بیان ہوئے ہیں، کو ”سمریزم“ کہا ہے، اس طرح اس نے ایک نبی و رسول اور قرآن کا بیک وقت انکار کیا ہے، بتائیے کس کتاب اور کن الفاظ میں؟

ج : مرزا کہتا ہے ”اب یہ بات یقینی اور قطعی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ باذن حکم الہی اس عمل الترب (سمریزم) میں کمال رکھتے تھے (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶)

س : مرزا قادیانی نے کن الفاظ میں حدیث رسولؐ کو رد کرنے کی کفریہ گستاخی کی ہے؟

ج : ”اور جو شخص حاکم ہو کر آیا ہے اس کو یہ اختیار حاصل ہے کہ ذخیرہ احادیث میں سے جس انبار کو چاہئے خدا سے حکم پا کر قبول کر لے اور جس ڈھیر کو چاہئے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔“ (تحفہ گوڑویہ ص ۱۰ مصنفہ مرزا قادیانی)

س : کس مرزائی نے سب سے پہلے اپنے خطبہ جمعہ میں مرزا قادیانی کے لئے نبی اور رسول کے الفاظ استعمال کئے (جس کی بعد میں مرزا قادیانی نے تصدیق کر دی)۔

ج : ”مولوی عبدالکریم“ خطیب مسجد مبارک قادیاں

(بحوالہ اخبار ”الفضل“ مورخہ ۴ جنوری ۱۹۲۳ء)

س : مرزائیوں کی لاہوری شاخ والے منافقت سے کام لیتے ہوئے دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے مگر حقیقت اس کے برعکس ہے، کوئی ایک

حوالہ تحریر کریں؟

ج: ”ہم مسیح موعود کو اس زمانہ کا نبی‘ رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔
(بحوالہ مولوی محمد علی لاہوری کی تحریر مندرجہ اخبار ”پیغام صلح“ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۱۳ء)
اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے ص ۱۷۲)

مرزا قادیانی کی گستاخیاں اور ہفوات

س : مرزا قادیانی نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ (ام المومنین) کی شان میں کیا گستاخی کی ہے؟

ج : مرزا کہتا ہے کہ مجھے الہام ہوا۔

اذکر نعمتی رايت خدیجتی (میری نعمت کو یاد کرو جب تو نے میری خدیجہ کو دیکھا) (تذکرہ طبع دوم ص ۳۸۷ طبع سوم ص ۳۷۷)

س : مرزا قادیانی کی کوئی ایک تحریر بیان کریں جس میں اس نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہو؟

ج : ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھوں کا بنا ہوا پیڑ کھا لیا کرتے تھے حالانکہ مشہور تھا کہ اس میں سور کی جہلی پڑتی ہے۔“
(بحوالہ الفضل قادیان مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۲۳ء)

س : مرزا قادیانی نے اپنی کس کتاب میں اور کن الفاظ میں سیدہ النساء فی الجنۃ حضرت فاطمہ الزہرہ کی شان میں گستاخی کی ہے؟

ج : ”حضرت فاطمہؑ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔“ (ایک غلطی کا ازالہ حاشیہ نمبر ۹)

س : مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ”آئینہ کمالات اسلام“ میں تمام مسلمانوں کو کن الفاظ میں رندوں اور زنا کاروں کی اولاد کہا ہے؟

ج : کل مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کر لی ہے مگر کجخیوں اور بدکاروں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔“ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۳۷)

س : مرزا قادیانی نے اپنی کتاب ”نجم الہدیٰ“ میں عام مسلمانوں کو کن الفاظ میں مردوں کو خنزیر اور عورتوں کو کیتوں سے تشبیہ دی ہے؟

ج : ”میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کیتوں سے بڑھ گئی ہیں۔“
(”نجم الہدیٰ“ ص ۵۳ از مرزا غلام احمد قادیانی ”مندرجہ روحانی خزائن“ ص ۵۳ جلد ۱۳)

س : مرزا قادیانی نے سیدنا عیسیٰ روح اللہ کی شان میں جو گستاخیاں کی ہیں، ان میں سے کوئی سے دو ذیل میں تحریر کریں۔

ج : (۱) ”آپ (حضرت عیسیٰؑ) کا شجرہ نسب انتہائی گندہ تھا، تین ٹانیاں اور دایاں آپ

کی زنا کار اور کسی عورتیں تھیں۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷، ”مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۹ جلد ۱۱)

(۲) ”آپ (حضرت عیسیٰ) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی، اونٹی اونٹی بات پر غصہ آ جاتا تھا..... آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت بھی تھی۔“ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵ ”مندرجہ روحانی خزائن“ ص ۲۳۲ جلد ۱۹)

(۳) ایک دفعہ مرزا قلیوبانی کو افیون استعمال کرنے کا مشورہ دیا گیا تو بولے ”پھر لوگ کہیں گے پہلا مسیح شرابی تھا اور دوسرا افیون خور“ (نیم دعوت ص ۶۹ مندرجہ روحانی خزائن ص ۲۳۲ جلد ۱۹)

(۴) ”وہ مسیح ابن مریم ہر طرح عاجز ہی عاجز تھا، مخرج معلوم کی راہ سے جو پلیدی اور بٹپاکی کا مبرز ہے تولد پا کر مدت تک بھوک اور پیاس اور دکھ اور بیماری کا دکھ اٹھاتا رہا۔“ (روحانی خزائن جلد نمبر ۱ حاشیہ ص ۲۴۱ بحوالہ براہین احمدیہ ص ۳۲۹)

س : مرزا قلیوبانی نے اپنی کس کتاب میں سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو غبی اور ساقط الاعتبار لکھا ہے؟

ج : اعجاز احمدی ص ۱۸

س : مرزا قلیوبانی نے سیدنا امام حسینؑ کے بارے میں کئی گستاخیاں کی ہیں۔ کوئی تین حوالے دیجئے۔

ج : (۱) مرزا قلیوبانی کا شعر ہے ”صد حسین است در گریبانم“ (نزول مسیح ص ۹۹)

(۲) ”اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں جج جج

کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ حسین سے بڑھ کر ہے۔“ (دافع البلاء ص ۲۶)

(۳) مجھ میں اور تمہارے حسین میں بڑا فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی

تائید اور مدد مل رہی ہے۔ (اعجاز احمدی ص ۶۹)

س : مرزا قلیوبانی نے اپنی کس کتاب میں اور کن الفاظ میں قرآن کریم کو (۱) گالیوں کا

مجموعہ، (۲) استعارات سے بھرپور، (۳) قصے کہانیوں کی کتاب قرار دیا ہے؟

ج : (۱) گالیوں کا مجموعہ (ازالہ اوہام ص ۸)

(۲) استعارات سے بھرپور کتاب (حاشیہ ازالہ اوہام ص ۱۲)

(۳) قصے کہانیوں کی کتاب (اساطیر الاولین) (آئینہ کمالات ص ۲۹۴)

س : مرزا قلیوبانی نے کن الفاظ میں اپنے آپ کو مسیح موعود کہا ہے؟

ج : ”خدا نے اس امت میں مسیح موعود بھیجا ہے جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا ہے؟ (دافع البلاء ص ۱۳)

س : مرزا قادیانی نے لا تعداد انٹرنٹ، بے کار، عریاں، فحش اور بے معنی الہامات و اقوال لکھے ہیں، کم از کم دو فحش اقوال بمعہ حوالہ رقم کیجئے۔

ج : (۱) خدا تعالیٰ نے مجھ سے رجولیت کا اظہار کیا۔ (اسلامی قریانی ص ۱۳ از قاضی یار محمد قادیانی)

(۲) مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ (کشتی نوح ص ۴۷-۴۶)

س : مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو ”قرآن“ قرار دیا ہے، بتائیے کن الفاظ میں؟

ج : مرزا کا قول ہے۔ ما انا الا کالقرآن میں تو بس قرآن ہی کی طرح ہوں۔

(البشری دوم ص ۱۱۹)

س : مرزا نے کئی ایسے اقوال و الہامات بیان فرمائے ہیں جن کے بارے میں مرزا کا اپنا اعتراف و اقرار ہے کہ اسے ان کی سمجھ نہیں آئی۔ چند ایک الہامات بطور حوالہ پیش کریں۔

ج : (۱) پیٹ پھٹ گیا (البشری دوم ص ۱۱۹)

(۲) غم غم غم (البشری دوم ص ۵۰)

(۳) ایک دانہ کس کس نے کھانا؟ (البشری دوم ص ۱۰۷)

(۴) شعنا نعا (براہین احمدیہ ص ۵۵۶)

(۵) ایل۔ ایل۔ (البشری اول ص ۳۶)

(۶) پریشن۔ عر۔ پراطوس یا پلاطوس (مکتوبات احمدیہ اول ص ۶۸)

مرزا قادیانی فرماتے ہیں۔

”زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہام مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں ہے جیسے انگریزی، سنسکرت یا عبرانی وغیرہ“ (نزول مسیح ص ۵۷)

تصویر مرزا اپنوں اور غیروں کی نظر میں

س : مرزا قادیانی کے بارے میں یہ شعر کس نے کہا؟

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

ج : مرزا قادیانی کا اپنا شعر ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷)

س : مرزا قادیانی نے اپنی کتاب البریہ مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۳ ص ۳۵۰ پر ”انگریز کا خود کاشتہ پودا“ کے قرار دیا ہے؟

ج : اپنے آپ کو۔

س : مجید لاہوری کا کون سا شعر مرزا قادیانی کی شخصیت پر جسمانی و روحانی طور پر صلق آتا ہے؟

ج : خرس کا سر، شکل بندر کی ہے منہ خنزیر کا

ایک پہلو یہ بھی ہے انسان کی تصویر کا

س : مولانا ماہر القادری نے مرزا قادیانی کی تحریروں کی روشنی میں اس کی شخصیت کا کیا خاکہ کھینچا ہے؟

ج : ”مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال اور تحریروں سے جو اس کی شخصیت سامنے آتی ہے وہ ایک ایسے پست و عالی شخص کی شخصیت ہے جو مراق، صفت باہ، سل، زیابطیس اور سوء حفظ کا مریض رہا ہو۔“ (قادیانیت از مولانا ماہر القادری)

س : مرزا قادیانی کے بارے میں یہ شعر کس کا ہے؟

ہے نبوت کے لئے تہذیب شرط اولین

ہم نبی کیوں کر کہیں پھر شاتم ابرار کو

ج : حضرت طاہوت مرحوم۔

س : ”لوگ کہتے ہیں کہ اس شعر (صد حسین است در گریبانم) میں حضرت مسیح موعود نے خود کو سو حسین کے برابر کہا ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر اس کا مفہوم یہ ہے کہ سو حسین کے برابر میری ہر گھڑی کی قربانی ہے“ مرزا قادیانی کے بارے میں زمین و آسمان کے یہ گستاخانہ قلابے کس نے ملائے ہیں؟

ج : (مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ دوم خطبہ جمعہ مندرجہ اخبار الفضل قادیان شمارہ نمبر ۸۰ جلد ۸۳ ص ۷)

س : مندرجہ ذیل اشعار میں مرزا قادیانی کے کس مرید نے مرزا قادیانی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیا ہے؟

غلام احمد رسول اللہ برحق ہے، شرف پایا ہے نوع انس و جاں نے
محمدؐ پھر اتر آئے ہیں ہم میں، وہ پہلے سے ہیں برہ کر اپنی شاں میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل، غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

ج : قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی کے اشعار جو اخبار ”بدر“ قادیان ۲۵/اکتوبر ۱۹۰۶ء میں شائع ہوئے۔

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے بارے میں درج ذیل الفاظ کس مشہور قادیانی کے ہیں؟

”ہم مسیح موعود، مہدی معبود کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں“
ج : مولوی محمد علی لاہوری کے حیات طیبہ از عبدالقادر ص ۳۰۰، بحوالہ اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے ص ۱۷۲

س : اول خلیفہ مرزائیہ حکیم نورالدین نے مرزا قادیانی کو منجی قرار دیا ہے بتائیے کن الفاظ میں؟

ج : حکیم نور الدین کا قول ہے۔

”اگر خدا کا کلام سچا ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی“
(اخبار ”بدر“ قادیان نمبر ۲ جلد نمبر ۳ مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء)

س : مرزا قادیانی کی یہ فارسی تصویر کس نے کھینچی ہے؟

عصر من میفرے ہم آفرید ان گرد و قرآن بجز از خود ندید
(ترجمہ) ہمارے دور میں ایک ایسا نبی پیدا ہوا ہے جس کو قرآن مجید میں کچھ اور نظر نہیں آتا، اپنے سوا۔

ج : حکیم الامت ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال۔ (بحوالہ تحریک ختم ۱۹۷۳ء دوم ص ۳۱۳)

س : بتائیے مرزا قادیانی کے بارے میں، یہ الفاظ کس کے ہیں؟

”ایسی فطرت والے نبی کی نبوت کا انکار اگر کفر ہے تو میں سب سے بڑا کافر ہوں“

ج : یحییٰ بختیار اٹارنی جنرل آف پاکستان نے۔ (بحوالہ اٹارنی جنرل کا خطاب ماخوذ تحریک ختم نبوت جلد ۱۹۷۳ء دوم ص ۳۵۸)

س : حضرت خواجہ غلام فرید آف چاچڑاں شریف نے مرزا قادیانی کے بارے میں کیا

مختصر رائے دی ہے؟

ج: ”مرزا قادیانی کافر ہے اور قادیانی فرقہ ناری اور جہنمی ہے“

(بحوالہ ماہنامہ ضیائے حرم بھیرہ دسمبر ۱۹۷۳ء)

س: بتائیے مرزا کے متعلق درج ذیل الفاظ کن حضرات نے کہے ہیں؟

(۱) ”مرزا قادیانی تاویل کی قہنجی سے میری احادیث کو کتر رہا ہے“

(۲) ”قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا قادیانی ”ملعون“ کا طوق غلامی اتار کر مسلمان بن کر

آئیں تو دل و جان سے ان کی مہمانداری کریں گے“

(۳) ”جہاں تک مرزا قادیانی کا تعلق ہے ہم اس کو ایک بار نہیں ہزار بار دجال کہیں

گے“

ج: (۱) سرکار دو عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی

سے خواب میں خطاب۔

(۲) شاہ فہد بن عبدالعزیز کا سونزر لینڈ کی قادیانی ایسوسی ایشن کو جواب جنہوں نے مرزا

قادیانی کو سرکاری طور پر حج کی پذیرائی کے لئے درخواست دی تھی۔

(۳) مولانا ظفر علی خان۔

س: ”واللہ! واللہ وہ (مرزا قادیانی) کافر ہے اور جو کوئی اس کی تحریروں سے واقف ہو

کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے“ مرزا قادیانی کے بارے میں یہ فتویٰ کس نے

دیا ہے؟

ج: امام احمد رضا خان بریلوی قادری۔ (تاریخ محاسبہ قادیانیت اول ص ۴۷۷)

س: بتائیے مرزا قادیانی کے بارے میں یہ رائے کس مشہور دینی و علمی شخصیت نے

دی ہے؟

”مرزا قادیانی کی شخصی زندگی ایسی ہے کہ اس کا ذکر کرنا بھی باعث شرم ہے“

ج: محدث العصر سید محمد یوسف بنوری (بحوالہ قادیانیت ہماری نظر میں ص ۱۰۵)

س: بتائیے کس شاعر نے مرزا کی یہ تصویر اتاری ہے؟

موت پاخانے میں پائی حشر دوزخ میں ہوا

عمد نو کے مہدی موعود کی کیا شان ہے

ج: جلی۔ بی اے (علی گڑھ)

س: قادیانی شاعر ظہور الدین اکمل (سوال نمبر ۷) کے نپاک اشعار کے جواب میں

مولانا فضل احمد صدیقی نے کچھ اشعار لکھے۔ کم از دو شعر بتائیے؟
ج : مسلمہ پھر ہوا ہے ہم میں پیدا اور آگے سے بڑھ کر اپنی شاں میں
جو چاہے دیکھنا دجال اکمل غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

مرزا قادیانی کی جھوٹی پیش گوئیاں

س : مرزا قادیانی نے کس پیش گوئی کے پورا نہ ہونے کی صورت میں خود کو ہر ایک سے بدتر ملاتا ہے؟

ج : محمدی بیگم کے ساتھ نکاح کی پیش گوئی کو..... مرزا قادیانی کے الفاظ یہ ہیں۔
”یاد رکھو! اگر اس پیش گوئی کی دوسری جز (محمدی بیگم کا مرزا کے نکاح میں آنا) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳) یہ پیش گوئی ۱۸۸۸ء میں کی گئی۔

س : مرزا قادیانی نے عیسائی پادری عبداللہ آتھم کے ساتھ ۲۲ مئی ۱۸۹۳ء تا ۵ جون ۱۸۹۳ء کے درمیان مناظرہ و مباہلہ کیا۔ اس کا کیا نتیجہ برآمد ہوا؟

ج : (۱) مناظرہ میں مرزا قادیانی اپنی گفتار کی قلابازیوں کے باوجود ناکامی کے سبب راہ فرار حاصل کرتا رہا۔

(۲) مناظرے میں ناکامی کے بعد مرزا نے مباہلہ کیا اور ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵ ماہ کے اندر اندر جھوٹے فریق کے مرجانے کی دعا کی۔

(۳) عبداللہ آتھم مقررہ مدت میں نہیں مرا۔ اور مرزا نے اپنی اور اسلام کی خوب جگہ ہنسائی کروائی۔

س : محمدی بیگم مرزا قادیانی کی ایک عم زاد نو عمر عزیزہ تھی جس سے مرزا قادیانی ۶۰ سال کی عمر میں نکاح کرنا چاہتا تھا مگر سینکڑوں پیش گوئیوں کے باوجود یہ نکاح نہ ہو سکا۔

اور وہ کسی اور سے بیاہی گئی۔ کیا آپ محمدی بیگم کے والد اور شوہر کا نام بتا سکتے ہیں؟
ج : محمدی بیگم کے والد کا نام مرزا احمد بیگ اور خاوند کا نام مرزا سلطان احمد تھا۔ (تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۱۶ جلد سوم ص ۱۱۹-۱۱۵)

س : مرزا سلطان احمد جو کہ پٹی ضلع لاہور کا رہائشی تھا، کے بارے میں مرزا قادیانی نے پیش گوئی کی کہ وہ اڑھائی سال کے اندر اندر مرجائے گا مگر وہ نہ مرا۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ پیش گوئی کے مطابق مرزا سلطان احمد نے کس تاریخ تک زندہ رہنا تھا اور کب تک زندہ رہا؟

ج : ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء تک زندہ رہنا تھا مگر ۱۹۳۹ء تک زندہ رہا۔

س : مرزا قادیانی کی موت کے بارے میں بھی مباہلہ آمیز پیش گوئیاں کی گئیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم سابق قادیانی نے مرزا قادیانی کی ہلاکت کی آخری

تاریخ کیا مقرر کی اور مرزا کب فوت ہوا؟

ج : ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم نے آخری تاریخ ۱۳ اگست ۱۹۰۸ء مقرر کی اور مرزا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرگیا (آخری تاریخ سے پہلے ہی)

س : مولانا ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ مناظرہ اور مباہلہ میں مرزا قادیانی نے آخری تاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کا اعلان کر کے کیا بد دعا کی؟

ج : ”جھوٹا سچے کی زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے مر جائے“

س : مرزا قادیانی لاہور میں جہنم واصل ہوا مگر موت کے سلسلے میں مرزا قادیانی کی پیش گوئی کچھ اور تھی۔ بتائیے کیا؟

ج : مرزا قادیانی نے پیشگوئی کی تھی کہ ”ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔“

س : مرزا قادیانی نے اپنا صدق یا کذب جاننے کے لئے کیا کسوٹی مقرر کی ہے؟

ج : مرزا قادیانی کہتا ہے۔

”ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۸۸)

س : تقدیر مبرم ایسی بات کو کہتے ہیں جو کسی صورت ٹل نہ سکے بلکہ ہو کر رہے۔ مرزا قادیانی نے محمدی بیگم سے نکاح کی پیش گوئی کو اپنی کس کتاب میں تقدیر مبرم کہا ہے جو ہرگز واقع نہ ہوئی۔

ج : ”انجام آتھم“ ص ۳۱ پر۔

س : مرزا قادیانی نے اپنی ایک مریدنی (اس کا نام بھی محمدی بیگم تھا جو منظور احمد نامی قادیانی کی زوجہ تھیں) کے بارے میں الہام شائع کیا کہ اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہو گا جس کے چار نام رکھے جائیں گے۔ (۱) بشیرالدولہ، (۲) عالم کباب، (۳) شادی خاں (۴) کلمتہ اللہ، کیا یہ پیش گوئی پوری ہوئی؟

ج : جی نہیں... بلکہ الٹا یہ ہوا کہ مریدنی ہی مر گئی۔

(البشری جلد دوم ص ۱۱۶، احتساب قادیانیت ص ۶۹)

س : ۱۹۰۷ء میں مرزا قادیانی نے الہام داغا کہ آئندہ سال جیٹھ (دسی مہینہ) میں پیر مر علی شاہ گولڑوی فوت ہو جائیں گے۔ اس پیش گوئی کا کیا نتیجہ نکلا؟

ج : پیر صاحب نے فرمایا الجیٹھ و بالیٹھ یعنی جیٹھ سے جیٹھ تبدیل ہو گیا ہے اور آئندہ جیٹھ میں مرزا قادیانی خود مر گیا۔ (مئی ۱۹۰۸ء میں جیٹھ کا مہینہ چل رہا تھا) (تاریخ محاسبہ

قلویانیت اول ص ۲۰۸)

س : مرزا قادیانی نے اپنی عمر کے بارے میں ایک الہام شائع کیا کہ ”تیری عمر ۸۰ سال یا چند سال کم یا زیادہ ہوگی“ بتائیے مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی کا کیا حشر ہوا؟

ج : پیش گوئی جھوٹی نکلی..... اس کی عمر ۶۸ یا ۶۹ برس ہوئی۔ (حرف محرمانہ ص ۲۶۶)

س : مرزا قادیانی نے اپنے خدا سے جھوٹی بشارت ذیل کے الفاظ میں وصول کی کہ ”ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا۔“ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۰)

اس الہامی پیش گوئی کا صدق یا کذب کیسا رہا؟

ج : پیش گوئی مکمل طور پر جھوٹی ثابت ہوئی کیونکہ مرزا کو ”لانتعداد“ بیماریاں لگ گئی تھیں جنہوں نے مرتے دم تک مرزا کا پیچھا نہ چھوڑا (ضمیمہ اربعین نمبر ۴ - ص ۵)

س : محمدی بیگم سے نکاح نہ ہونے کی پاداش میں تباہی و بربادی اور اموات کی پیش گوئیاں کے جھوٹا ہونے کی صورت میں مرزا قادیانی کے کتنے اقوال باطل ثابت ہوئے؟

ج : چھ..... کیونکہ اس پیش گوئی میں مرزا قادیانی نے درج ذیل چھ دعوے کئے تھے۔

۱۔ مرزا قادیانی کے ساتھ محمدی بیگم کے نکاح کے وقت تک مرزا قادیانی کا زندہ رہنا۔

۲۔ مرزا قادیانی کے ساتھ محمدی بیگم کے نکاح کے وقت تک لڑکی کے باپ کا زندہ رہنا۔

۳۔ مرزا سلطان احمد کے ساتھ محمدی بیگم کے نکاح کے فوراً بعد اس کے (لڑکی کے) باپ کا مرجانا۔

۴۔ محمدی بیگم کے خاوند (مرزا قادیانی کے کامیاب رقیب) کا اڑھائی سال کے اندر اندر مرجانا۔

۵۔ جب تک مرزا قادیانی لڑکی سے نکاح نہ کر لے، لڑکی زندہ رہے گی۔

۶۔ مرزا سلطان احمد کے اڑھائی سال میں مرنے کے بعد محمدی بیگم کا بیوہ ہو جانے کے بعد تمام عزیز و اقارب کی سخت مخالفت کے باوجود محمدی بیگم کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آنا۔

(چودہ میزائل از مولانا منظور احمد چنیوٹی ص ۲۸۴، آئینہ کمالات اسلام ص ۳۲۵)

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ محمدی بیگم کے سلسلے کی مذکورہ چھ پیش گوئیاں کس طرح غلط ثابت ہوئیں۔

ج : یہ پیش گوئیاں بالترتیب اس طرح جھوٹی ثابت ہوئیں۔

- ۱۔ محمدی بیگم کے ساتھ مرزا قادیانی کے نکاح کی نوبت ہی نہ آ سکی۔
- ۲۔ نہ مرزا قادیانی کا محمدی بیگم سے نکاح ہوا نہ محمدی بیگم کے باپ کے مرنے یا زندہ رہنے کی نوبت آئی۔
- ۳۔ مرزا سلطان احمد کے ساتھ محمدی بیگم کا نکاح ہوا مگر نکاح کے فوراً بعد محمدی بیگم کا باپ نہ مرا۔
- ۴۔ مرزا سلطان احمد جس نے مرزا قادیانی کی آنکھوں کے سامنے اس کی آسمانی منکوحہ محمدی بیگم سے نکاح کیا، اڑھائی سال کے اندر اندر بلکہ بعد میں بھی ساٹھ سالوں تک نہ مرا اور ۱۹۴۹ء میں وفات پائی۔
- ۵۔ مرزا قادیانی محمدی بیگم سے نکاح کی حسرت لئے مر گیا مگر محمدی بیگم بعد میں مرزا سلطان احمد کی زوجیت میں زندہ رہی۔
- ۶۔ محمدی بیگم کبھی بھی مرزا قادیانی کے نکاح میں نہ آ سکی۔ اور نہ مرزا قادیانی کی دہشت انگیز پیش گوئیوں کے باوجود کسی بھی فرد کی موت و مصیبت کا معاملہ پیش آیا۔
- س : مرزا قادیانی نے اپنے بیٹے مرزا سلطان احمد کو جائیداد سے عاق اور اس کی والدہ حرمت بی بی (اپنی بیوی) کو طلاق دے دی تھی۔ بتائیے کیوں؟
- ج : محمدی بیگم کے معاملہ میں مرزا قادیانی کی مخالفت کرنے پر۔
- (مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۲۲۱-۲۱۹، تبلیغ رسالت دوم ص ۹-۱۱)
- س : محترمہ محمدی بیگم صاحبہ (مرزا قادیانی کی آسمانی منکوحہ) کا انتقال کب ہوا؟
- ج : ۱۹ نومبر ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ۔ (چودہ میزائل صفحہ ۲۸۵ از مولانا منظور احمد چنیوٹی)
- س : مرزا قادیانی کے لالچ اور دھمکیوں کے باوجود محمدی بیگم کا نکاح مرزا سلطان احمد سے کب ہوا؟
- ج : ۱۷/ اپریل ۱۸۹۲ء (چودہ میزائل صفحہ ۲۸۳ از مولانا منظور احمد چنیوٹی)
- س : محترمہ محمدی بیگم صاحبہ کا نکاح مرزا سلطان احمد سے ہو چکا تھا، اور وہ خوش و خرم اپنے گھر میں آباد تھیں مگر مرزا قادیانی مسلسل اس کے ساتھ اپنے آسمانی نکاح کی پیش گوئیاں داغ رہا تھا، ملک محمد بخش قادری نے ایک ترکیب سوچی کہ مرزا قادیانی اس مومنہ کا پیچھا چھوڑ دے جو کارگر ثابت ہوئی، بتائیے تو؟
- ج : ملا محمد بخش قادری مالک و ایڈیٹر ہفتہ وار اخبار، جعفر زئی ”نے اپنے اخبار میں ایک لمبا چوڑا خواب شائع کیا کہ وہ (ملا محمد بخش قادری) مرزا قادیانی کی نئی دلہن نصرت

جہاں بیگم سے شادی رچانے والے ہیں۔ اس اشاعت پر مرزا قادیانی بہت تملایا اور محمدی بیگم کا پیچھا چھوڑ دیا۔

(رکیم قادیان جلد دوم صفحہ ۱۳۱ مصنفہ رفیق دلاوری)

س:

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہو گا نبوت کا پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے
یہ اشعار کس نے اور کب کہے؟

ج: عبداللہ آتھم عیسائی کی موت والی پیش گوئی کے پورا نہ ہونے پر عیسائیوں نے جشن منایا اور یہ اشعار گائے۔

س: مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیگم سے نکاح کرنے کے لئے کئی پارہ بنیلے،
چند ایک مثالیں تحریر کریں؟

ج: ۱۔ محمدی بیگم کے والد کو زمین کا لالچ دیا۔

۲۔ محمدی بیگم کے چھوٹے بھائی کو ملازم بھرتی کروانے کا وعدہ کیا۔

۳۔ محمدی بیگم کے رشتہ داروں کو لالچ دے کر تعاون کی بھیک مانگی۔

(بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ جدید ایڈیشن ص ۲۵۰ تا ۲۶۸)

مرزا قادیانی کے مناظرے، مباحثے اور مباہلے وغیرہ

س : مرزا قادیانی کے بارے میں یہ شعر کس نے کہا؟

وہ بھاگتے ہیں اس طرح مباہلہ کے نام سے
فرار کفر جس طرح ہو بیت الحرام سے
ج : مولانا ظفر علی خان مرحوم نے۔

س : بتائیے سب سے پہلے کس نے مرزا قادیانی کی ذات پر مئی ۱۸۹۱ء کو مناظرہ کا چیلنج دیا اور اس کا کیا نتیجہ نکلا؟

ج : علمائے لدھیانہ نے صدق و کذب مرزا پر مناظرہ کا چیلنج دیا، اس پر مرزا قادیانی نے حکیم نور الدین بھیروی کے مشورہ سے راہ فرار اختیار کی۔ (تاریخ مجلس قادیانیت اول ص ۱۲۰)

س : ۱۵ جون ۱۸۹۱ء کو قادیانیت اور اسلام کا سب سے پہلا مباہلہ کن کے درمیان ہوا؟ اور اس کا موضوع کیا تھا؟

ج : مولانا عبدالحق غزنوی اور مرزا قادیانی (تاریخ مرزا از مولانا ثناء اللہ امرتسی ص ۳۹ تا ۴۳)

اس مباہلہ کا عنوان تھا ”مرزا قادیانی مفتی، کذاب اور محرف قرآن و حدیث ہے یا نہیں؟“ (تاریخ مرزا از مولانا ثناء اللہ امرتسی ص ۳۹ تا ۴۳)

س : قرآن کریم کی کس سورۃ اور کس آیت میں ”مباہلہ“ کا ذکر ہوا ہے؟ آیت بمعہ ترجمہ بھی لکھیں۔

ج : سورۃ آل عمران..... ۶۱۔

فقل تعالوا ندع أبناءنا وأبناءكم ونساءنا ونساءكم وأنفسنا و
انفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنت الله على الكاذبين۔

ترجمہ : فرما دیجئے (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کہ آؤ بلائیں ہم اپنے بیٹے اور تم بلاؤ
اپنے بیٹے اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو اور تم اپنی
جانوں کو پھر التجا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔

س : مباہلہ کے معنی و مفہوم پر مختصراً گفتگو کریں۔

ج : مباہلہ : لغت میں ”ایک دوسرے پر بدعا کرنا“ کے معنی میں آیا ہے اور شریعت
محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حق و باطل کے درمیان فیصلہ کا آخری اور حتمی طریقہ ہے

جب کوئی ضدی دلائل و براہین کی موجودگی میں اپنی گمراہی پر ڈٹا رہے۔ تو فریقین خداوند قدوس کے حضور بمعہ اہل و عیال ایک کھلے میدان میں اکٹھے ہو کر بذریعہ دعا فیصلہ کرنے کی درخواست کریں کہ اے خدا ہم میں سے جو باطل اور جھوٹ پر ہے اس پر اپنا غضب اور عذاب نازل فرما اور اسے سچے کی زندگی میں نیست و نابود کر، تاکہ دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو، اور اس معنی کو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب اربعین نمبر ۲ صفحہ نمبر ۳۰ میں بھی تسلیم کیا ہے کیونکہ مباہلہ کے معنی لغت عرب کے رو سے اور نیز شرعی اصطلاح کی رو سے یہ ہیں کہ دو فریق مخالف ایک دوسرے کے لئے عذاب اور خدا کی لعنت چاہئیں، قرآن مجید جو کہ انسانیت کے لئے ایک کامل و مکمل ضابطہ حیات ہے، مباہلہ کو اپنی طیبہ لسان میں اس انداز سے موصوفیٰ ہے۔

قل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم و انفسنا و انفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین۔ (سورۃ آل عمران)

مذکورہ بالا آیت: مباہلہ کے نام سے مشہور ہے، اس ارشاد کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو دعوت مباہلہ دی تھی۔ لیکن وہ میدان مباہلہ میں نہ آئے۔

(چودہ میزائل از مولانا منظور احمد چنیوٹی صاحب صفحہ نمبر ۳۰۹-۳۱۰)

س: مرزا قادیانی نے ۱۵/ اپریل ۱۹۰۷ء کو مولانا ثناء اللہ امرتسری سے مباہلہ کیا اور ایک سال کی مدت کے دوران طاعون یا ہیضہ سے جھوٹے مرنے کی دعا کی۔ بتائیے اپنی موت کے وقت مرزا نے اپنی حالت کو کس بیماری کا نتیجہ قرار دیا۔ مرزا کا اعتراف، کن الفاظ میں اور کہاں موجود ہے؟

ج: مرزا نے کہا ”مجھے ہیضہ ہو گیا ہے“ اس نے یہ لفظ اپنے خسر میر ناصر نواب سے کہے جو ”حیات ناصر“ نامی کتاب میں محفوظ ہیں۔

س: ”مباہلہ تو آپ کو پتہ ہے کہ کیا ہوتا ہے۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ”مباہلہ اخبار“ کسے کہا جاتا ہے؟

ج: مولانا عبدالکریم مباہلہ کا جاری کردہ اخبار۔

س: ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء کو مرزا قادیانی نے پیر مر علی شاہ گولڑوی کو دعوت مناظرہ دی اور سورۃ فاتحہ کی تفسیر بزبان عربی لکھنے کا چیلنج دیا۔ ۲۵/ اگست ۱۹۰۰ء کو بادشاہی مسجد لاہور

میں مناظرہ و تفسیر نویسی کا اعلان ہوا، بتائیے کیا نتیجہ رہا؟

ج : مرزا قلیانی بلوجود دعویٰ اور تعلیموں کے مقررہ وقت پر جلسہ گاہ میں نہ پہنچا۔
(آئمہ تلیس حصہ دوم از مولانا رفیق دلاوری ص ۷۵-۷۴، مہر منیر مولفہ مولانا فیض

احمد ص ۲۲۳)

س : کس مسلمان عالم و بزرگ نے عربی زبان میں بے نقط قصیدہ لکھ کر مرزا قلیانی کے سامنے پیش کیا کہ اس کا جواب لکھو مگر مرزا قلیانی ایک شعر بھی بے نقط نہ لکھ سکا؟

ج : ابوالفیض مولوی محمد حسن فیضی ساکن بھین ضلع جہلم۔

س : مرزا قلیانی کو مناظروں، مجاہدوں، مقابلوں اور بحث و جدل کا بہت شوق تھا۔ اس

مقصد کے لئے اس نے مسلمانوں، عیسائیوں، ہندوؤں سب کو لاکارا، مگر منہ کی کھائی۔

ایک دفعہ مرزا قلیانی نے ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء میں ایک ”توبہ نامہ“ اپنے دستخط و مہر سے

شائع کیا۔ بتائیے کہاں اور کن الفاظ میں؟

ج : توبہ نامہ کے الفاظ یہ تھے۔

”میں اور میرے پیرو کار آئندہ کسی شخص کا دل دکھانے والی تحریر شائع نہ کریں گے۔

اور نہ ہی کسی کو مباہلہ و مناظرہ کے لئے دعوت دیں گے۔“

یہ توبہ نامہ گورداسپور کے مجسٹریٹ مسٹر ایم جے ڈوئی کی عدالت میں جمع کروایا گیا۔

(”چودہ میزائل“ از مولانا منظور احمد چنیوٹی ص ۳۳۳)

س : ۱۹/اپریل ۱۸۹۳ء کی شب قلیانیوں اور مسلمانوں کے نمائندوں کے مابین مرزا

قلیانی اور اس کے چیلوں کے کفر و ارتداد پر مباہلہ ہوا، مباہلہ کرنے والے فریقوں کے نام لکھیں۔

ج : مسلمان فریق مولانا عبدالحق غزنوی۔ قلیانی فریق حافظ محمد یوسف۔

(تحفہ قلیانیت از مولانا یوسف لدھیانوی ص ۲۷۱)

س : مندرجہ بالا مباہلہ کا نتیجہ کیا نکلا؟

ج : مرزائی حافظ محمد یوسف مرزا قلیانی پر تین حروف بھیج کر مسلمان ہو گیا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص ۴۰۸)

س : ۱۸۸۸ء میں پنڈت لکھ رام اور مرزا قلیانی کے درمیان ہونے والے مباہلہ کی

شرائط کیا تھیں؟

ج : ۱۔ اگر پنڈت لکھ رام پر ایک سال کے اندر عذاب نازل نہ ہوا تو مرزا قلیانی

جھوٹا۔

۲۔ اگر ایک سال کے اندر اندر مرزا قادیانی پر عذاب نازل ہوا تو مرزا قادیانی جھوٹا۔

۳۔ اگر مرزا قادیانی ”جھوٹا“ ثابت ہو جائے تو وہ پنڈت لکھ رام کو پانچ سو روپے جرمانہ ادا کرے گا۔

س : مرزا قادیانی اور پنڈت لکھ رام کے درمیان ہونے والے ”مباہلہ“ کی مدت اور انجام کے بارے میں بتائیے؟

ج : ۱۔ مدت ایک سال ۱۸۸۹ء کے آخر تک) مقرر ہوئی۔

۲۔ پنڈت لکھ رام پر کوئی عذاب نہ آیا، اس طرح مرزا قادیانی جھوٹا ثابت ہوا۔ (تحفہ

قلیانیہ ص ۲۸۳)

س : نجران کے عیسائیوں کا جو وفد سرکار مدینہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

میں سنہ ۱۰ ہجری میں مدینہ میں حاضر ہوا جس سے ”مباہلہ“ کی نوبت آتے آتے رہ

گئی۔ کتنے افراد پر مشتمل تھا اور اس کے سردار کا کیا نام تھا؟

ج : افراد کی تعداد ساٹھ (۶۰) تھی۔ سیاسی سردار کا نام ابو حارثہ بن علقمہ مذہبی سردار

کا نام عاقب عبدالمسیح کنڈی تھا۔

(اردو دائرۃ المعارف عنوان ”مباہلہ“)

س : مرزا قادیانی نے ”مباہلہ“ کا کیا طریقہ لکھا ہے؟

ج : ”میں ان (اپنے مخالفوں) کو قسم دیتا ہوں کہ تاریخ اور مقام کر کے جلد مباہلہ کے

میدان میں آویں اگر نہ آئے اور تکذیب و تکفیر سے باز نہ آئے تو اللہ کی لعنت کے

نیچے مریں گے“

(انجام آتھم ص ۶۹)

س : قلیانیہ اور اسلام کا سب سے پہلا مناظرہ ”حیات مسیح“ پر لاہور میں ہوا۔ بتائیے

کب اور کن کے درمیان؟

ج : ۱۸۹۱ء میں مولوی محمد حسین بٹالوی اور حکیم نورالدین قادیانی کے درمیان۔

(تاریخ محاسبہ قلیانیہ اول ص ۱۱۸)

س : حضرت مولانا محمد حسن صاحب فیضی مدرس دارالعلوم نعمانیہ لاہور نے کب بے

نقطہ قصیدہ لکھ کر مرزا قادیانی کے سامنے رکھا اور اس کا ترجمہ عوام کو سنانے کی فرمائش

کی مگر مرزا قادیانی تکلم رہا؟
ج: ۱۲ فروری ۱۸۹۹ء مسجد حکیم حسام الدین سیالکوٹ میں
(بحوالہ تازیانہ عبرت صفحہ ۳۶۔ مولفہ محمد کرم الدین دہری)

مرزا قلیانی کی عریاں شاعری 'مغلظات لعنتیں اور بد دعائیں وغیرہ

س : ”اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں ہے پس حلال زادہ بننے کے لئے لازم ہے کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا ہے اور عیسائیوں کو غالب اور فتح یاب قرار دیتا ہے تو میری اس حجت کو واقعی رفع کرے جو میں نے پیش کی ہے۔“ (بحوالہ انوار الاسلام ص ۳۰) یہ عبارت مرزا قلیانی کی بدزبانی کا ایک جھوٹا سا نمونہ ہے بتائیے مرزا قلیانی نے یہ الفاظ کس کے بارے میں ہے۔

ج : ایسے تمام مسلمان جو مرزا قلیانی کو جھوٹا اور مکار سمجھتے ہیں۔ (بحوالہ ”انوار الاسلام“ صفحہ ۳۰ تحفہ قلیانیت صفحہ ۳۱)

س : مرزا قلیانی کتا ہے؟

چپکے چپکے حرام کروانا آریوں کا اصول بھاری ہے
نام اولاد کے حصول کا ہے خاری شہوت کی بے قراری ہے
بیٹا بیٹا پکارتی ہے غلط یار کی اس کو آہ زاری ہے
دس سے کروا چکی ہے زنا لیکن پاک دامن ابھی بے چاری ہے
مندرجہ بالا غلاطت سے بھرپور شعر مرزا قلیانی نے اپنی کس کتاب میں اور کن کے لئے درج کئے؟

ج : ہندوؤں کے لئے۔۔۔ (”آریہ دھرم“ مطبوعہ قلیان ص ۲۷-۲۸)

س : مرزا قلیانی کا ایک شعر ہے۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
ذلت کی حد تک خاکساری کا یہ اظہار مرزا قلیانی نے بھلا کس کے بارے میں کیا ہے؟ اور کہاں؟

ج : خود اپنے بارے میں (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷)

س : مرزا قلیانی نے ”عاشق“ کا کیا علاج تجویز کیا ہے؟

ج : ”موت“ چنانچہ مرزا قلیانی کتا ہے

عشق کا روگ ہے کیا پوچھتے ہو اس کی دوا

ایسے بیمار کا مرنا ہی دوا ہوتا ہے
(مرزا قادیانی کی ذاتی ڈائری بحوالہ سیرت المہدی از مرزا بشیر احمد ایم اے)
س : مرزا قادیانی نے اپنے مخالفوں کے لئے ”ذریعہ البغایا“ کی مگلی کثرت سے استعمال کی ہے۔ اس کا مطلب کیا ہے؟
ج : بدکار عورت کی اولاد۔

(انجام آتھم ص ۲۸۲، قوی ڈائجسٹ قادیانیت ص ۷۹)
س : مرزا قادیانی نے اپنے مخالف مسلمانوں کو ”جنگل کے سور“ قرار دیا ہے، کیا آپ مرزا کی اصل عبارت بتا سکتے ہیں؟

ج : مرزا قادیانی کہتا ہے
”میرے مخالف جنگلی سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیاں ہیں؟ (نجم اہدی ص ۱۰، آئینہ کلمات اسلام ص ۵۳)

س : کیا آپ مرزا قادیانی کی چند ”نوادر“ بے پرکی اڑائیں بتا سکتے ہیں؟
ج : جی ہاں! مرزا قادیانی کہتا ہے۔

۱۔ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا تھا جو دودھ دیتا تھا۔ (بحوالہ سرمہ چشم آریہ)

۲۔ چند مردوں کو دیکھا جو عورتوں کی طرح دودھ دیتے تھے

۳۔ چوہاننگ مٹی سے پیدا ہوا۔

س : حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق مگلی دینا منافقت کی نشانی ہے لیکن مرزا قادیانی کو گالیاں دینے کا جنون تھا۔ کوئی سی دو گالیاں بتائیے۔

ج : اپنے مخالفوں کو خطاب کر کے فرماتے ہیں۔

۱۔ اے بد ذات، خبیث، بیکار، مفتری (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰)

۲۔ یہ جھوٹے ہیں اور کتے کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵)

۳۔ میرے مخالف جنگل کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیاں ہیں۔ (نجم اہدی ص ۱۰)

۴۔ ذریعہ البغایا (بدکار عورت کی اولاد) (انجام آتھم ص ۲۸۲)

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنے کس شعر میں بدزبان کو ”بیت الخلاء“ کہا ہے؟

ج:

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بد زبان ہے
جس کے دل میں یہ نجاست ہو بیت الخلاء کی ہے
(در ثمین اردو ص ۱۷)

س: مرزا قلیانی خود گلیاں دیا کرتا تھا اور دوسروں کو نصیحت کرتا تھا کہ گلیاں مت دو
کوئی ایک قول تحریر کریں۔

ج: مرزا کہتا ہے ”کسی کو گلی مت دو گو وہ گلی دیتا ہو“ (کشتی نوح ص ۱۱)

س: مسلمان مولویوں کے لئے مرزا قلیانی کی مغالطات کے چند نمونے پیش کریں۔

ج: ۱۔ بد ذات مولوی، ۲۔ جلیل مولوی، ۳۔ مولویت کے شتر مرغ، ۴۔ رئیس
الدجالین، (انجام آتھم ص ۲۱)

س: مرزا قلیانی نے حضرت پیر مر علی شاہ گولڑویؒ کو بھی گلیوں کا تحفہ دیا۔ کوئی ایک
عبارت نقل کریں۔

ج: ”وہ خبیث کتب پچھو کی طرح نیش زن ہے اے گولڑہ کی سرزمین تجھ پر لعنت تو
ملعون کے سبب ملعون ہو گئی ہے۔“

س: مرزا قلیانی نے یہ الفاظ کہاں درج کئے ہیں۔ ”جو شخص خدا کے برگزیدہ و مقدس
بندوں کو گلیاں دیتا ہے وہ بڑا ہی بد ذات ہے اور خبیث ہے۔“ (اعجاز احمدی ص ۷۵)

ج: براہین احمدیہ حصہ دوم ص ۱۰۲۔

س: مرزا قلیانی کو لعنتیں بھیجنے کا بہت شوق تھا ”رئیس قلیان“ میں مرزا کی لعنتوں
کے نمونے درج کئے ہیں۔ کوئی سے دو نمونے بتائیے۔

ج: ۱۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء میں اپنے ایک خط کے ذریعے مولانا محمد حسین بٹالوی کے لئے ایک
سطر میں ایک لعنت لکھ کر مسلسل دس دفعہ ”لعنت کی گردان“ کی ہے۔

(رئیس قلیان جلد دوم صفحہ ۸۳ بحوالہ مکتوبات احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۳۱، ۳۳)

۲۔ اپنی کتب نور الحق کے حصہ اول صفحہ ۸۸ تا ۱۲۲ تک پانچ صفحات صرف لعنت کی
گردان کرتے ہوئے سیاہ کئے ہیں اور نمبر لگا کر پوری ایک ہزار لعنتیں تحریر کی ہیں۔

س: دنیا میں سب سے زیادہ خبیث اور ناپاک جانور سور ہے لیکن بقول مرزا قلیانی سور
سے بھی زیادہ ناپاک مخلوق کونسی ہے؟ بھلا بتائیے تو؟

ج: ”ایسے علماء اسلام جو مرزا قلیانی (یا قلیانیت) کی مخالفت کرتے ہیں۔“

(انجام آتھم ص ۲۱، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۵۸۲)

س : مرزا قادیانی نے مخالفوں کو تو کیا بخشا تھا، قادیان والوں کو بھی نہ بخشا اور قادیان کو یزیدی لوگوں کی جلے پیدائش کہا ہے، مرزا کے اصل الفاظ نقل فرمائیے۔

ج : اخرج منه الیزیدون (۱ بشری دوم ص ۱۹)

ترجمہ : ”یعنی قادیان سے (یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں“

س : مرزا قادیانی نے اپنے پیروکاروں کو بھی جنگل کے بندر اور سور کہا ہے بتائیے کن الفاظ میں؟

ج : ”میں نے دیکھا کہ میں ایک جنگل میں ہوں اور میرے ارد گرد بہت سے بندر اور

سور ہیں اور اس سے میں نے یہ استدلال کیا کہ یہ احمدی جماعت کے لوگ ہیں۔“

(بحوالہ اخبار ”پیغام صلح“ ۱۷ جولائی ۱۹۳۳ء)

قادیان اور ربوہ کی ریاست

س : ”ربوہ“ کہاں واقع ہے؟

ج : فیصل آباد سرگودھا روڈ پر دریائے چناب کے مغربی کنارے ضلع جھنگ کی حدود میں۔

س : ربوہ کا کل رقبہ کتنا ہے؟

ج : ۱۰۳۳۔ ایکڑ، ۷۔ کنال، ۸ مرلے۔

س : ربوہ کا پرانا نام کیا تھا؟

ج : ڈگیں۔ (بحوالہ قادیانی امت اور پاکستان ص ۹)

س : ربوہ میں آباد کاری کا آغاز کس تاریخ سے ہوا؟

ج : ۱۲ ستمبر ۱۹۳۸ء سے۔ (ایضاً)

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ پاکستان میں بالترتیب مرزائیوں کا سب سے بڑا ہیڈ کوارٹرز اور اس کے بعد ہیڈ کوارٹرز کہاں ہے؟

ج : (۱) ربوہ، (۲) موضع کنری (صوبہ سندھ)

س : آغا عبدالکریم شورش کاشمیری نے اپنے کس شعر میں ربوہ کو ”نامراد شہر“ قرار دیا ہے؟

ج :

اس نامراد شہر کی ہیبت مٹائے جا

ربوہ غلط مقام ہے اس کو ہلائے جا

س : انجمن احمدیہ ربوہ کو ربوہ کی زمین سرکاری طور پر ایک آنہ فی مرلہ کے حساب سے الاٹ کی گئی۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ انجمن احمدیہ ربوہ نے مرزائیوں کو یہ زمین کس شرح پر دی؟

ج : اوسطاً ”تین صد روپے فی مرلہ“ (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اول ص ۲۴۰)

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ انجمن احمدیہ ربوہ وہاں کے رہائشی مرزائیوں کو زمین کے حقوق ملکیت دیتی ہے یا نہیں؟

ج : جی نہیں۔ حقوق ملکیت نہیں دیئے جاتے۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء اول ص ۲۴۱)

س : مرزا قادیانی کا وہ شعر لکھیں جس میں اس نے قادیان کو ”ارض حرم“ قرار دیا

ہے۔

زمین قادیان اب محترم ہے ہجوم خلق سے ارض حرم ہے
(در نشین اردو ص ۵۲، قادیانی عقائد پر ایک نظر ص ۳۰)

س : قادیان کا ابتدائی نام کیا تھا؟

ج : اسلام پور قاضیاں (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء جلد دوم ص ۳۰۹)

س : احادیث رسولؐ کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے منارہ سے نازل ہوں گے، قادیانیوں نے اس منارہ کے مقابلہ میں کس شہر میں جعلی منارہ المسیح قائم کیا ہے؟

ج : قادیان میں۔ (بحوالہ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۸ جنوری ۱۹۳۲ء)

س : قادیانیوں کے نزدیک مکہ اور مدینہ والی برکت کس سرزمین (شہر) کو حاصل ہے؟

ج : قادیان کی سرزمین کو۔ (بحوالہ اخبار الفضل قادیان ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲ء)

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ قادیان اور ربوہ کے بہشتی مقبرے کب شروع کئے گئے؟

ج : قادیان۔ ۱۹۰۵ء

س : ربوہ میں مرزائیوں کا پہلا سالانہ جلسہ کب ہوا؟

ج : ۱۷/ اگست تا ۱۸/ اگست ۱۹۳۹ء

س : ربوہ میں مسلمانوں نے پہلی بجماعت نماز کب اور کونسی ادا کی؟

ج : ۲۶ دسمبر ۱۹۷۳ء نماز ظہر۔

س : بتائیے ربوہ اور قادیان کے بارے میں یہ شعر کن شعرا نے کہے؟

۱۔ اس نامراد شہر کی ہیبت مٹائے جائے ربوہ غلط مقام ہے اس کو ہلائے جا

۲۔ ہیں احمق جس قدر ہندوستان میں ہے آباد ان سے جنت قادیان کی

ج : (۱) آغا عبدالکریم شورش کاشمیری، (۲) مولانا ظفر علی خاں۔

س : بہشتی مقبرہ (قادیان و ربوہ) میں دفن ہونے کی شرائط تحریر کریں۔

ج : (۱) اپنی حیثیت کے لحاظ سے قبرستان کی فلاح بہبود کے لئے رقم جمع کروائے۔

(۲) اپنی کل جائیداد کا دسواں حصہ سلسلہ قادیانیت کی تبلیغ و ترویج کے لئے خرچ کرنے

کی وصیت کرے۔

(۳) قادیان کے علاوہ دیگر علاقوں سے آنے والی لاشیں صندوق میں بند کر کے لائی

جائیں اور کم از کم ایک ماہ قبل اطلاع دی جائے۔

(۴) طاعون سے فوت شدہ افراد کو دو برس تک کسی علیحدہ قبرستان میں دفن کیا جائے۔
(۵) اگر کسی نے ۱۰ واں حصہ دینے کی وصیت کر رکھی ہو لیکن وہ غیر ممالک یا دریا میں
مر جائے تو اس کی وصیت قائم رہے گی۔
(۶) میری نسبت اور میرے خاندان کی نسبت خدا تعالیٰ نے استثناء رکھا ہے اور شکایت
کرنے والا منافق ہو گا۔

(الوصیت ص ۱۲ تا ۲۹)

س: مرزائیوں کے سلاطین جلسہ ربوہ پر پابندی کب لگائی گئی؟

ج: ۱۹۸۴ء میں۔

س: ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کا فیصلہ کب ہوا اور کب اسے کھلا شہر قرار دیا گیا؟

ج: فیصلہ ۲۲ جون ۱۹۷۳ء عمل درآمد جنوری ۱۹۷۵ء

س: ربوہ میں دفتر ختم نبوت و مسجد کے لئے ۹ کنال اراضی کب خریدی گئی؟

ج: ۲۸-۲۶ جون ۱۹۷۶ء

س: ”ربوہ“ کے بارے میں قہر الہی سے تباہی کی بددعا شورش کاشمیری نے کس شعر
میں کی ہے؟

ج: ربوہ مٹے گا قہر الہی سے بالضرور۔ تاخیر ہو رہی ہے خدا کے عذاب میں

س: بتائیے مرزا قادیانی نے مجدد ہونے کا اعلان کب کیا؟

ج: ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو حکیم محمد شریف کلانوری کی ترغیب پر (رئیس قادیان ص ۸۰)

س: مرزا قادیانی نے نبوت و رسالت کا دعویٰ کب کیا تھا؟

ج: ۵ نومبر ۱۹۰۱ء (بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ از الیاس برنی)

س: کیا آپ مرزا قادیانی کے چند انگریزی الہام بتا سکتے ہیں؟

ج:

1- I love you

2- I am with you

3- I shal help you.

4- I can what I will do.

(بحوالہ حقیقت الوحی مصنفہ مرزا قادیانی ص ۳۰۳)

س: کیا آپ مرزا قادیانی کے فرشتوں کے نام بتا سکتے ہیں؟

ج : (۱) ٹیچی ٹیچی۔ (۲) درشنی (۳) خیراتی (۴) مٹھن لال (۵) شیر علی (۶) حفیظ (۷) ہمدرد فرشتہ (۸) رانی (۹) انگریزی فرشتہ (۹) میٹھی روٹیوں والے فرشتے۔

(سیرۃ المہدی حصہ سوم ص ۲۶۳)

س : مرزا قادیانی کے جعلی دعویٰ نبوت کے جواب میں ایک ہندو نے ”جعلی رب“ ہونے کا دعویٰ کر دیا اور مرزائیوں کے جلے جلوسوں میں مرزائیت کی تردید شروع کر دی۔ اس کا نام بتائیے؟

ج : برہم چاری (بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۵۱)

س : پاکستان کے پہلے انتخابات میں مرزائیوں نے گیارہ نشستوں پر اپنے امیدوار کھڑے کئے۔ بتائیے ان میں سے کتنے امیدوار کامیاب ہوئے؟

ج : کوئی بھی امیدوار کامیاب نہ ہو سکا۔ (بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۱۰۲)

س : مرزا قادیانی نے جب بیعت عام کا اعلان کیا تو اس بیعت کا کیا نام رکھا گیا؟

ج : بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت۔

(سیرت المہدی حصہ دوم ص ۱۰۔ روایت نمبر ۳۱۵)

س : مرزا قادیانی نے کب اشتہار شائع کیا کہ اس کے پیروکار ”احمدی“ کہلائیں گے؟

ج : ۱۹۰۰ء میں۔

س : ”بابائے تحریک ختم نبو“ کس شخصیت کو کہا جاتا ہے؟

ہے؟

ج : مولانا تاج محمود

استیصال مرزائیت

س : بتائیے ”استیصال مرزائیت“ کے سلسلے میں یہ الفاظ کس نے کہے؟ کہ ”قلویانی نامور کے مکمل خاتمہ کے لئے تمام مکتب فکر کے اتحلو کی اشد ضرورت ہے۔“

ج : صاحبزادہ افکار الحسن شاہ صاحب۔

س : فتنہ قلویانیت کے خاتمہ کے لئے یہ تجویز کس عالم دین نے پیش کی ہے۔ کہ ”قلویانیت پاکستان کے مخلص و فداوار نہیں ہیں ان کے خاتمہ کے لئے ضروری ہے کہ فوج سمیت تمام کلیدی عہدوں سے قلویانیوں کو ہٹا دیا جائے“

ج : مولانا احتشام الحق تھانوی۔

س : ”مسلمانوں کے باہمی اتحلو و جذبہ جملہ سے اس نپاک سازش (قلویانیت) کو ختم کرنا ہو گا؟ بتائیے یہ الفاظ کس کے ہیں؟

ج : صاحبزادہ سید غنفر علی شاہ صاحب سجادہ نشین کرناوالہ شریف۔

س : کیا آپ ”خاتمہ قلویانیت“ کے سلسلے میں صاحبزادہ علی غنفر کراروی کی رائے بیان کر سکتے ہیں؟

ج : صاحبزادہ صاحب نے فرمایا ”قلویانیت کے خلاف سنت صدیقیہ پر عمل کیا جائے“ یہ اس مسئلے کا واحد حل ہے اور یہی وقت کا تقاضا ہے“

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ خاتمہ قلویانیت کے سلسلے میں یہ الفاظ کس پاکستانی وزیر اعظم کے ہیں؟

”قلویانیوں کے خلاف پوری قوت سے کارروائی کرنے کی ضرورت ہے“

ج : محمد خلیل جونجو۔

س : بتائیے فتنہ قلویانیت کی سرکوبی کے لئے یہ تجویز کس عظیم شخصیت نے پیش کی؟ ”فتنہ قلویانیت کے استیصال کے لئے اتنا لکھو، اتنا طبع کراؤ اور اتنا تقسیم کرو کہ ہر مسلمان جب سو کر اٹھے تو اس کے سر پہلے رد قلویانیت کی کتاب موجود ہو۔“

ج : مولانا محمد علی مونگیری

س : علامہ محمد انور شاہ محدث کشمیری نے قلویانیت کی سرکوبی کرنے والے کے لئے جنت کی ضمانت کن الفاظ میں دی ہے؟

ج : فرمایا : ”جو کوئی فتنہ قلویانیت کی سرکوبی کے لئے اپنے آپ کو لگا دے گا، اس کی جنت کا میں ضامن ہوں“

س : ”اگر ہم انگریزی حکومت کو کمزور کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس سے پہلے جماعت احمدیہ کو کمزور کیا جائے“

بتائیے یہ الفاظ کس مشہور ہندو سیاسی لیڈر کے ہیں؟

ج : پنڈت جواہر لعل نہرو - (بحوالہ روزنامہ الفضل قلیان مورخہ ۶ / اگست ۱۹۳۵ء)

قادیانیت کے خلاف عدالتی جہاد

س : اسلام اور قادیانیت کا سب سے پہلا عدالتی معرکہ ۱۹۰۲ء میں ہوا۔ بتائیے کون جیتا؟
ج : ۱۳ نومبر ۱۹۰۲ء کو ہونے والے اس عدالتی معرکہ میں مولوی کرم الدین دبیر (مسلمان) کو فتح حاصل ہوئی۔

(تاریخ محاسبہ قادیانیت اول ص ۲۱۹)

س : برصغیر کے باہر اسلام اور قادیانیت کا پہلا عدالتی معرکہ کب اور کہاں ہوا۔ اس کا فیصلہ کیا ہوا؟

ج : ۲۶ فروری ۱۹۱۳ء کو ماریش کی ایک مسجد کی تولیت پر قادیانیوں اور مسلمانوں کا مقدمہ ماریش کی سپریم کورٹ میں دائر ہوا اور ۱۹ نومبر ۱۹۲۹ء کو چیف جسٹس سرائے ہرچیز وڈر نے مسلمانوں کے حق میں فیصلہ سنایا۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد نمبر ۱۳، ص ۱۸، ۱۷)

س : سب سے پہلے کس عدالت نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا؟

ج : سپریم کورٹ آف ماریش نے۔ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد نمبر ۱۳، ص ۱۸، ۱۷)

س : سب سے پہلے کس عدالت کے کس جج نے قادیانیوں کو دہشت گرد قرار دیا؟

ج : گورداسپور کے سیشن جج جی۔ ڈی۔ کھوسلہ نے اپنے فیصلے میں۔

س : ۲۹۸ سی کی خلاف ورزی کی سزا کیا ہے؟

ج : تین سال قید اور ۱۰ ہزار روپے جرمانہ (اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے ص ۳۲۸)

س : بتائیے لاہور ہائی کورٹ کے کس جسٹس نے فیصلہ دیا کہ کوئی مرزائی مسلمان گاؤں کا نمبردار نہیں ہو سکتا؟

ج : جناب جسٹس میاں محبوب احمد صاحب سابق چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد نمبر ۱۳، شمارہ نمبر ۱۸، ص ۱۷)

س : ۲۵ مارچ ۱۹۵۴ء کو سول جج راولپنڈی نے اپنے ایک فیصلہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا، یہ قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے کا پہلا سرکاری فیصلہ تھا۔ جج کا نام بتائیے؟

ج : جسٹس میاں محمد سلیم صاحب۔

س : مقدمہ بہاولپور کا فیصلہ کرنے والے جج کا نام تحریر کریں۔

ج : جناب محمد اکبر خان۔

(ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد نمبر ۱۳، شمارہ نمبر ۱۸۰، ص ۱۷)

س : اسلام اور قادیانیت کا دوسرا عدالتی معرکہ کس مقدمے کو کہا جاتا ہے؟

ج : مقدمہ بہاولپور۔

س : ۱۹۷۳ء میں مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے آئین پاکستان میں ترمیم کی گئی بتائیے یہ کونسی ترمیم کہلاتی ہے؟

ج : دوسری ترمیم۔ (قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے ص ۳۷)

س : آئین پاکستان کی کونسی شق میں تبدیلی یا اضافہ کیا گیا؟

ج : دفعہ ۱۰۶ شق ۳ اور دفعہ ۲۶۰ شق ۳ میں اضافہ کیا گیا۔

س : مسماۃ غلام عائشہ بنت مولوی الہی بخش نے اپنے خاوند عبدالرزاق ولد مولوی جان محمد قادیانی کے خلاف تنفیخ نکاح کا مقدمہ ڈسٹرکٹ جج بہاولپور کی عدالت میں دائر کیا تھا۔ اس مقدمہ کا اندراج کب ہوا اور فیصلہ کیا ہوا؟

ج : اندراج ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء فیصلہ ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو ہوا اور نکاح منسوخ ہو گیا۔

س : قادیانی کہتے ہیں کہ قیام پاکستان کے وقت قائد اعظم کے ساتھ ایک معاہدہ کی رو سے قادیانیوں کو پاکستان میں مکمل مذہبی آزادی اور مساوات کا حق حاصل ہے، کیا قادیانیوں کا قائد اعظم کے ساتھ اس مفہوم کا کوئی معاہدہ ہوا تھا؟

ج : بقول چیف جسٹس وفاقی شرعی عدالت جناب فخر عالم ”ہمیں قادیانیوں اور قائد اعظم کے درمیان طے شدہ کوئی ایسا معاہدہ نہیں دکھایا گیا کہ انہیں مسلمان سمجھا جائے گا نہ ہی قائد اعظم کی زندگی میں یہ سوال اٹھا تھا۔“ (اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے ص ۲۲۸)

س : سابق صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے ۲۶/اپریل ۱۹۸۳ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا، قادیانیوں نے اس آرڈیننس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کر دیا تھا رٹ کی سماعت کرنے والے ججوں کے نام تحریر کریں۔

ج : (۱) مسٹر جسٹس فخر عالم۔ چیف جسٹس

(۲) مسٹر جسٹس چوہدری محمد صدیق۔

(۳) مسٹر جسٹس مولانا ملک غلام علی۔

(۴) مسٹر جسٹس مولانا عبدالقدوس قاسمی۔

س : بتائیے اس رٹ کا فیصلہ کب اور کیا ہوا؟

ج : اس رٹ کا فیصلہ ۱۳/ اگست ۱۹۸۳ء کو ہوا۔ رٹ خارج کر دی گئی اور آرڈیننس کو قانون کے مطابق قرار دیا گیا۔

س : بتائیے اس رٹ کا تفصیلی فیصلہ کس جج نے تحریر کیا؟

ج : چیف جسٹس فخر عالم۔

س : مقدمہ بہاولپور کی سماعت کے دوران کس عظیم شخصیت نے جلال الدین شمس قادیانی کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ ”اگر تم چاہو تو میں تمہیں اسی وقت دکھا سکتا ہوں کہ مرزا قادیانی جہنم کی آگ میں جل رہا ہے۔“

ج : جناب سید محمد انور شاہ محدث کشمیری نے۔

(قادیانیوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے ص ۱۶)

س : ۱۹۸۹ء میں قادیانیوں نے جھوٹی نبوت کا صد سالہ جشن منانے کا اعلان کیا اور اسلامیان پاکستان کو تشویش لاحق ہوئی، اس جشن کو روکنے کے لئے مجلس تحفظ ختم نبوت کا اجلاس آئندہ لاکھ عمل مرتب کرنے کے لئے کب اور کہاں منعقد ہوا؟

ج : ۱۲ مارچ ۱۹۸۹ء مرکزی دفتر ختم نبوت ملتان۔

س : قادیانیوں نے ربوہ میں پابندی لگ جانے کے بعد کس جگہ جشن منانے کا متبادل انتظام کیا؟

ج : جلو موڑ (لاہور) کے قریب ایک گاؤں ”ہانڈو“ میں۔

س : حکومت پنجاب نے قادیانیوں کے صد سالہ جشن منانے پر پابندی کب عائد کی؟

ج : ۲۰ مارچ ۱۹۸۹ء کو۔

س : ناموس رسالت بل کس نے اور کب قومی اسمبلی میں پیش کیا؟

ج : مرحومہ محترمہ آپا ثار فاطمہ صاحبہ رکن قومی اسمبلی۔

س : مرزائیوں کے سالانہ جلسہ ربوہ پر کب پابندی عائد کی گئی؟

ج : ۱۹۸۳ء میں۔

س : قادیانیوں کو آئین پاکستان کی کس شق کے تحت غیر مسلم قرار دیا گیا ہے؟

ج : آرٹیکل نمبر ۲۶۰ شق نمبر ۳ کے تحت۔

س : ۲۶/ اپریل ۱۹۸۳ء کے دن کو قادیانیت کے حوالہ سے کیا اہمیت حاصل ہے؟

ج : اس دن اقلع قادیانیت آرڈیننس کا اجراء ہوا۔

س : بتائیے جی ڈی کھوسلہ سیشن جج گورداسپور کی عدالت میں کیا مقدمہ درج ہوا اور کیا

فیصلہ ہوا؟

ج : احرار تبلیغ کانفرنس قادیان منعقدہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء میں سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا، ان پر مقدمہ چلا اور ۶ ماہ قید بامشقت کی سزا سنائی گئی اس سزا کے خلاف کھوسلہ کی عدالت میں اپیل دائر کی گئی تو جی ڈی کھوسلہ نے ایک تفصیلی فیصلہ تحریر کیا اگرچہ جی ڈی کھوسلہ غیر مسلم تھا مگر اس فیصلہ میں اس نے ایسے ایسے انکشافات کئے اور مرزائیت کا ایسا پوسٹ مارٹم کیا کہ مرزائیت بوکھلا کر رہ گئی۔

(خلاصہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۲۴)

س : کس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مرزا قادیانی کی اشتعال انگیز تحریروں کی وجہ سے اسے نوٹس دیا کہ وہ اشتعال انگیزیاں بند کرے اور اس ضمن میں مرزا قادیانی سے بیان حلفی بھی لیا گیا؟

ج : مسٹر ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور (۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو)

س : تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸ ب کا خلاصہ بتائیں؟

ج : ”کوئی غیر مسلم جو مقدس ہستیوں کے نام والقبالت یا کسی بھی ذریعے اس کی توہین کرے یا شعار اسلام کی بے حرمتی کرے یا اپنی عبادت گاہ کو مسجد کے نام سے پکارے اسے تین سال قید اور جرمانہ کی سزا دی جا سکتی ہے“ (اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے ص ۳۲۷)

س : آئین پاکستان کی کس شق کے مطابق آنحضرتؐ کو خاتم النبیین نہ ماننے والا کافر ہے؟

ج : آرٹیکل نمبر ۲۶۰ کلاز ۳۔ (بحوالہ اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے ص ۳۳۴)

س : ۱۹۹۲ء میں ننکانہ کے ایک قادیانی نے اپنے بیٹے کی شادی پر دعوتی کارڈ چھپوایا اور اس پر شعار اسلام مثلاً السلام علیکم، نکاح مسنونہ وغیرہ تحریر کیا مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے ناظم شوکت علی شاہ نے اس کے خلاف مقدمہ درج کروا دیا جس کا فیصلہ ۲۳ اپریل ۱۹۹۵ء کو ہوا۔ بتائیے کیا فیصلہ ہوا؟

ج : ملزم ناصر احمد کو ۶ سال قید بامشقت اور ایک ہزار روپے جرمانہ کیا گیا۔ (بحوالہ روزنامہ خبریں ۲۴/اپریل ۱۹۹۵ء)

س : اگر کوئی مسلم حکومت قائم ہو، اور اسلامی سربراہ کے ہوتے ہوئے غیر مسلم شعار اسلام کا استعمال کریں تو یہ اس ریاست کی غفلت اور اپنے فرائض کی ادائیگی میں ناکامی

شمار ہوگی۔ اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کو شعائر اسلام استعمال کرنے کی کھلی اجازت دے دینا شعائر اسلام سے غیر قانونی سلوک کے مترادف ہے، اس لئے ان کی ممانعت کر دینا اشد ضروری ہے۔“ یہ الفاظ کس نے اور کب اپنے فیصلے میں تحریر کئے؟

ج : چیف جسٹس فخر عالم (وفاقی شرعی عدالت) نے قادیانیوں کی ایک رٹ کا فیصلہ لکھتے ہوئے یہ الفاظ تحریر کئے۔ (بحوالہ اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے ص ۲۵۲)

س : حکومت پنجاب اور ڈی سی جھنگ نے ۲۰ مارچ ۱۹۸۹ء کو قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی عائد کر دی، قادیانیوں نے لاہور ہائی کورٹ میں اس پابندی کو چیلنج کیا، یہ چیلنج رٹ کس جج کے سامنے پیش کی گئی؟

ج : جناب جسٹس خلیل الرحمن خان کے سامنے پیش ہوئی۔

س : بتائیے اس رٹ کا فیصلہ کب اور کیا ہوا؟

ج : ۱۷ ستمبر ۱۹۸۹ء کو..... جشن پر پابندی کو جائز اور قانون کے مطابق قرار دیا گیا۔

س : قادیانیوں کے صد سالہ جشن پر پابندی عائد کی گئی تو انہوں نے اس فیصلہ کو عدالت میں چیلنج کر دیا۔ اس مقدمہ کی سماعت کب شروع ہوئی اور کب ختم ہوئی؟

ج : ۶ مئی ۱۹۸۹ء کو شروع ہوئی۔ ۱۷ دن بعد ۲۲ مئی ۱۹۸۹ء کو ختم ہوئی۔

س : شعائر اسلام کی توہین کے سلسلے میں قادیانیوں (غیر مسلموں) پر تعزیرات پاکستان کی کون سی دفعہ لاگو ہوتی ہے؟

ج : ۲۹۸ - سی

س : کس مقدمہ میں مرزا قادیانی کو پانچ سو روپیہ جرمانہ یا چھ ماہ قید کی سزا سنائی گئی؟

ج : مولوی کرم الدین دبیر نے مرزا قادیانی کے خلاف ”بدزبانی“ کا مقدمہ دائر کر دیا اکتوبر ۱۹۰۳ء کو مسٹر آتما رام مجسٹریٹ گورداسپور نے اس مقدمہ کا فیصلہ کرتے ہوئے مرزا قادیانی کو سزا کا حکم سنایا۔

(تاریخ محاسبہ قادیانیت اول ص ۲۳۳)

س : ۳ جولائی ۱۹۹۳ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان کے ایک فل بینچ نے قادیانیوں کی تمام ”رٹیں“ خارج کرتے ہوئے فیصلہ دیا کہ قادیانیوں کے خلاف بنائے گئے تمام پاکستانی قوانین ٹھیک اور قرآن و سنت کے عین مطابق ہیں۔ فیصلہ کرنے والے معزز جج صاحبان کے نام تحریر فرمائیں۔

ج : (۱) جسٹس عبدالقدیر چوہدری۔

(۲) جسٹس محمد افضل لون۔

(۳) جسٹس ولی محمد خان۔

(۴) جسٹس سلیم اختر۔

(۵) جسٹس شفیع الرحمن۔

(بحوالہ اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے ص ۵۱۳)

س : قومی اسمبلی (پاکستان) نے توہین رسالت کرنے والے کی سزا سزائے موت یا عمر قید مقرر کی۔ مگر اسلام کا حکم یہ ہے کہ توہین رسالت کا ارتکاب کرنے والے کو تہ تیغ کر دیا جائے، عمر قید کی سزا حذف کرنے کے لئے کس نے وفاقی شرعی عدالت میں درخواست دی؟

ج : جناب محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ۔

س : پنج رکنی فل پنچ نے جسٹس گل محمد خان کی سربراہی میں اس درخواست کا کیا فیصلہ سنایا؟

ج : (۱) ہماری رائے میں عمر قید کی متبادل سزا اسلامی احکامات سے متصادم ہے، لہذا یہ الفاظ حذف کئے جائیں۔

(۲) اگر ۳۰ / اپریل ۱۹۹۱ء تک قانون میں ترمیم نہ کی گئی تو عمر قید کے الفاظ ”حذف شدہ“ تصور ہوں گے۔

(۳) ایک اور شق کا اضافہ کیا جائے کہ وہی اعمال اور چیزیں جو دوسرے پیغمبروں کے بارے میں کہی جائیں وہ بھی اسی سزا کے مستوجب جرم بن جائیں جو اوپر تجویز کی گئی ہے۔ (بحوالہ داغ ندامت ص ۶۷)

س : پاکستان کی کس عدالت نے مرزا قلوبانی کو ایک جعل ساز اور دھوکہ باز شخص قرار دیا تھا؟

ج : وفاقی شرعی عدالت پاکستان نے۔

قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد

س : حضرت پیر مر علی شاہ صاحب گوڑویؒ نے مرزائیت کی تردید میں کون سی کتاب تصنیف فرمائی؟

ج : سیف چشتیائی۔ یہ کتاب ۱۹۰۰ء میں شائع ہوئی۔

س : مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے ایک کتاب بعنوان ”شرائط نبوت“ تحریر کی ہے، اس میں آپ نے سچے نبی کی کیا شرائط لکھی ہیں؟

ج : (۱) نبی کی عقل کامل ہوتی ہے۔

(۲) نبی کا حافظہ کامل ہوتا ہے۔

(۳) نبی معصوم ہوتا ہے۔

(۴) نبی کا علم مکمل ہوتا ہے۔

(۵) نبی کی صداقت غیر متزلزل ہوتی ہے۔

(۶) نبی کا زہد کامل ہوتا ہے۔

(۷) نبی کا حسب نسب اعلیٰ ہوتا ہے۔

(۸) اخلاق حسنہ میں نبی کامل ہوتا ہے۔

(۹) نبی مرد ہوتا ہے۔

(۱۰) نبی وراثت نہیں چھوڑتا۔

س : ”ختم نبوت کامل کس کی تصنیف ہے اور اس کے کتنے حصے ہیں؟

ج : مفتی محمد شفیعؒ کی اس کے دو حصے ہیں۔

س : کس کتاب کو مرزا قادیانی کی کتاب ”ازالہ اوہام“ کا مکمل مدلل اور مسکت جواب کہا جاتا ہے؟

ج : شہادۃ القرآن مصنف مولانا میر ابراہیم سیالکوٹی۔

س : مولانا ابو القاسم رفیق دلاوری نے اپنی کس تصنیف میں مرزا قادیانی کے مکمل حالات زندگی دو حصوں میں تحریر کئے ہیں؟

ج : رئیس قادیان جس کی دو حصے ہیں۔

س : بتائیے مولانا دلاوری نے آئمہ تلبیس کی کس جلد میں مرزا قادیانی کے حالات زندگی لکھے ہیں۔ اول، دوم، یا سوم۔

ج : دوم یاد رہے کہ اس کتاب کی صرف دو جلدیں ہیں۔

س : ”قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ“ کتاب کے مصنف کون ہیں؟
ج : پروفیسر مولانا محمد الیاس ”بنی خلیفہ مولانا احمد رضا خاں بریلوی“ القادری۔
س : معروف ہندوستانی عالم دین مولانا محمد منظور نعمانی نے سچے نبی کی کیا نشانیاں تحریر کی ہیں؟

ج : (۱) ہر نبی اپنے سے قبل آنے والے انبیاء کا احترام کرتا ہے۔
(۲) نبی کسی حالت میں بھی جھوٹ نہیں بولتا۔
(۳) نبی کافر حکومت کی کلمہ لیس نہیں کرتا۔
(۴) نبی کی کوئی پیشین گوئی غلط نہیں ہوتی۔

س : بتائیے ”Islam and Ahmad isam“ کس نے لکھی؟

ج : حکیم الامت ڈاکٹر علامہ سر محمد اقبال۔

س : ”اقبال اور قادیانی“ کے مصنف کا نام تحریر کریں۔

ج : نعیم آسی۔

س : ”شہر سدوم“ مرزا محمود کی ناروا جنسی حرکتوں کا انکشاف ہے بتائیے کس نے لکھی؟

ج : شفیق مرزا۔

س : شہر سدوم میں مرزا محمود کی غیر اخلاقی اور گناہ سے بھرپور جنسی زندگی کے علاوہ اور کس بات کا ذکر ہے؟

ج : قادیان کی خود مختار اور ظالم ریاست کا۔

س : ”ربوہ کا مذہبی آمر“ آپ کے خیال میں کون ہو سکتا ہے؟ اور یہ خطاب دینے والا کون ہے؟

ج : راحت ملک نے اس نام سے ایک کتاب لکھی جس میں مرزا محمود کو ربوہ کا آمر کہا گیا ہے۔

س : بتائیے ”تاریخ محمودیت“ میں مرزا محمود کی سیاہ کاریوں پر کتنے افراد کی گواہیاں درج ہیں؟

ج : ۲۸ قادیانی مردوں اور عورتوں کی موکدبہ عذاب شہادتیں درج ہیں۔ (بحوالہ تحفہ قادیانیت ص ۲۱۹)

س : کیا آپ عالی مجلس تحفظ نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ختم نبوت کراچی انٹرنیشنل کا

پتہ پتا سکتے ہیں۔

ج : جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی (پاکستان)
س : ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کی لحد بہ لحد مستند کارروائی کس نے اپنی کتاب میں
درج کی ہے؟

ج : مولانا اللہ وسایا نے اپنی کتاب تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں۔
س : مرزائیت کے کردار کے بارے میں علامہ اقبال مرحوم نے نہرو کو کیا مختصر مدلل اور
حرف آخر جواب دیا تھا؟

ج : ”میں اپنے ذہن میں اس امر سے متعلق کوئی شبہ نہیں پاتا کہ احمدی اسلام اور
ہندوستان دونوں کے غدار ہیں“

(بحوالہ اقبال اور قادیانی از نعیم آسی ص ۱۵۰-۱۴۹)

س : ہفت روزہ ”لولاک“ فیصل آباد کا اجراء کب ہوا تھا؟

ج : ۲۰ مارچ ۱۹۶۳ء کو (بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء جلد اول ص ۱۶۳)
س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ علامہ سید محمد انور شاہ محدث کشمیری نے ختم نبوت کے
موضوع پر کونسی کتاب لکھی تھی؟
ج : خاتم النبین۔

س : مرزا محمود خلیفہ ربوہ کی بدکاری و جنسی بے راہروی سے تنگ آ کر ۱۹۵۶ء میں کچھ
قادیانیوں نے ”حقیقت پسند پارٹی“ کے نام سے ایک تنظیم بنائی۔ اس تنظیم نے ایک
کتاب شائع کی جس میں یہاں تک لکھا کہ ”مرزا محمود اپنی بہنوں سے زنا کرتا ہے اور
اپنی بیوی سے اپنے سامنے زنا کرواتا ہے“ حقیقت پسند پارٹی کی شائع کردہ اس کتاب کا
نام بتائیے؟

ج : تاریخ محمودیت۔

س : تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کی سزا کے موضوع پر لکھی جانے والی چند
کتب کے نام بمعہ مصنفین تحریر کریں؟

ج : (۱) الشفا بتعريف حقوق المصطفى (از قاضی عیاض مالکی)

(۲) الصارم المسلمون علی شاتم رسول (از امام ابن تیمیہ حنبلی)

(۳) السیف المسلمون علی من سب الرسول (از علامہ تقی الدین السبکی الشافعی)

(۴) تبنیہ الولاة و الکھام (از ابن عابدین حنفی)

(۵) کتاب الخراج (از امام قاضی ابو یوسف)

(۶) ناموس رسولؐ اور قانون توہین رسالتؐ (از محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ)

(۷) تحفظ ناموس رسالتؐ اور گستاخ رسولؐ کی سزا (اچھ ساجد اعوان)

(۸) گستاخ رسولؐ کی سزا (رعایت اللہ فاروقی)

س : گستاخ رسولؐ کی سزا کے بارے میں حافظ امام ابن تیمیہ کی مشہور زمانہ کتاب کا نام بمعہ ترجمہ بتائیں۔

ج : الصارم المسلمون علی شاتم الرسول۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام رسولؐ کی توہین کرنے والے پر شمشیر برہنہ۔

س : ”قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے“ بتائیے کس نے مرتب کی ہے۔

ج : فیاض اختر ملک

س : ۱۹۷۳ء کی قومی اسمبلی میں مرزا ناصر احمد کے ”بیان“ کے جواب میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے ایک بیان مرتب کیا جو اسمبلی میں پڑھ کر سنایا گیا اور کتابی شکل میں شائع کیا گیا، کیا آپ اس کا نام بتا سکتے ہیں؟

ج : ملت اسلامیہ کا موقف۔

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی ترتیب و تدوین میں کن کن حضرات کی یادداشتوں اور ڈائریوں و قلمی نسخوں سے استفادہ کیا گیا ہے؟

ج : مولانا تلج محمود اور ماسٹر تلج دین انصاری۔ (بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۱۰)

س : جھوٹے مدعیان نبوت و رسالت کے حالات زندگی پر مشتمل کتاب ”آئمہ تلبیس“ کس نے لکھی؟

ج : ابو القاسم مولانا محمد رفیق دلاوری۔

س : مجلس تحفظ ختم نبوت ننگنہ صاحب کے صدر محمد متین خالد نے مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے اہم شخصیات کے قادیانیت کے بارے میں تاثرات مرتب کر کے ایک اہم فریضہ انجام دیا ہے، کیا آپ کتاب کا نام بتا سکتے ہیں؟

ج : ”قادیانیت ہماری نظر میں“

س : حضرت پیر مر علی شاہ صاحب گولڑوی نے ”حیات مسیح“ کے اثبات میں جو رسالہ

تحریر کیا تھا، اس کا نام بتائیے؟

ج: شمس الہدایہ (بحوالہ تاریخ مجلسہ قادیانیت اول ص ۱۲۳)

س: بتائیے ہفت روزہ ختم نبوت کراچی انٹرنیشنل کا اجراء کب ہوا تھا؟

ج: ۲۹ مئی ۱۹۸۲ء کو (بحوالہ ہفت روزہ ختم نبوت جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۱)

س: بتائیے مولانا احمد رضا خاں بریلویؒ نے رد قادیانیت پر کچھ لکھا؟ چند ایک فتاویٰ کے نام تحریر کریں؟

ج: جی ہاں لکھا۔۔۔۔۔ نام یہ ہیں

(۱) المین ختم النیین۔

(۲) ختم نبوت۔

(۳) الجراز الدیانی علی مرتد القادیانی۔

س: قادیانیت کی تردید میں لکھی جانے والی کتابوں کے تعارف و تبصرہ پر مشتمل کتاب ”قادیانیت کے خلاف قلمی جہاد“ کس نے لکھی؟

ج: مولانا اللہ وسلیا صاحب نے۔ اس کتاب میں تقریباً ایک ہزار کتب کا تعارف درج ہے۔

س: بتائیے مرزا قادیانی کی کتب ”سرمہ چشم آریہ“ کا جواب پنڈت لکھ رام نے کس عنوان سے مرتب کر کے چھاپا؟

ج: نسخہ خط احمدیہ۔ (بحوالہ رئیس قادیان جلد اول ص ۱۲۱)

س: ”قادیانی کیوں مسلمان نہیں“ کس کی تصنیف ہے؟

ج: مولانا منظور احمد نعمانی۔

س: بتائیے کس اخبار نے ”ختم رسالت نمبر“ نکالا تھا؟

ج: روزنامہ امروز لاہور نے۔

س: بتائیے مندرجہ ذیل کتب کے مصنف کون ہیں؟

(الف) تحفہ قادیانیت (ب) اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ۔

ج: (الف) مولانا محمد یوسف لدھیانوی (ب) مولانا عبدالغنی پٹیلوی۔

س: ”نغمات ختم نبوت“ کے نام سے ختم نبوت اور رد مرزائیت پر نعتیہ نظمیں اور

طنزیہ شاعری کو کس نے اکٹھا کیا ہے؟

ج: محمد طاہر رزاق ایم اے۔

ج: آغا عبدالکریم شورش کاشمیری۔

ج : ہفت روزہ لولاک فیصل آباد۔۔۔ قادیانیت کا سیاسی تجزیہ۔

ج: مرزائیت اور اسلام

ج: قلمیابی مسئلہ تاہی ایک پمفلٹ لکھنے یر۔

ج: صوفی نذیر احمد فیصل آبادی۔

ج: (۱) عقائد مرزا (۲) علم کلام مرزا (۳) مراق مرزا (۴) نکات مرزا

ج: روزنامہ جنگ پبلشر نے شائع کی ہے اور مصنف سید محمد سلطان شاہ۔

ج : یہ ماہنامہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے صاحبزادے سید عطاء المحسن شاہ بخاری ملتان سے شائع کرتے ہیں۔

رد قلیانیت پر کام کرنے والی شخصیات

س : بتائیے مرزائیوں کی مذہبی کتابوں پر پابندی سب سے پہلے کس پاکستانی حکمران نے لگائی؟

ج : ملک امیر محمد خاں گورنر مغربی پاکستان (بحوالہ تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص ۳۸ از مولانا اللہ وسلیا)

س : مولانا اسلم قریشی سیالکوٹ کے مبلغ ختم نبوت تھے اور رد مرزائیت پر اپنے علاقے میں بہت کام کر رہے تھے کہ آپ کو مرزائیوں نے اغوا کر لیا۔ بتائیے کب؟

ج : ۱۷ فروری ۱۹۸۳ء

س : بتائیے کشمیر کمیٹی میں احمدیوں کے اصل کردار سے علامہ اقبالؒ نے قوم کو کن الفاظ میں آگاہ کیا؟

ج : ”بد قسمتی سے کمیٹی میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اپنے مذہبی فرقہ کے امیر کے سوا کسی دوسرے کا اتباع کرنا گناہ سمجھتے ہیں“ (بحوالہ اقبال اور قادیانی از نعیم آسی)

س : ”وحدت اسلامی کا تحفظ عقیدہ ختم نبوت سے ہی ممکن ہے“ بتائیے یہ خیالات کس عظیم شخصیت کے ہیں؟

ج : علامہ ڈاکٹر محمد اقبالؒ

س : بتائیے مولانا محمد علی جالندھری کا انتقال کب ہوا؟ اور آخری الفاظ کیا تھے؟

ج : ۲۱ / اپریل ۱۹۷۱ء آخری الفاظ تھے۔ ”اللہ ختم نبوت“۔

س : آئین پاکستان میں ”مسلمان“ کی جو تعریف بیان کی گئی ہے، یہ کس نے تیار کی ہے؟

ج : شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اکوڑہ خٹک والے۔

س : عالم اسلام کی نامور شخصیت شاہ فیصل کو ۲۵ مارچ ۱۹۷۵ء بروز منگل شہید کیا گیا جس پر پورا عالم اسلام خون کے آنسو رو رہا تھا مگر دو جگہوں پر جشن مسرت منایا گیا اور چراغیں کیا گید۔ بتائیے کہاں؟

ج : تل ابیب اور ربوہ (بحوالہ قلیانیت کا سیاسی تجزیہ اول ص ۳۹)

س : پاکستان کے پہلے وزیر اعظم خان لیاقت علی خان کو مسئلہ ختم نبوت کس نے سمجھایا کہ وہ مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے پر رضامند ہو گئے تھے۔

ج : قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ۔

س : کس عظیم روحانی شخصیت نے مرزا قادیانی کی موت سے ایک دن قبل یہ پیش گوئی کر دی تھی کہ مرزا قادیانی ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر جہنم واصل ہو جائے گا۔

ج : پیر جماعت علی شاہ (قادیانیت ہماری نظر میں صفحہ ۶۲)

س : مولانا عبدالستار نیازی کو تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے سلسلہ میں سزائے موت کا حکم سنایا گیا مگر بعد میں باعزت بری ہو گئے، رہائی پر پریس والوں نے آپ سے آپ کی عمر پوچھی تو آپ نے عجیب سا جواب دیا بھلا بتائیے تو؟

ج : فرمایا ”میری عمر وہ سات دن اور آٹھ راتیں ہیں جو تحفظ ناموس رسالت کی خاطر پھانسی کی کوٹھری میں گزاری ہیں کیونکہ یہی میری زندگی ہے، باقی سب شرمندگی ہے۔“

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۵۵۰)

س : مولانا عبدالستار نیازی کو تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں پھانسی کی سزا دی گئی تھی مگر مئی ۱۹۵۵ء میں باعزت طور پر بری کر دیا گیا۔ بتائیے آپ کو کس الزام میں پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی؟

ج : پھانسی کی سزا بغاوت کے جرم میں دی گئی تھی۔ (بحوالہ تحریک ختم نبوت ص ۵۵۰)

س : مشہور عاشق ناموس رسالت مولانا شمس الدین سائت ڈپٹی سپیکر بلوچستان اسمبلی کی شہادت اور دفن کے وقت ایک ہی طرح کا واقعہ پیش آیا۔ بتائیے کیا؟

ج : شہادت کے وقت ان کے خون سے خوشبو آ رہی تھی جن کے ہاتھوں کو لگ گیا ان کے ہاتھوں سے کئی دن خوشبو آتی رہی۔ دفن کے وقت آپ کی قبر پر عجیب و غریب مہک والے پھولوں کی برسات ہوتی رہی۔ (بحوالہ تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص ۱۵۶)

س : بتائیے کن کن مجاہدین ختم نبوت کو یہ فخر حاصل ہے کہ آخری دم تک تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کرتے رہے حتیٰ کہ ان کا جنازہ بھی تحفظ ختم نبوت کے دفتر سے اٹھایا گیا؟

ج : (۱) مولانا محمد علی جالندھری (۲) مولانا لال حسین اختر (۳) مولانا محمد شریف

بہاولپوری (۴) مولانا محمد شریف جالندھری (۵) مولانا محمد حنیف ندیم سہارنپوری

(بحوالہ تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص ۱۶۵)

س : سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے والد محترم اور والدہ محترمہ کا نام بتائیے؟

ج : والد کا نام سید ضیاء الدین احمد والدہ محترمہ سیدہ فاطمہ اندرانی۔
(بحوالہ ”تحریک کشمیر سے تحریک ختم نبوت تک“ ص ۲۱)

س : پیر مرعلی شاہؒ کب حج کے لئے تشریف لے گئے جہاں آپ کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے آپ کو جلد از جلد وطن واپسی کا حکم دیا تاکہ عنقریب ظاہر ہونے والے مرزا قادیانی کے فتنہ کا مقابلہ کر سکیں؟

ج : ۱۸۹۰ء (بحوالہ تاریخ محاسبہ قادیانیت اول ص ۱۲۱)

س : مولانا لال حسین اخترؒ نے کب قادیانیت کو ترک کر کے اسلام قبول کیا؟

ج : یکم جنوری ۱۹۳۲ء (بحوالہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۲ صفحہ ۵)

س : بتائیے کس مشہور عالم دین اور مجاہد ختم نبوت کو ”فاتح ربوہ“ کہا جاتا ہے؟

ج : مولانا اللہ وسلیا۔

س : بتائیے مولانا لال حسین اخترؒ کی ترک قادیانیت کی وجہ کیا تھی؟

ج : انہوں نے مرزا قادیانی کو خواب میں خنزیر کی شکل میں دیکھا تھا۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء سے کیا مراد ہے دو جملوں میں جواب دیجئے۔
ج : پاکستان میں مرزائیوں کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ کے خلاف مسلمانان پاکستان کی ایک تحریک جسے حکومت وقت کی ضد بازی اور طاقت سے دبانے کے عمل نے ایک خانہ جنگی کی شکل دے دی تھی۔

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں کل کتنے افراد شہید ہوئے؟ اور کتنے گرفتار؟
ج : تقریباً دس ہزار مسلمان شہید ہوئے اور ایک لاکھ گرفتار ہوئے۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول ص ۵۶)
س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کا فوری محرک کون سا واقعہ بنا تھا؟
ج : پاکستان کے پہلے مرزائی وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خاں کے یہ گستاخانہ اور مرتدانہ کلمات۔

”اگر مرزا قادیانی کے وجود کو درمیان سے نکال دیا جائے تو اسلام بھی باقی مذاہب کی طرح ایک خشک درخت کی مانند رہ جاتا ہے۔“ ۵۲-۵-۱۸ کو جہانگیر پارک کراچی میں کئے گئے خطاب سے اقتباس۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول ص ۲۵۳)
س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں مسلمانوں کے کئی مطالبات تھے بتائیے کیا؟
ج : (۱) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔
(۲) ظفر اللہ قادیانی خاں کو وزیر خارجہ کے عہدے سے ہٹایا جائے۔
(۳) قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔
(۴) ربوہ کی بقیہ اراضی پر مہاجرین کو آباد کیا جائے۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۱۷۹)
س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کا مرکز لاہور شہر تھا۔ کوئی جگہ؟
ج : مسجد وزیر خاں اندرون کشمیری بازار لاہور۔
س : بتائیے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کا آغاز کس تاریخ کو لاہور سے ہوا تھا؟
ج : ۲۷ فروری ۱۹۵۳ء۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۳۳۸)
س : لاہور میں تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی قیادت مولانا خلیل احمد قادری نے کی تھی۔

آپ کون تھے؟

ج : مسجد وزیر خاں لاہور کے خطیب ابوالحسنات محمد احمد قادری کے بیٹے جو ان دنوں طیبہ کالج میں زیر تعلیم تھے۔

س : تحریک ختم نبوت پر امن طور پر جاری تھی مگر ۲ مارچ کے بعد عوام بہت زیادہ مشتعل ہو گئے بتائیے ان کے فوری اشتعال کی وجہ کیا تھی؟

ج : (۱) ڈی ایس پی فردوس شاہ نے قرآن مجید کی بے حرمتی کی اور ٹھوکر مار کر ٹالی میں گرا دیا۔

(۲) چوک والنگراں لاہور میں ایک بچہ پولیس تشدد سے ہلاک ہو گیا۔

(۳) فوجی وردی میں ملبوس چند مرزائیوں نے گاڑی پر بیٹھ کر پر رونق بازاروں اور جلوسوں پر فائرنگ کر کے کئی افراد کو شہید و زخمی کر دیا۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۳۶۷)

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے وقت لاہور کے آفیسر کمانڈنگ ونگ کون تھے جن کے حکم سے فوج نے اپنے ہی عوام پر گولیاں برسائیں؟

ج : جنرل اعظم خان۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۳۶۹)

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کو کچلنے کے لئے ۲ مارچ ۱۹۵۳ء کو لاہور میں فوج کو طلب کیا گیا۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ فدائیان ناموس رسالت (مسلمان عوام) پر سب سے زیادہ ظلم و تشدد کب ہوا؟

ج : ۲، ۵ مارچ ۱۹۵۳ء۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۳۷۲)

س : بتائیے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے حق میں لاہور کے تمام سرکاری دفاتر حتیٰ کہ سیکرٹریٹ کے ملازموں نے بھی ہڑتال کر دی۔ بتائیے کب؟

ج : ۵ مارچ ۱۹۵۳ء۔

س : بتائیے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے سلسلے کا مارشل لاء لاہور میں کب لگا؟

ج : ۶ مارچ ۱۹۵۳ء ڈیڑھ بجے دوپہر۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۳۸۲)

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کو کچلنے کے سلسلے میں بہترین خدمات پر دو افراد کو پانچ

پانچ مربع زرعی اراضی بطور انعام دی گئی۔ ایک تو جنرل اعظم خان تھے، دوسرے کون تھے؟

ج : ملک خان بہادر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۳۸۵)

س : بتائیے مولانا بہاء الحق قاسمی اور مولانا خلیل احمد قادری کو کب گرفتار کیا گیا؟

ج : ۸ مارچ ۱۹۵۳ء۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۳۹۳)

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں کل کتنے مسلمان متاثر ہوئے؟

ج : تقریباً ۱۰ لاکھ۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۳۸۲)

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے سلسلے میں چار مسلمان مجاہدین کو سزائے موت دی گئی۔ ان کے نام تحریر کریں۔

ج : (۱) مولانا عبدالستار خان نیازی

(۲) سید ابوالحسنات خلیل احمد قادریؒ

(۳) مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ رسالہ

(۴) صوفی نذیر احمد فیصل آباد

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کو حکومت پنجاب نے کیا نام دیا تھا؟

ج : فسادات پنجاب۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۵۲۲)

س : ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے اسباب وجوہ اور نتائج وغیرہ معلوم کرنے کے لئے حکومت نے ایک دو رکنی کمیشن تشکیل دیا۔ کیا آپ اس کے ارکان کے نام بتا سکتے ہیں؟

ج : جسٹس منیر سربراہ کمیشن + جسٹس ایم۔ آر۔ کیانی ممبر کمیشن۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۵۲۲)

س : مذکورہ بالا تحقیقاتی کمیشن نے جو رپورٹ مرتب کی اس رپورٹ کو کس نام سے جانا جاتا ہے؟

ج : منیر انکوائری رپورٹ۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۵۳۵)

س : بتائیے منیر انگواڑی رپورٹ کب حکومت کو پیش کی گئی؟ نیز کمیشن بنانے کی تاریخ بھی بتائیے؟

ج : ۱۰/اپریل ۱۹۵۳ء کو رپورٹ پیش کی گئی جبکہ کمیشن ۱۹ جون ۱۹۵۳ء کو بنایا گیا تھا۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۵۳۲ - ۵۳۵)

س : لاہور کے علاوہ کم از کم چار شہروں کے نام بتائیے جہاں تحریک ختم نبوت زور شور سے جاری رہی۔

ج : (۱) گوجرانوالہ، (۲) سیالکوٹ، (۳) فیصل آباد، (۴) ملتان۔

(بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۳۹۹)

س : بتائیے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے وقت پنجاب کے گورنر اور وزیر اعلیٰ کون تھے؟

ج : (۱) گورنر پنجاب آئی آئی چندرگیر، (۲) وزیر اعلیٰ ممتاز محمد خان دولتانہ۔

س : بتائیے تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے وقت پاکستان کے گورنر جنرل اور وزیر اعظم کون تھے؟

ج : (۱) گورنر جنرل غلام محمد، (۲) وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین۔

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے وقت لاہور کے انسپکٹر جنرل آف پولیس کا نام بتائیے؟

ج : میاں انور علی (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۳۷۱ از مولانا اللہ وسایا)

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے وقت لاہور میں کتنی فوج طلب کی گئی تھی؟

ج : ۱۰ ہزار۔

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی بنیاد، مسلمانوں کا حکومت سے یہ مطالبہ تھا کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو۔ بتائیے مسلمان عوام نے پہلے پہل کب یہ مطالبہ کیا؟

ج : ۲ جون ۱۹۵۲ء کو (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۱۱۳)

س : مرزائیت کی تردید کے لئے آل مسلم پارٹیز پاکستان کا اجلاس پہلی بار کب بلایا گیا تھا؟

ج : ۱۸ تا ۱۹ جنوری ۱۹۵۳ء کو۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۱۱۵)

س : مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے قائدین نے خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان سے کب ملاقات کی؟

ج : ۱۳/ اگست ۱۹۵۲ء کو مگر وزیر اعظم نے مجلس زعماء کے مطالبات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ (بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۲۰۸)

س : سکندر مرزا تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دوران وفاقی حکومت کی سطح پر مسلمانوں کا سب سے بڑا مخالف و دشمن تھا۔ بتائیے یہ کس عہدے پر تھا؟

ج : وفاقی ڈیفنس سیکرٹری (بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۸۳۸)

س : بتائیے ملتان فائرنگ کیس سے کیا مراد ہے؟

ج : ۹ جولائی ۱۹۵۱ء کو ملک بھر میں یوم انتباہ منایا گیا کہ حکومت مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مطالبات تسلیم کرے ورنہ ایچی ٹیشن کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہے۔ اس سلسلہ میں ملتان میں ایک جلسہ عام ہوا جلسہ جلوس میں بدل گیا۔ تھانہ کے سامنے سے گزرتے ہوئے جلوس اور تھانہ کی پولیس کے درمیان تکرار ہو گئی۔ نوٹ گولی چلنے تک پہنچی اور ۶ مسلمان شہید ہو گئے۔ بعد میں عوام نے تھانہ پر حملہ کیا اور اسے آگ وغیرہ لگا دی۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۱۳۳)

س : ملتان فائرنگ کیس کی تحقیقات کے لئے حکومت نے کس جج کو متعین کیا؟

ج : لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ایم۔ آر۔ کیانی۔

س : ملتان فائرنگ کیس کے سلسلے میں احتجاجاً کس وزیر نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا تھا؟

ج : مسٹر علی حسین گردیزی۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۱۲۰)

س : بتائیے کیانی رپورٹ سے کیا مراد ہے؟

ج : ملتان فائرنگ کیس کے سلسلہ میں تحقیقات کے لئے حکومت نے لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس ایم آر کیانی پر مشتمل ایک رکنی کمیشن تشکیل دیا۔ جس نے ایک غلط اور جانبدارانہ رپورٹ لکھی تھی۔ اسے ”کیانی رپورٹ“ کہا جاتا ہے۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۲۱۹)

س : مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پہلے صدر کون تھے؟

ج : مولانا ابوالحسن علی دہلوی۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۱۸۴)

س : مجلس عمل کے تحت ہونے والا اجلاس جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے شرکت کی، کب منعقد ہوا؟

ج : ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء بروز اتوار۔ برکت علی محدث ہال لاہور میں۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۱۷۸)

س : بتائیے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے عہدیداران (صدر، نائب صدر، ناظم اعلیٰ) کون کون تھے؟

ج : صدر : مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری۔

نائب صدر : مولانا محمد طفیل جماعت اسلامی۔

ناظم اعلیٰ : مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی۔

(بحوالہ تحریک ۱۹۵۳ء ص ۱۸۴)

س : آل مسلم پارٹیز نے حکومت سے ظفر اللہ قادیانی کے اس کے عہدے سے معزولی کا مطالبہ کیا۔ بتائیے حکومت (خواجہ ناظم الدین) نے آل مسلم پارٹیز کو کیا جواب دیا تھا؟

ج : ”اگر ظفر اللہ خاں قادیانی کو وزارت خارجہ کے عہدے سے ہٹایا گیا تو امریکہ ہمیں گندم نہ دے گا۔“ (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۲۰۷)

س : اپنے مطالبات منوانے کے لئے مجلس عمل پاکستان نے کب راست اقدام کا فیصلہ کیا؟

ج : ۱۶ جنوری ۱۹۵۳ء کو بعد از نماز جمعہ ایک اجلاس حاجی مولا بخش سومرو کی کوٹھی پر منعقد ہوا۔ اس میں راست اقدام کا فیصلہ کیا گیا۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۲۳۲)

س : مجلس عمل آل مسلم پارٹیز نے خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کو کب الٹی میٹم دیا کہ یا تو مطالبات تسلیم کر لو یا راست اقدام کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔

ج : ۲۲ جنوری ۱۹۵۳ء۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۲۳۸)

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ خواجہ ناظم الدین کو الٹی میٹم کے سلسلے میں کتنی مہلت دی گئی تھی؟

ج : پیر صاحب سرسینہ شریفؒ نے ”ایک مہینے“ کا الٹی میٹم دیا تھا۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۲۴۹)

س : خواجہ ناظم الدین نے مجلس عمل آل مسلم پارٹیز کا یہ مطالبہ (الٹی میٹم) بھی ماننے سے انکار کر دیا۔ وجوہات کیا بیان کیں؟

ج : (۱) امریکہ گندم کی امداد روک لے گا۔

(۲) مسئلہ کشمیر کے حل کے سلسلے میں پاکستان کی حمایت نہ کرے گا۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۲۴۹)

س : مجلس عمل آل پاکستان مسلم پارٹیز کے الٹی میٹم کی سب سے زیادہ تشویش کس اخبار نے کی اور کیسے؟

ج : روزنامہ ”زمیندار“ لاہور نے ایک چوکھٹا بنا کر اس میں دن لکھنے شروع کر دیئے تھے کہ الٹی میٹم کے پورا ہونے میں اتنے دن باقی رہ گئے ہیں۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۲۵۰)

س : حکومت کے خلاف راست اقدام کرنے کے لئے رضاکاروں کی بھرتی کی گئی۔ بتائیے اس کے سربراہ کون مقرر ہوئے تھے؟

ج : صاحبزادہ فیض الحسن شاہ صاحب۔

س : سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے کب جلسہ عام میں اپنی ٹوپی اتار کر لوگوں کی طرف بڑھا دی کہ یہ لے جاؤ اور خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کے قدموں میں رکھ کر اس سے درخواست کرو کہ مسلمانوں کے مطالبات تسلیم کرے۔

ج : ۲۱ فروری ۱۹۵۳ء کو موچی دروازہ لاہور میں جلسہ عام تقریر کرتے ہوئے۔

س : الٹی میٹم کی مدت ختم ہونے پر جب آل مسلم پارٹیز مجلس عمل راست اقدام کی تیاری کر رہی تھی تو حکومت نے ساری قیادت کو گرفتار کرنے کا منصوبہ بنایا پہلی گرفتاری کب اور کہاں سے ہوئی؟

ج : ۲۶-۲۷ فروری ۱۹۵۳ء کی درمیانی شب دفتر ختم نبوت کراچی سے۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۲۸۸)

س : دفتر تحفظ ختم نبوت سے گرفتار ہونے والے آٹھ مسلمان علمائے کرام کے نام لکھیں۔

ج : (۱) مولانا ابوالحسن محمد احمد قلاویؒ (۲) سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ (۳) مولانا لال

حسین اختر، (۴) صاحبزادہ فیض الحسن شاہ صاحب، (۵) جناب عبدالرحیم جوہر صاحب،
(۶) جناب نیازی لدھیانوی صاحب، (۷) ماسٹر تاج الدین انصاری صاحب، (۸) جناب
اسد نواز صاحب۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۲۸۹)

س: ان آٹھ بزرگوں میں سے کونسی شخصیت پہلی بار جیل گئی تھی؟

ج: ابوالحسنات مولانا محمد احمد قادری خطیب جامع مسجد وزیر خاں لاہور۔

س: بتائیے ان گرفتار شدگان کو کس جیل میں رکھا گیا؟

ج: کراچی، سکھر اور حیدر آباد کی جیلوں میں تقسیم کر دیا گیا تھا۔

س: حیدر آباد جیل کے قیدی علماء نے جیل میں سندھ کے کس مشہور زمانہ ڈاکو کو

اسلام کی تبلیغ کی اور اسے مسلمان کر دیا؟

ج: بھوپت ڈاکو۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۳۰۲)

س: بتائیے مختلف جیلوں میں مسلمان علماء کرام کو کس کلاس میں رکھا گیا؟

ج: سی کلاس۔

س: اسیران ختم نبوت (مرکزی رہنما) کتنے دنوں تک جیل میں رہے؟

ج: تقریباً ایک ماہ۔

س: مرزا محمود خلیفہ ربوہ و قادیان نے اپنے چیلوں سے ایک اعلان عام کروایا کہ

”بعض قادیانی مبلغوں کے خون کا بدلہ لیا جائے گا۔“ بتائیے یہ اعلان کب کیا گیا؟

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۲۲۷)

ج: جولائی ۱۹۵۲ء

س: ”منیر انکوائری رپورٹ“ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بارے میں تحقیقاتی کمیشن کا

مرتب کردہ سرکاری ”قرطاس ابیض“ ہے۔ بتائیے اس رپورٹ کے بارے میں جمہور

عوام کا کیا خیال ہے؟ یہ منصفانہ ہے یا جانبدارانہ؟

ج: یہ رپورٹ منصفانہ نہیں بلکہ ایک جانبدارانہ اور متعصبانہ رپورٹ ہے جس کے

ذریعے جسٹس منیر نے ملک، مذہب اور عدل تینوں کو رسوا کر دیا ہے۔ یہ رپورٹ

تضادات کا مجموعہ ہے۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۵۳۵)

س: جسٹس منیر کے بارے میں لوگوں کی کیا رائے تھی۔

ج : ”جسٹس منیر ایک بد فطرت، بد عمل، بزدل اور کمینہ انسان تھا اس بات کے واضح شواہد موجود ہیں کہ وہ شراب و کباب کا رسیا تھا اور مرزائی اسے یہ لوازمات فراوانی سے مہیا کرتے تھے۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۵۳۵)

س : منیر انکوائری رپورٹ کے سلسلہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے جو بیان داخل کیا۔ اس کی رو سے تحریک شروع ہونے اور قتل و غارت گری کے کیا اسباب تھے؟

ج : (۱) قادیانیوں کا اشتعال انگیز طرز عمل۔

(۲) قادیانیوں کے ساتھ حکومت پنجاب اور حکومت پاکستان کا یکطرفہ ترجیحی سلوک۔

(۳) حکومت کی لاپرواہی اور مسائل حل کرنے میں ناکامی۔

(۴) حکومت کے اشتعال انگیز اقدامات۔

(۵) قادیانیوں کے منظم گروہوں اور افراد کی امن شکن حرکات۔

(۶) اینٹی سوشل عناصر کی ہنگامہ آرائی۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۵۵۷ تا ۶۰۴)

س : منیر انکوائری رپورٹ پر مختلف علماء اور مبصرین کی طرف سے کتابیں لکھی گئیں۔ کسی ایک کتاب کا نام بمعہ مصنف کے بتائیے؟

ج : منیر انکوائری رپورٹ پر تبصرہ از نعیم صدیقی۔

س : جسٹس منیر نے عدالت میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کو زچ کرنے کے لئے کہا کہ نبی ہونے کے لئے کیا شرائط ہیں تو شاہ صاحب نے کیا جواب دیا؟

ج : آپ نے فرمایا ”کم از کم شریف انسان تو ہو“

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۵۳۸)

س : سید مظفر علی سٹشی شیعہ رہنما تھے جو تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں شامل تھے جسٹس منیر نے شیعہ سنی تفرقے کو ہوا دینے کے لئے ان سے سوال کیا کہ ”اگر پاکستان میں صدیق اکبرؑ کا قانون نافذ ہو جائے تو تمہاری کیا پوزیشن ہوگی؟ سٹشی صاحب نے کیا جواب دیا؟

ج : ”میری وہی پوزیشن ہوگی جو صدیق اکبرؑ کے دور خلاف میں حضرت علی المرتضیٰؑ کی تھی“

(تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۵۳۸)

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دوران حکومت نے اتنا خوف و ہراس پھیلا رکھا تھا کہ لاہور میں تحریک کے قائدین کو اپنے گھر میں رہائش دینے کو کوئی شخص تیار نہ تھا ادھر منیر انکوائری کمیشن میں بیان داخل کرنے کے لئے قائدین کا لاہور میں قیام ضروری تھا، ان حالات میں کس شخصیات نے قائدین تحریک کو اپنا مکان عنایت فرمایا؟

ج : جناب حکیم عبدالجید احمد سیفی خلیفہ مجاز خانقاہ سراجیہ - ۷ - بیڈن روڈ لاہور۔

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء پر مکمل مبسوط اور مرحلہ وار تاریخی کتاب کس نے اور کب لکھی؟

ج : مولانا اللہ وسایا نے اکتوبر ۱۹۹۱ء میں ”تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء“ کے نام سے۔

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء عملی طور پر کس تاریخ سے کس تاریخ تک جاری رہی؟

ج : ۲۷ فروری تا ۱۰ مارچ ۱۹۵۳ء

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء میں چار مسلمان زعماء کو پھانسی کی سزا دی گئی۔ بتائیے کتنے افراد کو پھانسی دی گئی؟

ج : ایک کو بھی نہیں... بعد میں سروردی حکومت نے یہ سزا معاف کر دی تھی۔

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء سے مسلمانوں نے صرف ایک مقصد حاصل کیا اور وہ تھا سرظفر اللہ خاں قادیانی کی وزارت خارجہ سے علیحدگی۔ بتائیے حکومت نے کب اسے وزیر خارجہ کے عہدے سے ہٹایا؟

ج : حکومت نے اسے نہیں ہٹایا اس نے خود ہی اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے وقت مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر کون تھے؟

ج : اس وقت تک مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام نہیں ہوا تھا۔

س : مجلس تحفظ ختم نبوت کا اس وقت ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت) نام مجلس احرار اسلام تھا۔ بتائیے اس کا موجودہ نام کب رکھا گیا؟

ج : ۲۱ / اپریل ۱۹۵۳ء (نقوش جاوداں ص ۱۷۶)

س : ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے شہدا کی یاد میں یوم شہدائے ختم نبوت کب منایا گیا؟

ج : ۴ مارچ ۱۹۵۳ء کو۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول ص ۵۴)

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء

ج : ۲۲ جنوری ۱۹۷۳ء (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول ص ۱۷۱)
س : آزاد کشمیر اسمبلی میں مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے قرار داد کس نے
اور کب منظور کی؟

ج : میجر رٹائرڈ محمد ایوب نے ۲۹/اپریل ۱۹۷۳ء کو۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول ص ۸۶۵)
س : آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے جو قرار داد
پاس کی تھی، اس کی توثیق آزاد کشمیر کے کس صدر نے کی اور کب کی؟

ج : سردار عبدالقیوم خاں ۲۵ مئی ۱۹۷۳ء۔

س : پاکستان میں مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرار داد سب سے پہلے صوبہ
سرحد کی اسمبلی نے منظور کی، بتائیے کب؟

ج : ۲۹ جون ۱۹۷۴ء (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول ص ۳۲۱)

س : سانحہ ربوہ سے کیا مراد ہے؟

ج : نشتر میڈیکل کلج ملتان کے تقریباً ڈیڑھ سو طالب علم مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۷۴ء کو
ارباب عالم صدر کلج یونین کی قیادت میں ایک تفریحی دورہ پر سوات اور مری وغیرہ
گئے جب گاڑی ربوہ ریلوے اسٹیشن پر رکی تو ایک مرزائی نے طالب علموں میں مرزائی
اخبار ”الفضل“ ربوہ کے پرچے تقسیم کرنے شروع کر دیئے اور ساتھ ہی مرزائیت کی
تبلیغ شروع کر دی، اس پر غیرت مند مسلمان طالب علموں نے مرزائیت مردہ باد اور ختم
نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے، مرزائی آٹا ”فلتا“ اکٹھے ہو گئے مگر ارباب عالم نے
صورت حال کو سنبھال لیا اور طالب علموں کو خاموش کرا کے گاڑی میں سوار کرا دیا۔۔۔
ایک ہفتہ بعد جب یہ طالب علم تفریحی دورہ سے واپس آئے تو مرزائیوں نے ایک
سوچی سمجھی سازش کے تحت ربوہ ریلوے اسٹیشن پر طلباء پر تشدد شروع کر دیا اور انہیں
بری طرح زخمی کیا جب اس واقعہ کی اطلاع ہر طرف پھیل گئی تو پورے پاکستان میں
قادیانیت کے خلاف ایک منظم تحریک شروع ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں بالآخر قادیانی
قانون ”غیر مسلم اقلیت قرار دے دیئے گئے۔“

(ماخوذ از تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول باب دوم)

س : سانحہ ربوہ کب رونما ہوا؟

ج : ۲۹ مئی ۱۹۷۳ء دس بجے صبح۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء جلد اول ص ۹۱)

س : بتائیے صمدانی ٹریبونل سے کیا مراد ہے؟

ج : سانحہ ربوہ کی تحقیقات کے لئے وزیر اعلیٰ پنجاب حنیف رامے نے لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج مسٹر کے ایم اے صمدانی پر مشتمل ایک رکنی تحقیقاتی ٹریبونل قائم کیا، اسے صمدانی ٹریبونل کہتے ہیں۔ (ایضاً)

س : قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی میں بل کب پیش ہوا؟

ج : ۳۰ جون ۱۹۷۳ء۔ (تحریک ختم نبوت جلد دوم ص ۱۰)

س : قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد کس نے پیش کی اور اس پر کتنے ارکان قومی اسمبلی کے دستخط ثبت تھے؟

ج : مولانا مفتی محمود مرحوم نے بائیس ارکان قومی اسمبلی کے تائیدی دستخطوں سے۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء جلد دوم ص ۱۰)

س : سرکاری پنچوں سے قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بل کس نے پیش کیا؟

ج : وفاقی وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء جلد دوم ص ۶)

س : جب قومی اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا بل پیش ہوا تو اسمبلی کے اسپیکر کون تھے؟

ج : صاحبزادہ فاروق علی خان۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء جلد دوم ص ۶)

س : اس وقت کے وزیر اعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانی مسئلہ پر غور کرنے کے لئے قومی اسمبلی کے کتنے افراد کی کمیٹی تشکیل دی تھی؟

ج : پوری اسمبلی کو کمیٹی قرار دیا گیا۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء جلد دوم ص ۶)

س : قادیانیوں کے لاہوری اور ربوائی گروپ نے اپنے اپنے محضر نامے (موقف) قومی

اسمبلی میں پیش کئے، ان کے جواب میں مسلمانوں نے جو محضر نامہ پیش کیا، اس کا کیا

نام رکھا گیا؟

ج: ”ملت اسلامیہ کا موقف“

س: ”ملت اسلامیہ کا موقف“ کو ترتیب کرنے میں مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے ساتھ اور کون کون سے علما امت نے دن رات کام کیا؟

ج: (۱) مولانا محمد شریف جالندھریؒ (۲) مولانا محمد حیاتؒ (۳) مولانا تاج محمودؒ (۴) مولانا عبدالرحیم اشعرؒ (۵) مولانا محمد تقی عثمانیؒ (۶) مولانا سمیع الحق اکوڑہ خٹکؒ (۷) حضرت سید انور حسین نفیس رقم

(تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء جلد دوم ص ۶)

س: لاہوری گروہ کے مرزائیوں کے محضر نامہ کا جواب کس نے الگ سے تحریر کیا اور قومی اسمبلی میں پیش کیا؟

ج: مولانا غلام غوث ہزاروی۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء جلد دوم ص ۷)

س: قادیانیوں کے خلیفہ مرزا ناصر پر قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے کتنے دنوں تک زبانی جرح کی؟

ج: گیارہ دنوں تک۔ ۵ سے ۱۱/ اگست تک اور ۲۰ سے ۲۱/ اگست ۱۹۷۲ء تک

(تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء جلد دوم ص ۷)

س: مرزائیوں کے لاہوری گروہ پر کتنے روز جرح ہوئی اور مرزائیوں کی طرف سے کون پیش ہوئے؟

ج: دو روز ۲۷-۲۸/ اگست ۱۹۷۲ء کو صدر الدین، عبدالمنان عمر اور مسعود بیگ پیش ہوئے۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء جلد دوم ص ۷)

س: حکومت پاکستان کی طرف سے اٹارنی جنرل آف پاکستان کی حیثیت سے کون پیش ہوئے؟

ج: جناب یحییٰ بختیار صاحب۔

س: تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء کے وقت مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر کون تھے؟

ج: مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

س: قومی اسمبلی میں جرح کے دوران مرزائی خلیفہ ناصر احمد نے بار بار جھوٹ بولے اور حقائق کو مسخ کرنے کی کوشش کی۔ اس کی کوئی ایک مثال تحریر کریں۔

ج : روزنامہ الفضل ربوہ اور روزنامہ البدر قادیان، قادیانیوں کے ترجمان اخبارات ہیں مگر جب اٹارنی جنرل نے جرح کے دوران مرزا ناصر احمد کو ان اخبارات کے حوالے پیش کئے تو مرزا ناصر کہنے لگے ”یہ اخبار ہمارے نہیں۔“

(قومی اسمبلی کی کارروائی ماخوذ از تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء جلد دوم ص ۲۸-۲۹)

س : ربوہ کے سانحہ کے بعد چلنے والی تحریک میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اہم مطالبات کیا تھے؟

ج : (۱) سانحہ ربوہ کے اصل مجرم مرزا ناصر احمد کو گرفتار کر کے اس کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے۔

(۲) قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

(۳) ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء جلد سوم ص ۵۳)

س : بتائیے ”صمدانی رپورٹ“ کب وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کی گئی؟

ج : ۱۱۲ صفحات پر مشتمل یہ رپورٹ ۲۰/ اگست ۱۹۷۲ء کو وزیر اعلیٰ پنجاب کو پیش کی گئی۔

(تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء جلد سوم ص ۶۹۰)

س : اپنے مطالبات کے حق میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام بادشاہی مسجد لاہور میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی جس میں پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء نے شرکت کی۔ بتائیے یہ کانفرنس کب ہوئی؟

ج : یکم ستمبر ۱۹۷۲ء کو۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء جلد سوم ص ۶۹۹)

س : پاکستان کی قومی اسمبلی نے کب متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا؟

ج : ۷ ستمبر ۱۹۷۲ء۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء جلد سوم ص ۷۳۲)

س : پاکستان کے قانون میں ترمیم کر کے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا، یہ آئین پاکستان ۱۹۷۳ء میں کتنی دیں ترمیم تھی؟

ج : دوسری ترمیم۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء جلد سوم ص ۷۳۶)

س : قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے لئے آئین پاکستان ۱۹۷۳ء کو کن کن شقوں میں ترمیم کی گئی؟

ج : ۱۰۶/۳ اور ۲۶۰/۲ میں۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء جلد سوم ص ۷۳۶)

- س : پاکستان کے کس آئین میں پہلی دفعہ مسلمان کی تعریف شامل کی گئی؟
ج : آئین پاکستان ۱۹۷۳ء میں۔
- س : جس دن (۷ ستمبر ۱۹۷۳ء کو) قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اس دن پاکستانی مسلمانوں کے اس فیصلہ کی تائید ربانی کس طرح ہوئی؟
ج : دوپہر تک موسم شدید گرم تھا لیکن جوہی قومی اسمبلی نے فیصلہ سنایا، آنا "فانا" بادل آئے اور موسلا دھار بارش شروع ہو گئی جو شام تک جاری رہی۔
(تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء جلد سوم ص ۷۴۱)
- س : قادیانی مسئلہ پر غور و خوض کے لئے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے کل کتنے اجلاس ہوئے؟
ج : ۲۸ اجلاس ہوئے۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء جلد سوم ص ۷۴۱)
- س : قادیانی مسئلہ پر قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے کتنے گھنٹے تک بحث کی؟
ج : ۹۶ گھنٹے تک۔
- س : مطالبات منوانے کے لئے مسلمانان پاکستان نے کب ملک گیر ہڑتال کی؟
ج : ۱۴ جون ۱۹۷۳ء کو
- س : ۷ ستمبر ۱۹۷۳ء کو قومی اسمبلی نے کتنے بجے فیصلہ دیا کہ قادیانی غیر مسلم ہیں؟
ج : شام پانچ بج کر پانچ منٹ پر۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء جلد سوم ص ۷۴۶)
- س : ۱۹۷۳ء میں جب قادیانیوں کو کافر قرار دینے کے لئے قومی اسمبلی میں قرار داد پیش ہوئی تو اس کی مخالفت میں کتنے ووٹ آئے؟
ج : کوئی بھی نہیں۔ (اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے ص ۲۷۷)
- س : پاکستان کے کس وزیر اعظم کے دور حکومت میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور اس وقت پاکستان کے صدر کون تھے؟
ج : وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو..... صدر چوہدری فضل الہی۔
- س : تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء جس کے نتیجہ میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا، کل کتنے دن جاری رہی؟
ج : ۱۰۲ دن (تین ماہ ۱۴ دن)
- س : ۲۹ مئی ۱۹۷۳ء کو قادیانیوں نے ربوہ ریلوے اسٹیشن پر کتنے مسلمان طلباء پر تشدد کیا جس کے نتیجہ میں تحریک ختم نبوت چلی؟

ج : ۱۶ مسلمان طلباء پر۔

س : ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے قائدین میں سے کوئی سے تین کے نام تحریر کریں؟

ج : مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانیؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا تاج محمود۔

س : ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو جب قادیانیت و مرزائیت ذلیل و خوار ہو کر غیر مسلم اقلیت قرار پائی۔ اس کی عمر کتنی تھی؟

ج : ۸۵ برس ۵ ماہ ۱۵ دن (۲۳ مارچ ۱۹۲۸ء تا ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء)

س : تحفظ ختم نبوت اور انسداد قادیانیت کے لئے پاکستان میں آج تک کتنی تحریکیں چلی ہیں؟

ج : تین۔ ۱۹۵۳ء، ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء۔

س : تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کا فاتح جرنیل کسے کہا جاتا ہے؟

ج : حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کو۔

غازیان و شہیدان ختم نبوت اور مدعیان نبوت کا ذبح

س : حضورؐ سے محبت کرنا تقاضائے ایمان ہے، کیا آپ عربی میں وہ حدیث لکھ سکتے ہیں جس میں یہ تقاضا بیان ہوا ہے؟

ج : جی ہاں! سرکارِ ذی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ
لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولده ووالده و الناس اجمعین۔

(ترجمہ) تم میں سے کوئی ایمان والا نہیں ہو سکتا حتیٰ کہ وہ اپنے ماں باپ، اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرے (بخاری)

س : مندرجہ ذیل شعر اوپر ذکر کی گئی حدیث مبارکہ کا شعری ترجمہ ہے اور ایمان والوں کا نعرہ بھی۔

محمدؐ ہے متاعِ عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، مل اور اولاد سے پیارا
بتائیے یہ شعر کس کا ہے؟

ج : حفیظ جالندھری۔

س : بتائیے یہ شعر کس شاعر کے عاشقانہ جذبات کا اظہار ہے؟

ج : سید امین گیلانی
اک یوں بھی عبادت ہوتی ہے ہم یوں بھی عبادت کرتے ہیں
ناموس رسولؐ اکرم کی جاں دے کے حفاظت کرتے ہیں

س : ۶/ اپریل کو علم الدین نامی ایک نوجوان نے لاہور کے ایک ہندو پبلشر راج پال کو چھری سے پے در پے وار کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ بتائیے کیوں؟
ج : راج پال نے توہین رسالت پر مبنی ایک کتاب ”رنگیلا رسول“ کے نام سے شائع کی تھی۔

س : راج پال کو قتل کرنا ایک مشکل مسئلہ تھا کیونکہ ہندو بھی راج پال کے ساتھ تھے اور انگریز حکومت بھی راج پال کا ساتھ دے رہی تھی اور دو مسلمان پہلے بھی راج پال پر ناکام قاتلانہ حملے کر چکے تھے۔ آپ ان مسلمان مجاہدین کے نام بتادیں؟

ج : (۱) غازی خدا بخش نے ۲۴ ستمبر ۱۹۲۷ء کو حملہ کیا اور ناکام رہا۔

(۲) غازی عبدالعزیز نے ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۷ء کو حملہ کیا اور ناکام رہا۔

(بحوالہ داغِ ندامت ص ۲۲ - ۲۳)

س : بتائیے راج پال پر حملہ کرنے والے مسلمان مجاہدین کو انگریزی حکومت نے کیا سزا دی؟

ج : (۱) غازی خدا بخش سات سال قید سخت + تین ماہ قید تنہائی، بوقت رہائی ۵ ہزار روپے کی تین ضمانتیں جمع کروانے کا حکم سنایا۔

(۲) غازی عبدالعزیز سات سال قید سخت + تین ماہ قید تنہائی بوقت رہائی ۵ ہزار روپے کی تین ضمانتیں جمع کروانے کا حکم سنایا۔

(۳) غازی علم الدین شہید۔ پھانسی کی سزا دی گئی (سزائے موت)

(بحوالہ داغِ ندامت)

س : غازی علم الدین شہید کی تاریخ پیدائش بتائیں۔

ج : ۴ دسمبر ۱۹۰۸ء بروز جمعرات (بحوالہ غازی علم الدین شہید از رائے کمال صفحہ ۸۹)

س : غازی علم الدین شہید کے دوست عبدالرشید کو اور خود علم الدین کو خواب میں ایک بزرگ ملے اور کہا کہ ”دشمن نے شان رسالت میں گستاخی کی ہے اور تم ابھی تک سو رہے ہو“ دونوں شاتم رسالت کو قتل کرنے پر تیار تھے۔ بتائیے یہ فیصلہ کس طرح ہوا کہ علم الدین ہی کام کرے گا؟

ج : تین دفعہ دونوں کے ناموں کی قرعہ اندازی کی گئی اور ہر دفعہ علم الدین کا نام ہی آیا۔

س : غازی عبدالعزیز نے اپنی دانست میں راج پال پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا تھا مگر وہ راج پال کا ایک دوست تھا۔ بھلا کون؟

ج : سوامی سیتانند

س : غازی علم الدین کو موت کی سزا سنائی گئی۔ بتائیے کب؟

ج : ۲۲ مئی ۱۹۲۹ء

س : بتائیے ہائی کورٹ نے اس سزا کی توثیق کب کی اور سزا پر عملدرآمد کب کیا گیا؟

ج : توثیق ۱۷ جولائی ۱۹۲۹ء - ۳۱ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو پھانسی دے دی گئی؟

(بحوالہ غازی علم الدین شہید صفحہ ۱۵۱)

س : نقص امن کے خطرہ کے پیش نظر انگریز حکومت نے غازی علم الدین شہید کو میانوالی جیل میں پھانسی دی اور وہیں جیل کے احاطے میں دفن کر دیا۔ بتائیے مسلمانوں

کے مسلسل اور پرزور مطالبے پر کب آپ کی لاش مسلمانوں کے حوالے کی گئی؟
ج : ۱۲ نومبر ۱۹۳۹ء کو۔

(بحوالہ غازی علم الدین شہید اترائے کمال صفحہ ۱۶۹)

س : غازی علم الدین شہید کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے ان کے والد طالع مند نے علامہ اقبالؒ کا نام تجویز کیا تھا، بتائیے علامہ اقبال نے کس کا نام تجویز کیا تھا؟

ج : مولانا شمس الدین خطیب جامع مسجد وزیر خاں (بحوالہ غازی علم الدین شہید اترائے کمال صفحہ ۱۷۵)

س : غازی علم الدین شہید کی قبر میانی صاحب قبرستان میں ہے۔ بتائیے یہ قبرستان کہاں ہے میانوالی میں یا لاہور۔

ج : لاہور میں۔

س : غازی عبدالقیوم شہید نے ایک ہندو نتھو رام کو احاطہ عدالت میں خنجر سے جہنم واصل کیا تھا جس کے بدلے میں خود انگریزی حکومت سے موت کی سزا پا کر زندہ جاوید ہو گئے بتائیے نتھو رام نے کیا کیا تھا؟

ج : نتھو رام نے ایک کتاب ”ہسٹری آف اسلام“ لکھی تھی جس میں شان رسالت میں گستاخی کی گئی تھی۔ (History of Islam)

س : بتائیے غازی عبدالقیوم شہید نے نتھو رام کو کب جہنم واصل کیا؟

ج : مارچ ۱۹۳۴ء (”تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کی سزا“ صفحہ ۶۲۳)

س : غازی محمد صدیق شہید نے پالا مل زرگر کو موت کے گھاٹ اتارا، انگریز حکومت نے اسے کب سزائے موت دی؟

ج : ۶ مارچ ۱۹۳۵ء کو

س : غازی عبداللہ شہید موضع پٹی ضلع قصور کے رہنے والے تھے، بتائیے انہوں نے کس جگہ اور کس گستاخ رسولؐ کو حوالہ موت کیا؟

ج : چلچل سنگھ نامی ایک شاتم رسولؐ کو جنڈیالہ شیر خان ضلع شیخوپورہ کے مقام پر ۱۹۳۲ء میں۔

(بحوالہ تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسولؐ کی سزا ص ۶۸۲ از ایچ ساجد اعوان)

س : بتائیے سوامی دیانند سرسوتی کے چیلے سوامی شردھانند کو کس مسلمان مجاہد نے دہلی میں قتل کیا؟

ج : غازی عبدالرشید شہید نے۔

س : جب غازی علم الدین شہید نے مشہور ہندو پبلشر راج پال کو فانی جنم کیا تو قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا محمود نے کیا بیان دیا؟

ج : مرزا محمود نے کہا ”وہ نبی بھی کیا نبی ہے جس کی عزت بچانے کے لئے خون سے ہاتھ رنگنے پڑیں وہ لوگ جو قانون کو ہاتھ میں لیتے ہیں وہ مجرم ہیں اور اپنی قوم کے دشمن ہیں۔“

(بحوالہ الفضل قادیان ۱۵/اپریل ۱۹۳۹ء)

س : ”اگر راج پال ہائی کورٹ سے بری ہونے کے بعد معذرت شائع نہ کرتا تو میں اسے اپنے ہاتھوں سے قتل کر دیتا“
بتائیے یہ الفاظ کس نے کہے؟

ج : مولانا محمد علی جوہر نے ۱۲/اگست ۱۹۳۷ء کو ”ہندوستان ٹائمز“ کے نمائندہ سے گفتگو کرتے ہوئے۔

س : ہندوؤں کی تحریکوں آریہ سماج، شدھی اور سنگٹن کے احیا کا اصل مقصد کیا تھا؟
ج : ”ہندوستان میں موجود تمام غیر ہندوؤں (مسلمانوں) کو دوبارہ ہندو بنایا جانا اور ان کے دلوں سے اسلام اور بانی اسلام کی محبت ختم کی جائے۔“ (بحوالہ غازی علم الدین شہید از رائے محمد کمال)

س : ”سیتارتھ پرکاش“ نامی رسوائے زمانہ کتاب کے مصنف کا نام بتائیے۔“

ج : سوامی دیانند سرسوتی۔ (بحوالہ رائے محمد کمال کی تصنیف غازی میاں محمد شہید ص ۲۲)

س : سوامی شردھاند کو مسلمانوں کے خلاف شرانگیز لٹریچر شائع کرنے کی پاداش میں غازی عبدالرشید شہید نے حوالہ موت کیا۔ کیا آپ سوامی شردھاند کا اصل بیام بتا سکتے ہیں؟

ج : منشی رام المعروف سوامی شردھاند۔

س : مسلمانوں کے خلاف ہندی تحریکوں کا آغاز کرنے والے متعصب ہندوؤں میں سے چند ایک کے نام تحریر کریں۔

ج : (۱) مول شکر: سوامی دیانند سرسوتی کی نام سے مشہور تھا، آریہ سماج کی بنیاد اسی نے رکھی، نہایت متعصب ہندو تھا۔

(۳) ہل گنگا دھر تلک : اس نے گائے کی حفاظت کی انجمنیں قائم کیں اور مسلمانوں کو گاؤ کشی سے روکنے کے لئے ”اخارش“ اور ”لاٹھی کلب“ وغیرہ قائم کئے۔

(۳) سوامی شرودھانند : اس نے ایک ناول ”سنگٹن کا بگل“ لکھا اس ناول میں مسلمانوں کو جبر و تشدد کے ذریعے ہندو بنانے پر زور دیا گیا ہے۔

(۴) ڈاکٹر مونجے : اس نے ۱۹۳۲ء میں ”سنگٹن“ تحریک کی بنیاد رکھی، قیام پاکستان کے وقت اس تحریک کے تربیت یافتہ افراد نے سب سے زیادہ قتل و غارت گری کی۔

س : بیسویں صدی کے پہلے ربع میں ہندوؤں نے ایک سوچی سمجھی سکیم و سازش کے تحت مسلمانوں کی دل آزادی کے لئے توہین اسلام و توہین رسالت پر مبنی لٹریچر کثرت سے شائع کیا۔ اس دوران لکھی گئی مکروہ کتابوں میں سے چند ایک کے نام تحریر کریں۔

ج : (۱) سیتار تھ پرکاش باب نمبر ۱۳، ۱۴ مصنف سوامی دیانند سرسوتی۔

(۲) انند ناتھ از بنکم چندر چیٹرجی۔

(۳) بلیدان چتراولی از راج پال

(۴) چودھویں صدی کا چاند از راج پال

(۵) سنوری آف محمد از ایڈتھ ہینڈ

(۶) دیدار رسول از بھائی تارا چند بھمبر

(۷) رنگیلا رسول از پروفیسر چمپا پتی لال ایم اے۔

”بحوالہ غازی علم الدین شہید از رائے محمد کمال ص ۳۶، ۳۵، ۳۴“

س : مسلمانوں کی دلازاری کی خاطر طبع و شائع ہونے والے چند رسائل کے نام تحریر کریں۔

ج : (۱) تہذیب الاسلام۔

(۲) آریہ پتر بریلی

(۳) آریہ مسافر جالندھر

(۴) آریہ مسافر میگزین

(۵) ملیکھش توڑ

(۶) جڑپٹ۔

(بحوالہ غازی علم الدین شہید از رائے محمد کمال ص ۳۶)

س : ہندوؤں کی نفرت انگیز اور دلازار کتابوں کے جواب میں مسلمانوں نے کتابیں لکھیں

چند ایک نام بمعہ مسلمان مصنفین کے تحریر کریں۔

ج : (۱) حق پر کاش بجواب سیتارتھ پر کاش..... از مولانا ثناء اللہ امرتسری۔

(۲) اخلق حق از مولانا ثناء اللہ امرتسری۔

(۳) سوای دیانند کا علم و عقل از مولانا ثناء اللہ امرتسری۔

(۴) حدوث دید از مولانا ثناء اللہ امرتسری۔

(۵) الہام القرآن العظیم از مولانا ثناء اللہ امرتسری۔

(۶) بحث تلخ از مولانا ثناء اللہ امرتسری۔

(بحوالہ غازی علم الدین شہید از رائے محمد کمال ص ۳۶)

س : کس نفرت انگیز کتاب میں ہندو مصنف نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرضی تصویر شائع کی؟

ج : ”محمد کی کہانی“ Story of Muhammad میں۔

س : کیا آپ ”رنگیلا رسول“ کے مصنف کا نام جانتے ہیں۔

ج : اس کتاب کے مصنف نے اپنا نام تحریر نہیں کیا، مندرجہ ذیل ناموں کے بارے میں خیال ہے کہ ان میں سے کوئی ایک رنگیلا رسول کا مصنف تھا۔

(۱) مہاشہ کرشن، مالک و مدیر اخبار پر تاب (۲) پروفیسر چمپا پتی لال ایم۔ اے (۳) مہاشہ راجپال، (۴) چٹا منی۔

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ راجپال ملعون کون تھا؟

ج : راجپال ایک پبلشر و کتب فروش تھا، اس کی دوکان پر زیادہ تر آریہ سماجیوں کی کتب فروخت ہوتی تھی، اس کی دوکان انارکلی بازار (لاہور) میں ہسپتال روڈ پر پان گلی کے قریب واقع تھی، یہ مصنف بھی تھا اور پبلشر بھی۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ ”رنگیلا رسول“ نامی کتاب اس نے خود لکھی تھی۔ راج پال نے عدالت میں بھی اس کتاب کے مصنف کا نام ظاہر نہ کیا اور ساری ذمہ داری خود قبول کی۔ آخر غازی علم الدین شہید کے ہاتھوں جہنم واصل ہوا۔

س : راجپال نے ۱۹۲۳ء میں رنگیلا رسول شائع کی۔ اس پر فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کے الزام میں مقدمہ اسی سال چلا۔ ۱۹۲۷ء میں اس پر دو قاتلانہ حملے ہوئے۔ بتائیے کس حملے میں یہ مارا گیا اور کب؟

ج : تیسرے قاتلانہ حملہ میں جو ۶ اپریل ۱۹۲۹ء میں غازی علم الدین شہید نے کیا۔

س : ”ہمارا عقیدہ ہے کہ اگر دل کے کسی گوشے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا خیال بھی آجائے تو آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ”یہ کس کے الفاظ ہیں“

ج : مولانا غلام مرشد خطیب شاہی مسجد لاہور نے عدالت میں جرح کے دوران یہ الفاظ کہے۔

س : کیا آپ کو معلوم ہے کہ راجپال پر دائر کردہ مقدمے کا فیصلہ کیا ہوا۔

ج : اسے چھ ماہ قید با مشقت اور ایک ہزار روپے جرمانہ ہوا (بعد میں اسے قید ختم ہونے سے پہلے بعد میں اسے رہا کر دیا گیا۔

(۱) کتاب ”رنگیلا رسول“ ضبط کر لی گئی۔

(۲) اس کی دو کٹن کو سیل کر دیا گیا۔

(۳) اس کی ضمانت طلب کر کے اسے رہا کر دیا گیا۔

(۴) قید و جرمانہ کی سزا ہوئی۔ (بحوالہ غازی علم الدین شہید از رائے محمد کمال)

س : ”اگر عدالت نے اپنے فیصلہ پر نظر ثانی نہ کی تو ضرور کوئی مسلم مجاہد اس منہ زور کا سر قلم کر دے گا۔“

راجپال کی رہائی پر یہ الفاظ کس نے کہے؟

ج : ایک مسلمان بیرسٹر سید عبدالحمید ایم اے۔ ایل ایل بی نے روزنامہ ”آوٹ لک“ (Out Look) کے ادارہ میں یہ الفاظ کہے۔

س : بتائیے غازی علم الدین شہید کے ماں اور باپ کا نام کیا تھا؟

ج : والد کا نام طالع مند اور والدہ کا چراغ بی بی تھا۔

س : غازی علم الدین شہید نے راجپال کو قتل کرنے کے لئے اپنا بھیس کس طرح بدلا؟

ج : کانوں کو چھید کر ہندوؤں کی طرح مشابہت پیدا کر لی تھی (بحوالہ غازی علم الدین شہید ص ۹۳)

س : غازی علم الدین نے راجپال کو حوالہ موت کرنے کے بعد قریب ہی لکڑیوں کی ٹال پر لگے ہوئے تلکے پر ہاتھ دھوئے اسی دوران ہندو آپ کو پکڑنے کے لئے دوڑے تو آپ نے کیا جواب دیا؟

ج : ”یہ میرا دشمن نہ تھا بلکہ میرے رسول کا دشمن تھا“ میں نے اپنا فرض پورا کیا ہے“ (بحوالہ غازی علم الدین شہید ص ۱۰۶)

س : اگرچہ مسلمانوں کو علم تھا کہ راجپال کو غازی علم الدین شہید نے ہی جہنم واصل کیا ہے اور اب شہادت کا آرزو مند بھی ہے پھر بھی مسلمان غازی صاحب کی رہائی کی کوشش کیوں کرتے رہے؟

ج : لوگوں کا خیال تھا کہ اگر ہم غازی صاحب کے مقدمہ کی پیروی نہ کریں گے تو غیر مسلم سمجھیں گے کہ یہ لاوارث ہے اور اس کا یہ فعل (شاتم رسولؐ کو مار دینا) انفرادی ہے اجتماعی نہیں۔

س : غازی علم الدین شہید کی میانوالی جیل کی کوٹھڑی کے محافظ امام الدین کے بقول شہادت سے کتنے روز پہلے اس (محافظ) نے دیکھا کہ جیل کی کوٹھڑی منور و معطر اور غازی صاحب کسی سے محو گفتگو ہیں جب پہرہ دار قریب گیا تو وہ روشنی و شخصیت غائب ہو گئی اور علم الدین اکیلا رہ گیا؟

ج : شہادت والی رات (جس صبح آپ کو شہید کیا جانا تھا) اس رات کو پہرہ دار نے یہ منظر دیکھا۔

س : جیل حکام نے فتنہ و شر انگیزی کے ڈر سے غازی صاحب کی لاش مسلمانوں کے حوالے نہ کی اور اسے میانوالی کے لاوارثوں کے قبرستان میں دفن کر دیا مسلمانوں نے بڑی تک و دو کے بعد یہ لاش حاصل کی، بتائیے کتنے دن لاش میانوالی میں دفن رہی۔

ج : ۱۳ دن (غازی علم الدین شہید ص ۱۳۱)

س : غازی علم الدین شہید کو نقص امن کے خطرہ کے تحت کب لاہور سے میانوالی جیل منتقل کیا گیا؟

ج : ۳/ اکتوبر ۱۹۴۹ء کی رات (بحوالہ غازی علم الدین شہید ص ۱۳۷)

س : بتائیے غازی علم الدین شہید کا جنازہ کتنے افراد نے پڑھا تھا؟

ج : محتاط اندازے کے مطابق ۶ لاکھ افراد نے (بحوالہ غازی علم الدین شہید ص ۱۷۶)

س : قبر کی لمبائی اور چوڑائی وغیرہ چیک کرنے کے لئے کون غازی صاحب کی قبر میں لینا تھا۔

ج : مولانا ظفر علی خاں۔ (بحوالہ غازی علم الدین شہید ص ۱۷۶)

س : علامہ اقبال نے کن الفاظ میں غازی علم الدین شہید کے کارنامے کو خراج تحسین پیش کیا؟

ج : ”اسیں گلاں ای کردے رہ گئے تے ترکھانیں دامنڈا بازی لے گید۔“

(بحوالہ غازی علم الدین شہید ص ۱۸۸)

س : غازی میاں محمد شہید چکوال (صوبہ پنجاب) کے فوجی تھے، بتائیے انہوں نے کس کو قتل کیا تھا

ج : چرن داس فوجی کو۔

(بحوالہ غازی محمد میاں شہید از رائے محمد کمال ص ۲۱، ۲۲)

س : غازی میاں محمد شہید نے چرن داس کو ۱۹ مئی ۱۹۳۷ء کی شب قتل کیا۔ بتائیے کہاں؟

ج : مدراس چھاؤنی میں

(بحوالہ غازی محمد میاں شہید از رائے محمد کمال ص ۲۱)

س : بھلہ کریالہ ضلع چکوال کے رہنے والے اور رام گوپال ٹائی ہندو شاتم رسولؐ کو جہنم واصل کیا۔ بتائیے کونسی شخصیت آپ کے ذہن میں آتی ہے؟

ج : غازی مرید حسین۔

(بحوالہ غازی محمد میاں شہید از رائے محمد کمال ص ۵۶، ۵۷، ۶۳)

س : کیا آپ غازی میاں محمد شہید کی تاریخ ولادت اور غازی مرید حسین شہید کا یوم شہادت بتا سکتے ہیں؟

ج : (۱) تاریخ ولادت غازی میاں محمد شہید ۱۹۱۵ء۔

(بحوالہ غازی محمد میاں شہید از رائے محمد کمال ص ۶۷)

(۲) تاریخ شہادت مرید حسین شہید ۸/ اگست ۱۹۳۶ء تاریخ شہادت غازی مرید حسین۔

(بحوالہ غازی محمد میاں شہید از رائے محمد کمال ص ۷۲)

س : غازی میاں محمد شہید نے چرن داس کو دس گولیاں ماریں بعد میں اس کے چہرے پر بھی ضربیں لگائیں۔ بتائیے چرن داس کا جرم کیا تھا؟

ج : چرن داس نے ایک نعت سنتے ہوئے حضور کا نام ٹائی سن کر آپؐ کی شان میں گھٹیا الفاظ استعمال کئے تھے۔

(بحوالہ غازی میاں محمد شہید از رائے محمد کمال ص ۸۳، ۷۲)

س : جب غازی میاں محمد کو وکیلانہ مشورہ دیا گیا کہ آپ عدالت میں یہ موقف اختیار کریں کہ میں نے گولی اپنے تحفظ کے لئے چلائی تھی تو آپ نے کیا جواب دیا؟

ج : ”میں اپنی جان بچانے کے لئے اس واقعہ کو کوئی دوسرا رنگ نہیں دینا چاہتا“ بلا

عذر و معذرت جان حاضر ہے۔

(بحوالہ غازی محمد میاں شہید از رائے محمد کمال ص ۹۱)

س : غازی میاں محمد شہید دس گیارہ ماہ جیل میں رہے (جون جولائی ۱۹۳۷ء تا اپریل ۱۹۳۸ء) بتائیے اس دوران آپ کا وزن کتنا کم ہوا؟

ج : آپ کا وزن ۲ پونڈ بڑھ گیا تھا کیونکہ آپ کو موت کی کوئی فکر نہ تھی۔

(بحوالہ غازی محمد میاں شہید از رائے محمد کمال ص ۱۳۳)

س : غازی میاں محمد کو کب شہادت کی موت نصیب ہوئی؟ شہادت کے وقت آپ کی عمر کیا تھی؟

ج : ۱۲ / اپریل ۱۹۳۸ء بروز منگل صبح پانچ بج کر ۴۵ منٹ پر عمر ۲۳ سال تھی۔

(بحوالہ غازی محمد میاں شہید از رائے محمد کمال ص ۱۳۸)

س : کیا آپ سوچ کر بتا سکتے ہیں کہ غازی میاں محمد شہید کا مقبرہ کہاں واقع ہے؟

ج : مدراس (بھارت) میں۔

س : غازی مرید حسین شہید نے ڈاکٹر رام گوپال کو ۱۹۳۵ء میں جہنم واصل کیا۔ بتائیے اس نے کیا گستاخی کی تھی؟

ج : اس خبیث نے اپنے گدھے کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ٹاپی پر رکھ کر کینے اور بغض کا اظہار کیا تھا۔

س : ۱۹۶۱ء میں ایک عیسائی پادری نے مغلیہ لاہور میں دوران تبلیغ آنحضورؐ کے خلاف بدزبانی اور سب و شتم کیا، اسے ایک مرد مومن و عاشق رسولؐ نے جہنم کی طرف روانہ کر دیا۔ جس پر اسے عدالت کی طرف سے جرمانہ کی سزا دی گئی، کیا آپ اس پادری اور محافظ رسالت کا نام بتا سکتے ہیں۔

ج : پادری کا نام سیموئیل تھا اور غازی زاہد حسین نے اسے جہنم واصل کیا (بحوالہ ناموس رسول اور قانون توہین رسالت ص ۴۳۴)

س : لاہور میں ۱۹۶۳ء میں پاکستان بائبل سوسائٹی انارکلی میں ایک رسوائے زمانہ کتب ”اٹھار شیریں“ فروخت ہونے لگی جس میں حضور اکرمؐ کی شان میں ہرزہ سرائی کی گئی تھی اس دوکان کو آگ لگا دی گئی، اس دکان کو آگ لگانے والے عاشقان رسالت کون تھے؟

ج : غازی زاہد حسین اور غازی الطاف حسین شاہ۔ (بحوالہ ناموس رسول اور قانون

توہین رسالت ص ۲۳۲)

س : مجاہد ختم نبوت مولانا ٹمس الدین ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی کو کب شہید کیا گیا؟
ج : ۱۳ مارچ ۱۹۷۴ء کو۔

س : بتائیے کس جھوٹے نبی کو حضورؐ کی حیات مبارکہ میں دعویٰ نبوت کرنے کی جرات ہوئی نیز اس کا انجام کیا ہوا؟

ج : اسود غنسی جسے صحابی رسولؐ حضرت فیروز رضی اللہ عنہ نے سنہ ۱۱ ہجری میں حضور کے وصال سے دو دن قبل موت کے گھاٹ اتار دیا۔

(بحوالہ تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کی سزا صفحہ ۳۸۴)

س : بتائیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کس جھوٹے مدعی نبوت نے ”نامہ“ لکھا اور نبوت میں شراکت کا مطالبہ کیا؟

ج : مسیلمہ کذاب۔

س : کیا آپ مسیلمہ کذاب کے مطالبہ شراکت اور آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب پر روشنی ڈال سکتے ہیں؟

ج : مسیلمہ کذاب کے خط کا مضمون یہ تھا۔

خدا کے رسول مسیلمہ کی طرف سے محمد رسول اللہ کے نام مجھے آپ کے ساتھ نبوت میں شریک کیا گیا ہے اس لئے آدھا ملک ہمارے لئے ہونا چاہئے اور آدھا قریش کے لئے، مگر قریش کی قوم زیادتی کرنے والی ہے۔ (تاریخ طبری ص ۳۱۶) (مکتوبات نبوی از محبوب رضوی ص ۲۲۲)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسیلمہ کذاب کے خط کا جواب۔

ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیلمہ کذاب کا یہ خط سن کر فرمایا کہ ”اس شخص نے خدا پر بہتان طرازی کی ہے“ پھر حضرت ابی بن کعبؓ کو جواب لکھنے کے لئے ارشاد فرمایا:

مسیلمہ کے نام اس مکتوب گرامی میں آپؐ نے سورہ اعراف کی صرف ایک آیت لکھوائی، نامہ مبارک کا مضمون یہ ہے۔

”بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

محمد رسول اللہ کی جانب سے مسیلمہ کذاب کے نام

سلام علی من اتبع الهدی۔ اما بعد فان الارض لله یورثها۔

من يشاء من عباده والعاقبة للمتقين“ (الاعراف ۱۲۸)
سلام ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ زمین اللہ ہی کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور نیک انجام اللہ سے ڈرنے والوں ہی کے لئے ہے۔

(تاریخ طبری جلد ۳-۱۲۷ و طبقات ابن سعد جلد ۳ ص ۲۶، مکتوب نبوی از محبوب

رضوی ص ۲۲۵)

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ان مدعیان نبوت و رسالت کو کس کس عاشق رسول نے تہ تیغ کیا؟

(۱) میلہ کذاب (۲) مختار ثقفی (۳) مرزا غلام احمد قادیانی۔

ج : (۱) حضرت وحشی بن حرب (۲) صعّب بن زبیر کے ساتھ جنگ کرتا ہوا جہنم واصل ہو گیا۔ (۳) خود بخود لیٹرن میں جہنم واصل ہوا۔

س : حضرت زیدؓ کفار کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے اور وہ آپؐ کو شہید کرنے کے لئے مقتل میں لے گئے اس وقت ابو سفیان نے کہا ”کیا ہی اچھا ہوتا اگر آج تیری جگہ تیرے نبی کو شہید کر دیا جاتا“ اس پر حضرت زید کا ایمان افروز جواب بتا دیجئے۔

ج : فرمایا ”مجھے تو یہ بھی منظور نہیں کہ میری جان کے بدلے آنحضورؐ کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھ جائے“ (بحوالہ ناموس رسولؐ اور قانون توہین رسالت ص ۳۹۸)

س : ”اگر تمہارے جسم میں ذرا سی بھی جان ہو اور اللہ کے رسولؐ کو کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ کے حضورؐ تمہارا کوئی عذر قابل قبول نہ ہو گا۔“ یہ الفاظ کس صحابی رسولؐ کے ہیں؟

ج : حضرت سعید بن ربیعؓ نے غزوہ احد میں شہادت سے چند لمحے پیشتر یہ الفاظ کہے۔

(بحوالہ ناموس رسولؐ اور قانون توہین رسالت ص ۳۹۹)

س : عزت و ناموس رسالتؐ کی خاطر شہید ہونے والے سب سے پہلے عاشق رسولؐ کا نام بتائیے؟

ج : حضرت حارثؓ بن ابی ہالہ جو حضورؐ کو کافروں کے حملوں سے بچاتے ہوئے شہید ہو گئے؟

(بحوالہ ناموس رسولؐ اور قانون توہین رسالت ص ۳۹۷)

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مشہور گستاخ رسولؐ ابو جہل کو کن عاشقان رسولؐ نے تہ تیغ کیا؟

ج : حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ دونوں نو عمر انصاری بھائیوں نے زخمی کر کے گرا دیا اور سر حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ نے کاٹا تھا۔

(بحوالہ ناموس رسولؐ اور قانون توہین رسالت ص ۴۰۰)

س : غزوہ احد میں ایک موقع پر حضورؐ تنہا رہ گئے اس وقت دشمنوں نے اپنے تیروں اور نیزوں کا رخ حضورؐ انورؐ کی طرف کر دیا بتائیے کن عاشقان رسولؐ نے محاطان رسالتؐ کے فرائض انجام دیئے؟

ج : حضرت ابو دجانہؓ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہؓ

(بحوالہ سیرت رسولؐ عربی از علامہ نور بخش توکلی ص ۱۱۳ - ۱۱۴)

س : بتائیے غزوہ احد میں کس عاشق رسولؐ صحابی نے اپنا چہرہ حضورؐ کے چہرہ اقدس کے سامنے کر کے آپؐ کے چہرہ انورؐ کی حفاظت فرمائی؟

ج : حضرت قتادہ بن نعلان انصاریؓ نے۔

(بحوالہ سیرت رسولؐ عربی از توکلی ص ۱۱۳)

س : حضرت ”اولیس قرنیؓ“ ایک نامور عاشق رسولؐ ہیں بتائیے ان کے عشق کی واحد مشہور خصوصیت کیا ہے؟

ج : غزوہ احد میں آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک پر ابن تمیہ مشرک نے پتھر مار کر دو دانت شہید کر دیئے۔ حضرت اولیس قرنیؓ کو اطلاع ہوئی تو آپؐ نے یہ سوچ کر کہ ”حضورؐ کے منہ مبارک میں دو دانت کم ہوں اور میرے منہ میں زیادہ یہ کیسے ممکن ہے۔“ اپنے دو دانت توڑ ڈالے۔ پھر خیال آیا شاید حضورؐ کے یہ دانت نہ ٹوٹے ہوں جنہیں میں نے توڑا ہے۔ دوسرے دو توڑ ڈالے اسی طرح ایک ایک کر کے سارے دانت نکال پھینکے۔

عشق ہی کرتا ہے قربانی طلب خرد ہر دم سوچے کیا ہوا اس وقت

س : حضرت ابوبکر صدیقؓ یار غار اور عاشق رسولؐ تھے۔ علامہ اقبال نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت صدیق اکبرؓ کے فکری و روحانی عشق کو ایک شعر میں بیان کیا ہے کیا آپ یہ شعر بیان کر سکتے ہیں؟

ج :

پردانے کے لئے شمع بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے خدا اور اس کا رسول بس

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ دور صدیقی میں جھوٹے نبیوں کی سرکوبی کے لئے کتنے لشکر روانہ کئے گئے اور ان کے سپہ سالار کون تھے؟

ج : پہلے حضرت عکرمہؓ بن ابوجہل کو بھیجا وہ ناکام رہے۔ پھر شرجیل بن حسنہ کو، وہ بھی کامیاب نہ ہوئے اور پھر حضرت خالد بن ولید کی قیادت میں ۱۳۰۰۰ صحابہ کا لشکر بھیجا جو فتح مند ہوا۔ (بحوالہ اردو دائرہ معارف اسلامیہ جلد ۲۱ ص ۱۳۴)

س : ہجرت کی رات کون عاشق رسولؐ صحابی حضورؐ کے بستر پر سویا اور آپؐ کی جگہ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ دی؟

ج : حضرت علیؓ۔

س : عبداللہ بن ابی منافق کو کس عاشق رسولؐ نے غزوہ بنی مصلق سے واپسی کے بعد مدینہ میں داخلہ سے روک دیا تھا اور شرط لگائی تھی کہ ”پہلے وہ یہ اقرار کرے کہ حضورؐ معزز ہیں اور میں ذلیل ہوں۔“

ج : عبداللہ بن ابی کے بیٹے حضرت عبداللہ نے جو مسلمان ہو چکے تھے۔

(بحوالہ تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسولؐ کی سزا ص ۵۵۵)

س : کیا آپ اس عاشق رسولؐ صحابیہ کا نام بتا سکتے ہیں جس کے خاندان کے چار افراد (خاوند، بھائی اور بیٹے) کی شہادت کی غزوہ احد میں اطلاع ایک ایک کر کے دی گئی مگر وہ ہر دفعہ یہی پوچھتی رہی۔ ”مجھے بتاؤ حضورؐ کیسے ہیں؟“

ج : حضرت ام عمارہؓ

س : حضورؐ کے دور نبوت کے آغاز کا واقعہ کہ کافر حرم میں حضورؐ کو نقصان پہنچانا چاہتے تھے مگر حضرت ابوبکر صدیقؓ آڑے آگئے جس پر کافروں نے انہیں مار مار کر بے ہوش کر دیا۔ ہوش میں آتے ہی انہوں نے اپنے گھر والوں سے پہلا سوال کیا کیا؟

ج : ”بتائیے حضورؐ کیسے ہیں..... مجھے ان کے پاس لے چلو۔“

س : اس عاشق رسولؐ صحابی کا نام بتائیے جس نے عصر کی نماز نکل جانے دی مگر حضورؐ کے آرام میں خلل نہ ڈالا۔

ج : حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ غار ثور میں کس عاشق رسولؐ صحابی آپؐ نے اپنے کو سانپ سے ڈسوا لیا مگر حضورؐ کو بے آرام نہ کیا؟

ج : حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

س : بتائیے کس عاشق رسولؐ صحابی کو مسیلمہ کذاب نے آگ کے جلتے الاء میں پھینک دیا مگر آپ ناموس رسالتؐ کی حفاظت کی برکت سے محفوظ رہے اور زندہ سلامت بچ گئے؟

ج : حضرت ابو مسلم خولانیؓ

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت ص ۱۰ از مولانا اللہ وسایا)

س : اس عظیم صحابی عاشق رسولؐ کا نام بتائیے جن سے مسیلمہ کذاب نے اپنی جھوٹی نبوت کا اقرار کروانا چاہا مگر ہر دفعہ ان کے انکار کرنے پر ان کے جسم کا ایک حصہ کاٹا رہا حتیٰ کہ آپ شہید ہو گئے؟

ج : حضرت حبیب بن ام عمارہ۔

س : جھوٹے نبیوں کی سرکوبی کے لئے لڑے گئے معرکوں میں سے کسی دو کے نام بتائیے؟

ج : (۱) جنگ یمامہ (۲) جنگ واردات (علیہ اسدی کے خلاف۔

س : مسیلمہ کذاب کو کذاب کیوں کہا جاتا ہے جبکہ اس کا مکمل نام صرف ”مسیلمہ بن ثلمہ“ تھا۔

ج : مسیلمہ کذاب نے اپنے آپ کو ”مسیلمہ رسول اللہ“ لکھا تھا اور حضورؐ سے خطاب کیا تھا جس کے جواب میں حضورؐ نے اسے ”مسیلمہ کذاب“ لکھا اس وقت سے اس کا نام مسیلمہ کذاب مشہور ہو گیا۔

س : مسیلمہ کذاب کے پیروکاروں کی تعداد کیا تھی؟

ج : چالیس ہزار افراد قبیلہ بنو حنیف کے۔

س : لوگوں کو اپنی جھوٹی نبوت پر جمع کرنے کے لئے مسیلمہ کذاب نے کیا اہم اقدامات کئے؟

ج : (۱) شراب اور زنا کاری کو حلال کر دیا۔ (۲) فجر اور عشاء کی نمازیں معاف کر دیں۔

س : ایک جھوٹے نبی اور ایک جھوٹی نبیہ نے دور صدیقی میں آپس میں نکاح کر کے ”اپنی نبوت“ کو جمع کر لیا۔ کیا آپ ان جھوٹے مدعیان نبوت میاں بیوی کا نام بتا سکتے ہیں؟

ج : جی ہاں! مسیلمہ کذاب اور سجاح بنت حارث۔

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ ”جنگ یمامہ“ جس میں سات سو مسلمان حفاظ قرآن اور قاری شہید ہو گئے، کب ہوئی؟

ج : شوال سنہ ۱۱ ہجری بمطابق دسمبر ۶۳۲ء

س : آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کفر اور اسلام کی سب سے پہلی جنگ ”یمامہ“ کہلاتی ہے جو دور صدیقی میں ہوئی؟ بتائیے یہ جنگ حضور کے وصال کے کتنے عرصے بعد ہوئی؟

ج : تقریباً ۵ ماہ بعد (حضور کا وصال ۱۲ ربیع الاول ۱۱ سنہ ہجری، جنگ یمامہ شوال ۱۱ سنہ ہجری۔

س : جھوٹے نبیوں کی خلاف لڑی گئی جنگوں میں سب سے زیادہ مسلمان کس جنگ میں شہید ہوئے؟

ج : جنگ یمامہ جس میں کل بارہ سو مسلمان شہید ہوئے۔

س : کیا آپ جانتے ہیں کہ امت محمدیہ کا سب سے پہلا اجماع کس بات پر ہوا؟
ج : جھوٹا مدعی نبوت اور گستاخ رسول واجب القتل ہے (خاتم النبین از کشمیری ص ۳۳-۳۴)

س : بتائیے منکر ختم نبوت کی شرعی سزا کیا ہے جو سنت اور اسوہ صحابہ سے ثابت ہے؟
ج : صرف اور صرف قتل۔

(بحوالہ تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کی سزا از ساجد اعوان)

س : سجاح بنت حارث کون تھی؟

ج : ایک جھوٹی نبوت کی دعویدار عورت۔ جو اصلاً ”عیسائی تھی مگر جھوٹے نبیوں کی دیکھا دیکھی دعویٰ نبوت کرنے لگی۔ جنگ یمامہ میں یہ مسلمان کذاب کی بیوی کی حیثیت سے شریک تھی۔ پھر میدان جنگ سے بھاگ گئی اور شام کی طرف چلی گئی۔ اس کے بارے میں بعد کی تاریخیں خاموش ہیں۔

س : بتائیے کن دو جھوٹے نبیوں نے دور صدیقی میں آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کی مگر عین میدان جنگ میں ایسی صلح کی کہ رشتہ ازدواج میں منسلک ہو گئے؟

ج : سجاح بنت حارث اور مسلمان کذاب۔

س : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جھوٹے مدعیان نبوت کی کیا نشانیاں بیان فرمائی ہیں؟

ج : (۱) وہ ہماری قوم میں سے ہوں گے (یعنی مسلمان کہلائیں گے)
(۲) ان کا ظاہر علم و تقویٰ سے آراستہ ہو گا مگر باطن ایمان ہدایت سے خالی ہو گا۔
(۳) وہ ہماری ہی زبانوں کے ساتھ کلام کریں گے (قرآن و حدیث سے استدلال کرتے ہوئے غلط تالیس کریں گے)

س : مسند ابی داؤد میں حضرت ثوبان سے مروی حدیث کی رو سے حضورؐ نے تمیں جھوٹے دجالوں کے ظہور کی پیشین گوئی فرمائی ہے جبکہ اب تک ہزاروں نہیں تو کئی سو جھوٹے ”مدعی“ تو پیدا ہو چکے ہیں کیا اس طرح حضورؐ کی پیشین گوئی (نعوذ باللہ) پر کوئی حرف تو نہیں آتا؟

ج : آنحضرت صلی اللہ وآلہ وسلم نے جن تمیں جھوٹے نبیوں کے ظہور کی پیش گوئی کی ہے یہ وہ ایسے کذاب ہیں جو اپنی زندگی میں کامیاب اور ذی جاہ رہے نہ کہ ہر للو بچو۔ دعوے تو بہتوں نے کئے مگر۔

(۱) بہت ہی قلیل جھوٹوں کی جھوٹی امت بنی، وہ بھی ان کے شیطانی جال میں پھنس کر۔

(۲) بہت ہی کم جھوٹوں نے کامیابیاں حاصل کیں وہ بھی وقتی۔

(۳) بہت ہی تھوڑے جھوٹوں کو قبول کیا گیا۔ وہ بھی کچھ عرصے تک۔

(۴) بہت ہی کم گنتی کے جھوٹوں کو تاریخ نے محفوظ رکھا۔ اور ان کی شہرت بنی۔

اس طرح کی خوبیوں والے اب تک بیس بائیس جھوٹے افراد گزر چکے ہیں جبکہ اعلان کردہ تعداد تمیں۔

بحوالہ آئمہ تلیس از علامہ دلاوری جلد اول)

س : مسیّد کذاب نے آنحضورؐ کی وحی کے مقابلے میں اپنی طرف ”وحی“ کے نمونے اپنی امت کو دیئے۔ کوئی ایک نمونہ تحریر کریں۔

ج : الفیل وما لفیل له ذنب و بیل و خرطوم طویل ان ذالک من خلق ربنا الجلیل۔

(قرآن کی سورۃ الفیل کے وزن اور انداز بیان کی نقل کرتے ہوئے یہ کلام گھڑا گیا ہے)

(بحوالہ آئمہ تلبیس جلد اول)

عالی مجلس تحفظ ختم نبوت

- س : عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام کب عمل میں آیا؟
- ج : رسمی قیام تو ۲۱ / اپریل ۱۹۵۳ء کو ہوا لیکن عمدہ داروں کے باقاعدہ انتخاب کے ساتھ مجلس کا قیام ۱۳ دسمبر ۱۹۵۳ء کو عمل میں آیا۔
- س : ۲۱ / اپریل ۱۹۵۳ء کے رسمی قیام کے بعد مجلس تحفظ ختم نبوت کا پہلا اجلاس کب اور کہاں ہوا؟
- ج : ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ۴، ۵ ستمبر ۱۹۵۳ء کو (نقوش جاوداں ص ۱۷۶)
- س : عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پہلے مرکزی امیر کون منتخب ہوئے؟
- ج : سید عطاء اللہ شاہ بخاری (نقوش جاوداں ص ۵۹)
- س : مجلس کا لندن کا دفتر قائم کرنے کے لئے ایک گرجا کی عمارت ایک لاکھ پینتیس ہزار روپے میں خریدی گئی۔ بتائیے کب؟
- ج : ۲۶ / اپریل ۱۹۸۷ء (تحفہ قادیانیت ص ۷۲۰)
- س : قادیان میں مرزائیت کے خلاف باقاعدہ دفتر کب کھولا گیا اور اس کے صدر کون تھے؟
- ج : جولائی اگست ۱۹۳۵ء - مولانا عنایت اللہ چشتی صدر تھے۔
- س : مجلس تحفظ ختم نبوت کی داغ بیل (قیام سے پہلے) ایک ختم نبوت کانفرنس میں پڑ گئی تھی بھلا کب اور کہاں؟
- ج : جنوری ۱۹۳۹ء میں ملتان میں۔
- س : عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے (صدر) امیروں کے نام اور عرصہ (صدارت) امارت تربیت وار بتائیے؟
- ج : (۱) سید عطاء اللہ شاہ بخاری
- ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۷۴ ہجری تا ۹ ربیع الاول ۱۳۸۱ھ
- بمطابق ۱۳ دسمبر ۱۹۵۳ء تا ۲۱ اگست ۱۹۶۱ء
- مدت : ۶ سال ۸ ماہ ۹ دن۔
- (۲) قاضی احسان احمد شجاع آبادی
- ۱۲ سوال ۱۳۸۲ھ تا ۹ شعبان ۱۳۸۶ھ
- بمطابق ۹ مارچ ۱۹۶۳ء تا ۲۳ نومبر ۱۹۶۶ء

مدت : ۳ سال ۸ ماہ ۲۷ دن

(۳) مولانا محمد علی جالندھریؒ

۹ شعبان ۱۳۸۶ھ تا ۲۴ صفر ۱۳۹۱ھ

بمطابق ۲۳ نومبر ۱۹۶۶ء تا ۲۱ / اپریل ۱۹۷۱ء

مدت = ۴ سال ۴ ماہ ۲۹ دن

(۴) مولانا لال حسین اخترؒ

۲۴ صفر ۱۳۹۱ھ تا ۹ جمادی الاول ۱۳۹۳ھ

بمطابق ۲۱ / اپریل ۱۹۷۱ء تا ۱۱ جون ۱۹۷۳ء

مدت : ۲ سال ایک ماہ ۲۱ دن۔

(۵) مولانا محمد حیات۔

۱۱ جون ۱۹۷۳ء قائم مقام امیر۔

(۶) سید محمد یوسف بنوریؒ

۵ ربیع الاول ۱۳۹۲ھ ۳ ذیقعدہ ۱۳۹۷ھ

بمطابق ۹ اپریل ۱۹۷۴ء تا ۱۷ / اکتوبر ۱۹۷۷ء

(۷) حضرت خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ العالی، سجادہ نشین کنڈیاں شریف۔

۹- اپریل ۱۹۷۴ء کو نائب امیر اول مقرر ہوئے۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی وفات

پر ۱۷ / اکتوبر ۱۹۷۷ء کو امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مقرر ہوئے اور تا امروز امیر ہیں۔

اس دوران جماعت کے چار سالانہ انتخابات ہوئے اور ان چاروں انتخاب میں متفقہ طور

پر خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ، امیر منتخب ہوئے۔

س : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پہلے ناظم اعلیٰ کون مقرر ہوئے؟

ج : مولانا محمد علی جالندھری (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول ص ۴۷)

س : مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے پہلے ملکیتی ہیڈ آفس (صدر دفتر) کا سنگ بنیاد

کس نے اور کب رکھا؟

ج : مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے ۲۹-۳۰ / اپریل ۱۹۶۵ء کو (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء

جلد اول ص ۲۳۶)

س : کیا آپ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ کے اب تک کے اسماء ترتیب

دار بتا سکتے ہیں؟



ج : ناظمین اعلیٰ :

(۱) مولانا محمد علی جالندھری

(۲) مولانا لال حسین اختر صاحب

(۳) مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب مدظلہ

(۴) مولانا محمد شریف جالندھری

(۵) مولانا عبدالرحیم اشعر صاحب مدظلہ

(پہلے تین سال کے لئے)

(۶) مولانا محمد شریف جالندھری

(دوسرے تین سال کے لئے)

تیسرے سال کے دوران مولانا محمد شریف جالندھری کا انتقال ہو گیا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔ اور پھر حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب جماعت کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور تا امروز اس محلہ پر کام کر رہے ہیں۔

س : عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کو کب رجسٹرڈ کرایا گیا؟

ج : ۱۳۸۶ ہجری۔ ۱۹۶۷ء (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء جلد اول ص ۳۲۰)

س : عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام آج کل کتنے ممالک میں ہو رہا ہے؟

ج : ۸۰ ممالک میں۔

س : مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانیوں میں سے کسی دو کا نام لکھیں۔

ج : سید عطاء اللہ شاہ بخاری۔ مولانا محمد شریف جالندھری۔ مولانا لال حسین اختر۔

س : بتائیے مجلس تحفظ ختم نبوت کے تحت آج تک (مارچ ۱۹۹۶ء) کتنی مستقل کتابیں

شائع ہو چکی ہیں؟

ج : ڈیڑھ ہزار سے زائد (اس عنوان پر مولانا اللہ وسایا کی کتاب ”قلویانیت کے خلاف

قلمی جہاد کی سرگزشت“ ملاحظہ فرمائیں۔

س : ریوہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کتنے دفاتر ہیں؟

ج : دو۔ (۱) ایک دفتر مسلم کالونی ریوہ۔ (۲) دوسرا جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن

ریوہ۔

س : پاکستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر کا پتہ بتائیے؟

ج: عالی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری بلغ روڈ ملکن (فون ۵۱۲۱۲۲)
س: کیا آپ مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کا پتہ بتا سکتے ہیں؟
ج: جی ہاں۔

35 STOCK WELL GREEN LONDON

SW 9- 9HZ. UK. (PH: 071-737 - 8199)

س: بتائیے مجلس تحفظ ختم نبوت کا سب سے پہلا ”کارنامہ“ رد مرزائیت کے سلسلے میں کیا ہے؟

ج: مرزا قادیانی کی کتاب ”ایک غلطی کا ازالہ“ کو خلاف قانون دلوانا (۱۹۶۵)
س: کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ننگہ صاحب اب تک رد قادیانیت کے سلسلے میں کتنے انٹرنیشنل گولڈ میڈل انعامی تحریری مقابلے منعقد کروا چکی ہے؟
ج: اپریل ۹۶ تک ۱۲ مقابلے منعقد ہو چکے ہیں۔
س: کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے اب تک (مارچ ۱۹۹۶ء) اندازاً کتنے عنوانات پر پمفلٹس چھاپے ہیں۔

ج: ایک سو سے زائد
س: ۲۶ اپریل ۱۹۸۳ء اور ۲۶ اپریل ۱۹۸۷ء کو عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کی زندگی میں کیا اہمیت حاصل ہے؟

ج: ۲۶ اپریل ۱۹۸۳ء کو اقلع قادیانیت آرڈیننس کا اجراء ہوا
۲۶ اپریل ۱۹۸۷ء کو لندن دفتر کے لئے بلڈنگ خریدی گئی۔
س: ۲۹ مئی کو مجلس تحفظ ختم نبوت کی زندگی میں بڑی اہمیت حاصل ہے، وجہ بتائیے؟
ج: (۱) ۲۹ مئی ۱۹۷۳ء کو سانحہ ربوہ رونما ہوا جس کے بعد تحریک چلی اور مرزائی غیر مسلم قرار پائے۔

(۲) ۲۹ مئی ۱۹۸۲ء کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کا اجراء ہوا۔ (بحوالہ ہفت روزہ ختم نبوت جلد نمبر ۶ شمارہ نمبر ۱)

س: مجلس تحفظ ختم نبوت کا منشور کیا ہے؟
ج: تبلیغ و اشاعت اسلام، حدیث و ما انا علیہ و اصحابی کی روشنی میں اصلاح عقائد اعمال صحابہ و تابعین و آئمہ دین کی نشاندہی کے مطابق۔ تربیت اخلاق اور بالخصوص تحفظ عقیدہ ختم نبوت

(دستور مجلس تحفظ ختم نبوت صفحہ ۱۰)

س: مجلس تحفظ ختم نبوت کی مقامی تنظیم بنانے کے لئے کم از کم کتنے ارکان کا ہونا ضروری ہے؟

ج: کم از کم پچیس

(دستور مجلس تحفظ ختم نبوت صفحہ ۱۳)

س: مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت حاصل کرنے کے لئے سالانہ چندہ کم از کم کتنا ہے؟

ج: کم از کم ایک روپیہ۔

س: ساری زندگی مجلس تحفظ ختم نبوت کی رکنیت حاصل کرنے کتنی رقم یکمشت جمع کروانا ہوگی؟

ج: ایک سو روپے صرف۔

(دستور مجلس تحفظ ختم نبوت صفحہ ۱۱)

مہدی اور مسیح

س : قرآن کریم اور حدیث نبویؐ کی روشنی میں یہ بات حقیقت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے ہیں اور قیامت کے قریب دوبارہ تشریف لائیں گے مگر قادیانیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ وفات پا چکے ہیں (یہودی عقیدہ) اور آپ کی قبر بھی موجود ہے ذرا بتائیے قادیانی کہاں سیدنا عیسیٰؑ روح اللہ کی قبر بتاتے ہیں؟

ج : (۱) کشمیر میں سری نگر کے مقام پر محلہ خاتیار (کشتی نوح ص ۱۵)

(۲) مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہوا۔ (ازالہ اوہام ص ۷۳)

(۳) بلاد شام میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر کی پرستش ہوتی ہے (ست بجن ص ۱۷۳)

س : مسلمانوں اور عیسائیوں (دونوں مذہبوں) کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ کی والدہ کا نام ”مریم علیہ السلام“ تھا، بتائیے مشیل مسیح (جو قادیانیوں کا مشہور و معروف عقیدہ ہے) کی والدہ کا نام کیا ہے؟

ج : مرزائی مرزا قادیانی کو مشیل مسیح مانتے ہیں اور مرزا قادیانی کی ماں کا نام ”چراغ بی بی عرف گھسیٹی تھا“

(ہفت روزہ ختم نبوت جلد نمبر ۹ شمارہ نمبر ۲۱ ص ۲۲)

س : کیا مہدی اور مسیح ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں؟ مرزا قادیانی کا عقیدہ بھی بتائیں۔

ج : یہ دو مختلف شخصیتیں ہیں۔ مہدی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل میں سے ظاہر ہونے والے ایک مرد حق کا نام ہے جسے عرف عام میں امام مہدی بھی کہا جاتا ہے اور مسیح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہتے ہیں جو ایک دفعہ آئے اور زندہ آسمان پر اٹھا لئے گئے اور دوبارہ قیامت کے قریب نزول فرمائیں گے۔ مرزا قادیانی خود کو مسیح بھی کہتا ہے اور مہدی بھی اس طرح وہ ایک میں دو اور دو میں ایک کا قائل ہے۔

س : بتائیے حدیث نبویؐ کی رو سے مہدی و مسیح میں سے کون پہلے آئے گا؟

ج : حضرت امام مہدی پہلے ظاہر ہوں گے، ان کے بعد سیدنا عیسیٰؑ نزول فرمائیں گے۔

س : حضرت امام مہدی کی بروایت حدیث نبویؐ چند نشانیاں بتائیں؟

ج : (۱) اہل مدینہ میں ایک خلیفہ کی وفات کے بعد نئے خلیفہ کے انتخاب پر اختلاف رائے ہو جائے گا۔

(۲) حضرت امام مہدی مدینہ چھوڑ کر مکہ کی طرف ہجرت کر جائیں گے (تاکہ انہیں

خلیفہ نہ بتایا جاسکے)

(۳) آپ کی والدہ کا نام آمنہ اور والد کا نام عبداللہ ہو گا۔ آپ کا اصل نام محمد ہو گا اور لقب ”مہدی“ ہو گا۔

(۴) آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام حسن و حسین کی طرف سے حضرت فاطمہ الزہراءؑ تک پہنچے گا۔

(۵) جب آپ مدینہ سے ہجرت کر کے مکہ آجائیں گے تو لوگ آپ کو پہچان لیں گے اور درخواست بیعت کریں گے۔

(۶) آپ کے انکار کے باوجود لوگ آپ کی بیعت کریں گے مجبوراً آپ حرم شریف میں مقام ابراہیم اور حجر اسود کے درمیان لوگوں سے بیعت لیں گے۔

(۷) آپ کی بیعت کی شہرت فوراً چاروں طرف پھیلے گی اور ملک شام و عراق کے لبدال آپ کی بیعت کرنے دوڑے چلے آئیں گے۔

(۸) آپ سات سال تک حکومت کریں گے۔

(۹) آپ کے زمانہ میں پوری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا اور لوگ امیر ہو جائیں گے کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ مل سکے گا۔

(۱۰) آپ کے زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ کا نزول اجلال ہو گا۔

(۱۱) آپ ہی کے سامنے دجل و قلعہ اٹھے گا۔

(۱۲) جب آپ کی وفات ہو گی تو لوگ آپ کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

(بحوالہ مشکوٰۃ شریف جلد نمبر ۳ ص ۳۲-۳۳)

س : حدیث نبوی کے مطابق جب حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہو گا تو حضرت امام مہدی ایک

مسجد میں نماز عصر کی امامت کے لئے کھڑے ہو گئے ہوں گے۔ بتائیے کس مسجد میں؟

ج : دمشق کی جامع مسجد۔ اسی مسجد کے مشرقی مینار پر حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہو گا۔

س : بتائیے نزول عیسیٰؑ کے بعد امام مہدی اور حضرت عیسیٰؑ میں سے کون نماز عصر کی امامت کروائے گا؟

ج : حضرت امام مہدی پہلے ہی امامت کے لئے کھڑے ہو چکے ہوں گے کہ حضرت

عیسیٰؑ زمین پر تشریف لائیں گے اور نماز میں شامل ہونے لگیں گے۔ حضرت امام

مہدی امامت کے لئے حضرت عیسیٰؑ کو جگہ دینے کے لئے پیچھے ہٹیں گے مگر حضرت

عیسیٰؑ حضرت امام مہدی کی اقتداء میں ہی نماز عصر ادا کریں گے۔

نوٹ: (بعض روایتوں میں نماز فجر اور بعض میں عصر کا ذکر آتا ہے)

س: حدیث نبویؐ کے مطابق امت محمدیہؑ میں آخری زمانہ میں ایک مہدی پیدا ہونے

والا ہے، کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس سلسلے میں مرزائیوں کا کیا عقیدہ ہے؟

ج: ”مہدی کے متعلق جو پشین گوئیاں ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی مہدی ہوں

گے۔ (مکالمہ محمود احمد مندرجہ اخبار الفضل فروری ۱۹۲۸ء)

س: مسیح موعود کے کیا معنی ہیں؟

ج: مسیح موعود کے معنی ”دوبارہ آئیوالا مسیح“ کے ہیں یہ اصطلاح غیر اسلامی ہے اسلام

کے دور اول کے تاریخی اور مذہبی ادب میں یہ اصطلاح ہمیں نہیں ملتی (”قول اقبال“)

بحوالہ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء جلد اول صفحہ ۲۲۵)

س: مرزا قادیانی نے اپنی کس کتاب میں تحریر کیا ہے کہ حضرت مریمؑ نے یوسف نجار

سے نکاح کیا جبکہ حضرت مریمؑ حلالہ تھیں اور یوسف نجار کی ایک بیوی پہلے سے موجود

تھی؟ (نعوذ باللہ)

ج: ”کشتی نوح“ ص ۶۱۔

س: مرزا قادیانی پہلے حیات و نزول مسیح کا قائل تھا پھر اچانک اپنے اس عقیدہ سے پھر

گیلے بتائیے پہلے پہل اس نے موت مسیح کے عقیدہ کو کب ظاہر کیا؟

ج: ۱۸۹۱ء کے آغاز میں۔ یہ بھی کہا کہ میں بحیثیت مسیح آیا ہوں۔

(بحوالہ سیرۃ المہدی جلد اول ص ۳۱)

س: مرزا قادیانی نے اپنی کس کتاب میں تسلیم کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا نزول آسمانوں

سے ہونے والا ہے؟

ج: ازالہ لوہام ص ۹۷۔ مطبوعہ ۱۸۹۱ء

س: مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ یہ دعویٰ کیا ہے کہ ”میں مسیح ابن مریم

ہوں“ کیا آپ کوئی ایک کتاب بمعہ صفحہ بتا سکتے ہیں؟

ج: (۱) حقیقت الوحی ص ۳۹۔

(۲) دافع البلاء ص ۱۳ مندرجہ روحانی خزائن ص ۱۵۲ ج ۲۲۔

س: حضرت مریم بنت عمران (حضرت عیسیٰؑ کی والدہ محترمہ) کے بارے میں قرآن مجید

(سورۃ آل عمران - ۴۲) میں بڑا واضح ذکر ہوا ہے کہ ”اللہ نے اسے جن لیا اور خوب

پاکیزہ کیا“ حضرت مریم علیہ السلام کے بارے میں مرزا قادیانی نے گستاخانہ کلمات اکثر

کے ہیں، کوئی ایک حوالہ لکھیں؟

ج : مرزا قادیانی کہتا ہے ”مریم کی وہ شان کہ اس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکے رکھا مگر بزرگان قوم کے نہایت اصرار پر بوجہ حمل برخلاف تعلیمات تورات یوسف نجار سے نکاح کر لیا جبکہ یوسف نجار کی بیوی پہلے سے موجود تھی۔ اس طرح بنی اسرائیل میں تعدد ازدواج کی نئی رسم کا آغاز کیا۔

(بحوالہ کشتی نوح ص ۱۶ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۸ ص ۱۸)

س : قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ کی بن باپ پیدائش کو معجزہ کہا ہے مگر مرزا قادیانی اس کو عیب اور نقص کہتا ہے مرزا قادیانی کے طنزیہ الفاظ بیان کریں؟

ج : مرزا قادیانی کہتا ہے ”جس طرح برسات کے دنوں میں ہزار ہا کیڑے مکوڑے خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور آدم علیہ السلام بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تھے تو پھر عیسیٰ کی اس پیدائش میں کوئی بزرگی نہیں۔“

(بحوالہ چشمہ معرفت از مرزا قادیانی ص ۱۸)

س : مرزا قادیانی مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس نے کتنے حج کئے؟

ج : مرزا قادیانی نے ایک بھی حج یا عمرہ نہ کیا۔ بلکہ ہندوستان سے باہر ہی نہ نکلا۔

س : بتائیے حضرت عیسیٰ ”دجال“ کو کس جگہ پر اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے؟

ج : مقام ”لد“ پر جو فلسطین میں ہے۔ (بحوالہ تاج العروس جلد دوم ص ۴۹۳)

س : قادیانی جھوٹا پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ سری نگر محلہ خلیار میں مدفون ہیں، سری نگر کے ایک روزنامہ نے قادیانیوں کو پچاس ہزار روپے کا انعام چیلنج دیا کہ جو کوئی سری نگر یا اس کے گرد و نواح میں قبر مسیح ثابت کر دے، اسے پچاس ہزار روپے انعام دیا جائے گا۔ کیا آپ اخبار کا نام اور تاریخ بتا سکتے ہیں؟

ج : روزنامہ ”نور الصبح“ سری نگر مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۹ء (Noor-ul-Subah)

س : رفع و نزول مسیح کے سلسلہ میں امت کے جید علماء و فقہاء ہمیشہ سے متفق رہے ہیں۔ کم از کم تین علماء کے مختصر اقتباس پیش کریں جن سے رفع و حیات و نزول مسیح کی تائید ہوتی ہو؟

ج : (۱) حضرت عیسیٰ جب نازل ہوں گے تو اپنی شریعت (عیسوی) پر عمل نہیں کریں گے بلکہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر عمل کریں گے۔ احادیث اس پر وارد ہوئی ہیں اور اس پر امت کا اجماع ہو چکا ہے۔ (فتویٰ علامہ جلال الدین سیوطی مندرجہ

الحلوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۱۵۵

(۲) ”اس مسئلہ پر احادیث بغیر نزاع کے ثابت ہیں اور اس میں اجماع منعقد ہے“
(فتویٰ ملا علی القاری البروی مندرجہ ضوع المعانی شرح قصیدہ بدالامالی)
(۳) اور امت کا حدیث متواترہ سے اس مضمون پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور وہ آخری زمانہ میں نازل ہوں گے۔“

(ارشاد امام ابو حیان اللاندی مندرجہ البحر المحیط جلد نمبر ۲ ص ۴۷۳)

س : قرآن کریم کی وہ آیت کریمہ بمعہ ترجمہ تحریر کریں جس کی رو سے یہ عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت عیسیٰ کو قتل نہیں کیا گیا بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف زندہ اٹھالیا ہے؟

ج : سور النساء ۵۸-۱۵۷

و قولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وما قتلوه
وما صلبوه و لکن شبہ لہم ط و ان الذین اختلوا فیہ لفی شک
منہ ط ما لہم بہ من علم الا اتباع الظن وما قتلوه یقینا • بل رفعہ
اللہ الیہ ط و کان اللہ عزیزا حکیم

ترجمہ : اور ان کے اس کہنے پر کہ ہم نے مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کیا ہے (جبکہ) انہوں نے نہ اسے قتل کیا اور نہ اسے سولی دی بلکہ ان کے لئے ان کی (عیسیٰ) کی ماند کا ایک بنا دیا گیا اور وہ اس کے بارہ اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف شبہ میں پڑے ہوئے ہیں بے شک انہوں نے اسے یقینی طور پر قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

س : حضرت امام مہدیؑ کے حالات زندگی اور نشانیوں پر ایک نوٹ تحریر کریں۔ یا اس عنوان پر ۳ منٹ تک عوام سے خطاب کریں۔

ج : شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

حضرت امام مہدی سید اور اولاد فاطمہ الزہرہؑ میں سے ہیں۔ آپ کا قد و قامت قدرے لنبا، بدن چست، رنگ کھلا ہوا اور چہرہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے مشابہ ہو گا نیز آپ کے اخلاق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوری مشابہت رکھتے ہوں گے۔ آپ کا اسم شریف محمد، والد کا نام عبداللہ، والدہ صاحبہ کا نام آمنہ ہو گا، زبان میں قدرے لکنت ہوگی جس کی وجہ سے شکل ہو کر کبھی ران پر ہاتھ ماریں گے۔

آپ کا علم لدنی (خداوار) ہو گا۔ آپ کے ظہور سے قبل ملک عرب و شام میں ابو سفیان کی اولاد میں سے ایک شخص پیدا ہو گا جو سلوات کو قتل کرے گا۔ اس کا حکم ملک شام و مصر کے اطراف میں چلے گا اس دوران میں بادشاہ روم کی عیسائیوں کے ایک فرقہ سے جنگ اور دوسرے فرقہ سے صلح ہو گی۔ لڑنے والا فریق قسطنطنیہ پر قبضہ کرے گا۔ بادشاہ روم دار الخلافہ کو چھوڑ کر ملک شام میں پہنچ جائے گا اور عیسائیوں کے دوسرے فریق کی اعانت سے اسلامی فوج ایک خونریز جنگ کے بعد فریق مخالف پر فتح پائے گی۔ دشمن کی شکست کے بعد موافق فریق میں سے ایک شخص نعرہ لگائے گا کہ صلیب غالب ہو گئی اور اسی کے نام سے یہ فتح ہوئی۔ یہ سن کر اسلامی لشکر میں سے ایک شخص اس سے مارپیٹ کرے گا اور کہے گا، 'نہیں' دین اسلام غالب ہوا اور اسی کی وجہ سے یہ فتح نصیب ہوئی۔ یہ دونوں اپنی اپنی قوم کو مدد کرے لئے پکاریں گے جس کی وجہ سے فوج میں خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔

بادشاہ اسلام شہید ہو جائے گا۔ عیسائی ملک شام پر قبضہ کر لیں گے اور آپس میں ان دونوں عیسائیوں قوموں کی صلح ہو جائے گی، باقی مسلمان مدینہ منورہ چلے آئیں گے، عیسائیوں کی حکومت خیبر تک (جو مدینہ منورہ کے قریب ہے) پھیل جائے گی۔ اس وقت مسلمان اس فکر میں ہوں گے کہ امام مہدی کو تلاش کرنا چاہئے تاکہ ان کے ذریعہ سے یہ مصیبتیں دور ہوں۔ اور دشمن کے پنجے سے نجات ملے۔ حضرت امام مہدی اس وقت مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوں گے مگر اس ڈر سے کہ مبادا لوگ مجھ جیسے ضعیف کو اس عظیم الشان کام کی انجام دہی کی تکلیف دیں، مکہ مکرمہ چلے جائیں گے، اس زمانے کے اولیائے کرام اور ابدال عظام آپ کو تلاش کریں گے۔ بعض آدمی مہدی ہونے کے جھوٹے دعوے بھی کریں گے۔ حضرت مہدی علیہ السلام رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوں گے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت آپ کو پہچان لے گی اور آپ کو مجبور کر کے آپ سے بیعت کرے گی۔ اس واقعہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے قبل گذشتہ ماہ رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن لگ چکے گا۔ اور بیعت کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی۔ "ہذا خلیفۃ اللہ المہدی فاستمعوا لہ و اطیعوا" اس آواز کو اس جگہ کے تمام خاص و عام سن لیں گے۔ بیعت کے وقت آپ کی عمر چالیس سال کی ہو گی۔ خلافت کے مشہور ہونے پر مدینہ کی فوجیں آپ کے پاس مکہ مکرمہ چلی آئیں گے۔ شام و عراق اور یمن کے اولیائے کرام و ابدال عظام آپ کی صحبت میں اور ملک عرب کے لاتعداد لوگ آپ کے لشکر میں داخل ہو جائیں گے اور اس خزانہ کو جو کعبہ میں مدفون ہے (جس کو تلج الکعبہ)

کہتے ہیں) نکل کر مسلمانوں پر تقسیم فرمائیں گے جب یہ خبر اسلامی دنیا میں پھیلے گی تو خراسان سے ایک شخص ایک بہت بڑی فوج لے کر آپ کی مدد کے لئے روانہ ہو گا جو راستہ میں بہت سے عیسائیوں اور بدوینوں کا صفایا کر دے گا۔ اس لشکر کی کمان منصور نامی ایک شخص کے ہاتھ میں ہو گی۔ وہ سفیانی (جس کا ذکر اوپر گذر چکا) اہل بیت کا دشمن ہو گا اس کی نینل قوم بنو کلب ہو گی۔ حضرت امام مہدی کے مقابلہ کے واسطے اپنی فوج بھیجے گا۔ جب یہ فوج مکہ مدینہ کے درمیان ایک میدان میں پہاڑ کے دامن میں مقیم ہو گی تو اسی جگہ اس فوج کے نیک و بد سب کے سب دھنس جائیں گے اور قیامت کے دن ہر ایک کا حشر اس کے عقیدے اور عمل کے مطابق ہو گا۔ ان میں سے صرف دو آدمی بچیں گے ایک حضرت امام مہدی کو اس واقعہ کی اطلاع دے گا اور دوسرا سفیانی کو۔ عرب کی فوجوں کے اجتماع کا حال سن کر عیسائی بھی چاروں طرف سے فوجوں کے جمع کرنے کی کوشش میں لگ جائیں اور اپنے اور روم کے۔ ممالک سے فوج کثیر لے کر امام مہدی کے مقابلہ کے لئے شام میں جمع ہو جائیں گے ان کی فوج کے اس وقت ستر جھنڈے ہوں گے اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ بارہ ہزار سپاہ ہو گی (جس کی کل تعداد ۸۴۰۰۰۰ ہو گی) حضرت امام مہدی مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر مدینہ منورہ پہنچیں گے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت سے مشرف ہو کر شام کی جانب روانہ ہو جائیں گے۔ دمشق کے پاس آ کر عیسائیوں کی فوج سے مقابلہ ہو گا۔ اس وقت حضرت امام مہدی کی وجہ سے تین گروہ ہو جائیں گے۔ ایک گروہ نصاری کے خوف سے بھاگ جائے گا۔ خداوند کریم ان کی توبہ ہرگز قبول نہ فرمائے گا۔ باقی فوج میں سے کچھ تو شہید ہو کر بدر واحد کے شہداء کے مراتب کو پہنچیں گے اور کچھ بتوفیق ایزدی فتح یاب ہو کر ہمیشہ کے لئے گمراہی اور انجام بد سے چھٹکارا پالیں گے حضرت امام مہدی دوسرے روز پھر نصاری کے مقابلہ کے لئے نکلیں گے، اس روز مسلمانوں کی ایک جماعت یہ عہد کر کے نکلے گی کہ یا میدان جنگ فتح کریں گے یا مرجائیں گے یہ جماعت سب کی سب شہید ہو جائے گی۔ حضرت امام مہدی باقی ماندہ قلیل جماعت کے ساتھ لشکر میں واپس آئیں گے۔ دوسرے دن پھر ایک بڑی جماعت یہ عہد کرے گی کہ فتح کے بغیر میدان جنگ سے واپس نہیں آئیں گے یا مرجائیں گے اور حضرت امام مہدی کے ہمراہ بڑی بہادری کے ساتھ جنگ کریں گے اور آخر یہ بھی جام شہادت نوش کریں گے۔ شام کے وقت حضرت امام مہدی تھوڑی سی جماعت کے ساتھ لوٹیں گے۔ تیسرے روز اسی طرح ایک بڑی جماعت قسم کھا کر نکلے گی اور وہ بھی شہید ہو جائے گی اور حضرت امام مہدی تھوڑی سی

جماعت کے ساتھ اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئیں گے۔ چوتھے روز حضرت امام مہدی
رسدگاہ کی محافظ جماعت کو لے کر دشمن سے پھر نبرد آزما ہوں گے۔ یہ جماعت تعداد میں
بہت کم ہوگی مگر خداوند کریم ان کو فتح مبین عطا فرمائیں گے۔ عیسائی اس قدر قتل ہوں گے
کہ باقیوں کے دماغ سے حکومت کی بو نکل جائے گی اور بے سروساں ہو کر نہایت ذلت و
رسوائی کے ساتھ بھاگ جائیں گے۔ مسلمان ان کا تعاقب کر کے بتوں کو جہنم رسید کر دیں
گے اس کے بعد حضرت امام مہدی بے انتہا انعام و اکرام اس میدان کے شیروں جانبازوں پر
تقسیم فرمائیں گے مگر اس مال سے کسی کو خوشی حاصل نہ ہوگی کیونکہ اس جنگ کی بدولت
بہت سے خاندان و قبیلے ایسے ہوں گے جن میں صرف ایک ہی آدمی بچا ہو گا۔ اس کے بعد
حضرت امام مہدی بلاد اسلام کے نظم و نسق اور فرائض و حقوق العباد کی انجام دہی میں
مصروف ہوں گے، چاروں طرف اپنی فوجیں پھیلا دیں گے۔ ان مہمات سے فارغ ہو کر فتح
قسطنطنیہ کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ بحیرہ روم کے کنارے پر پہنچ کر قبیلہ بنو اسحاق کے ستر
ہزار بہادروں کو کشتیوں پر سوار کر کے اس شہر کی خلاصی کے لئے جس کو آج کل استنبول
کہتے ہیں مقرر فرمائیں گے۔ جب یہ فسیل شہر کے قریب پہنچ کر نعرہ تکبیر بلند کریں گے تو
اس کی فسیل نام خدا کی برکت سے یکایک گر جائے گی۔ مسلمان ہلا کر کے شہر میں داخل ہو
جائیں گے۔ سرکشوں کو ختم کر کے ملک کا انتظام نہایت عدل و انصاف کے ساتھ کریں گے۔
ابتدائی بیعت سے اس وقت تک چھ سات سال کا عرصہ گزرے گا۔ امام مہدی ملک کے
بندوبست ہی میں مصروف ہوں گے۔ کہ افواہ اڑے گی کہ دجال نکل آیا اور مسلمانوں کو تباہ
کر رہا ہے۔ اس خبر کے سنتے ہی حضرت امام مہدی ملک شام کی طرف واپس ہوں گے اور
اس خبر کی تحقیق کے لئے پانچ یا نو سوار جن کے حق میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ میں ان کے ماں باپوں و قبائل کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا
ہوں۔ وہ اس زمانے کے روئے زمین کے آدمیوں سے بہتر ہوں گے لشکر کے آگے روانہ ہو
کر معلوم کر لیں گے کہ یہ افواہ غلط ہے پس امام مہدی عجلت کو چھوڑ کر ملک کی خبر گیری کی
غرض سے آہستگی اختیار فرمائیں گے اس میں کچھ عرصہ نہ گزرے گا کہ دجال ظاہر ہو جائے
گا اور قبل اس کے وہ دمشق پہنچے حضرت امام مہدی دمشق آچکے ہوں گے اور جنگ کی
پوری تیاری اور تربیت فوج کر چکے ہوں گے اور اسباب حرب و ضرب تقسیم کرتے ہوں
گے کہ مؤذن عصر کی اذان دے گا لوگ نماز کی تیاری ہی میں ہوں گے کہ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام دو فرشتوں کے کاندھوں پر تکیہ لگائے ہوئے آسمان سے دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی

منارہ پر جلوہ افروز ہو کر آواز دیں گے کہ سیڑھی لے آؤ پس سیڑھی حاضر کر دی جائے گی۔ آپ اس کے ذریعے سے نازل ہو کر امام مہدی سے ملاقات فرمائیں گے۔ امام مہدی نہایت تواضع و خوش خلقی سے آپ کے ساتھ پیش آئیں گے اور فرمائیں گے یا نبی اللہ امامت کیجئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے کہ امامت تم ہی کرو کیونکہ تمہارے بعض بعض کے لئے امام ہیں اور یہ عزت اسی امت کو خدا نے دی ہے پس امام مہدی نماز پڑھائیں گے اور حضرت عیسیٰ السلام اقتدا کریں گے۔ نماز سے فارغ ہو کر امام مہدی پھر حضرت عیسیٰ سے کہیں گے کہ یا نبی اللہ اب لشکر کا انتظام آپ کے سپرد ہے جس طرح چاہیں انجام دیں۔ وہ فرمائیں گے نہیں یہ کام بدستور آپ ہی کے تحت رہے گا۔ میں صرف قتل دجل کے واسطے آیا ہوں جس کا مارا جانا میرے ہی ہاتھ سے مقدر ہے اس کے بعد تمام زمین حضرت امام مہدیؑ کے عدل و انصاف سے بھر جائیگی، ظلم و بے انصافی کی بیخ کنی ہو گی۔ تمام لوگ عبادت و اطاعت الہی میں سرگرمی سے مشغول ہوں گے۔ آپ کی خلافت کی میعاد سات یا آٹھ یا نو سال ہو گی۔ واضح رہے کہ سات سال عیسائیوں کے فتنے اور ملک کے انتظام میں۔ آٹھواں سال دجل کے ساتھ جنگ و جدال میں اور نواں سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معیت میں گزرے گا۔ اس حساب سے آپ کی عمر ۴۸ سال کی ہو گی۔ بعد ازاں امام مہدیؑ فوت ہو جائیں گے اور حضرت عیسیٰؑ آپ کے جنازہ کی نماز پڑھا کے دفن فرمائیں گے اس کے بعد تمام چھوٹے بڑے انتظامات حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھ میں آ جائیں گے۔

(رسالہ علامات قیامت مولفہ مولانا شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی)

س : کیا آپ حضرت عیسیٰؑ کے نزول اور حیات ثانی کی تفصیلات سے عوام کو دو منٹ کے خطاب میں مطلع کر سکتے ہیں؟

ج : آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر آج تک تمام امت محمدیہ کا اتفاق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں، قریب قیامت میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کے زمانہ میں جب کائنات دجل نکلے گا تو اس کو قتل کرنے کے لئے آسمان سے اتریں گے۔ یہاں تین مسئلے ہیں۔

(۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر اٹھایا جائے۔

(۲) آسمان پر ان کا زندہ رہنا۔

(۳) اور آخری زمانے میں ان کا آسمان سے نازل ہونا۔

یہ تینوں باتیں آپس میں لازم و ملزوم ہیں اور اللہ حق میں سے ایک بھی فرد ایسا

نہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کا قائل نہ ہو، پس جس طرح قرآن کریم کے بارے میں ہر زمانے کے مسلمان یہ مانتے آئے ہیں کہ یہ وہی کتب مقدس ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی اور مسلمانوں کے اس تواتر کے بعد کسی شخص کے لئے یہ گنجائش نہیں رہ جاتی کہ وہ اس قرآن کریم کے بارے میں کسی شک و شبہ کا اظہار کرے، اسی طرح گزشتہ صدیوں کے تمام بزرگان دین اور اہل اسلام یہ بھی مانتے آئے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھایا گیا اور یہ کہ وہ آخری زمانے میں دوبارہ زمین پر اتریں گے۔ اس لئے نسل بعد نسل ہر دور، ہر زمانے، ہر طبقے اور ہر علاقے کے مسلمانوں کا عقیدہ جو متواتر چلا آتا ہے، کسی مسلمان کے لئے اس میں شک و شبہ اور تردد کی گنجائش نہیں اور جو شخص ایسے قطعی اجماعی اور متواتر عقیدوں کا انکار کرے وہ مسلمانوں کی فہرست سے خارج ہے۔

۱۸۸۳ء تک مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ تھے اور قریب قیامت میں آسمان سے نازل ہونے والے تھے، چنانچہ وہ براہین احمدیہ حصہ چہارم میں (جو ۱۸۸۳ء میں شائع ہوئی) ایک جگہ لکھتے ہیں۔

”حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔“ (ص ۳۷۱)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں؟

”هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ“

یہ آیت جسمانی اور سیاست مکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کلمہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے، وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا (ص ۲۹۸، ۲۹۹)

مندرجہ بالا عبارتوں سے واضح ہے کہ ۱۸۸۳ء تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ تھے اور قرآن نے ان کے دوبارہ دنیا میں آنے کی پیش گوئی کی تھی۔ قرآن کریم کے علاوہ خود مرزا قادیانی کو بھی ان کے نازل ہونے کا الہام ہوا تھا، ۱۸۸۳ء سے لے کر اب تک نہ عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں دوبارہ آئے ہیں اور نہ ان کی وفات کی خبر آئی ہے۔ اس لئے قرآن کریم کی پیش گوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور امت اسلامیہ کے چودہ سو سالہ متواتر عقیدہ کی روشنی میں ہر مسلمان کو یقین رکھنا چاہئے کہ

عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور وہ آسمان سے نازل ہو کر دوبارہ دنیا میں آئیں گے کیونکہ بقول مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے متواتر احادیث میں ان کے دوبارہ آنے کی پیش گوئی فرمائی ہے۔ مرزا صاحب ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔

”صبح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے بائبل قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں، کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ انجیل بھی اس کی مصدق ہے، اب اس قدر ثبوت پر پانی پھیرنا اور یہ کہنا کہ یہ تمام حدیثیں موضوع ہیں درحقیقت ان لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ نے بصیرت دینی اور حق شناسی سے کچھ بھی حصہ نہیں دیا اور باعث اس کے ان لوگوں کے دلوں میں قل اللہ اور قل الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی اس لئے جو بت ان کی سمجھ میں بالاتر ہو اس کو محالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں۔۔۔ مسلمانوں کی بد قسمتی ہے یہ فرقہ بھی اسلام میں پیدا ہو گیا جس کا قدم دن بدن الحاد کے میدانوں میں آگے ہی آگے چل رہا ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۵۵)

مرزا قادیانی کے ان حوالوں سے مندرجہ ذیل باتیں واضح ہوئیں۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کی قرآن کریم نے پیش گوئی کی ہے۔

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث میں بھی یہی پیش گوئی کی گئی ہے۔

☆ تمام مسلمانوں نے بائبل اس کو قبول کیا ہے اور پوری امت کا اس عقیدے پر اجماع ہے۔

☆ انجیل میں خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول بھی اس پیش گوئی کی تصدیق و تائید کرتا ہے۔

☆ خود مرزا قادیانی کو بھی اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کی اطلاع الہام کے ذریعے دی تھی۔

☆ جو شخص ان قطعی ثبوتوں کے بعد بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ کی آنے کو نہ مانے، وہ دینی بصیرت سے یکسر محروم اور ملحد و بے دین ہے۔

(بحوالہ تحفہ قادیانیت ص ۲۱-۲۱۵ از مولانا یوسف لدھیانوی)

قادیانیوں کے عبرت ناک انجام

س : میاں عبداللہ سنوری جو مرزا قادیانی کا انتہائی قریبی ساتھی تھا اور بقول مرزا بشیرالدین محمود اس کا تعلق ایسا تھا جو کہ انبیاء کے خاص اصحاب کو ہوتا ہے۔ بتائیے اس کی موت کس طرح واقع ہوئی؟

ج : وفات مرض فالج سے ہوئی جس میں اس نے تیرہ دن بہت تکلیف سے کائے۔ فالج کا اثر زبان پر بھی تھا اور طاقت گویائی قائم نہ رہی تھی۔
(قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ جدید ایڈیشن صفحہ ۸۴ بحوالہ سیرت المہدی حصہ دوم صفحہ ۱۰۸)

س : فتنہ قادیانیت کے پوپ سر ظفر اللہ خان کا انجام بد کس طرح ہوا؟
ج : فتنہ قادیانیت کا پوپ سر ظفر اللہ بستر مرگ پر بے ہوش پڑا رہتا۔ کبھی کبھی معمولی سی آنکھیں کھول کر اپنے ارد گرد کھڑے لوگوں کو ہلکی سی نظر دیکھ لیتا۔ کھانے پینے سے عاجز اور غذائی ضروریات پوری کرنے کے لئے گلوکوز کی بوتلیں چڑھا رکھی تھیں۔ لیکن گلوکوز کا پانی پیلے رنگ کا محلول بن کر منہ کے راستے باہر نکل جاتا اور اس پیلے رنگ کے محلول سے پاخانے جیسی بدبو اٹھتی، ڈاکٹر ٹشو پیپر سے بار بار اس غلاظت کو صاف کرتے لیکن غلاظت رکنے کا نام نہ لیتی۔ سر ظفر اللہ بستر پر پیشاب کرتا۔ کمرے میں اس شدت کی بدبو اٹھتی کہ ٹھہرنا مشکل ہوتا۔ بدبو اور دیگر حفاظتی تدابیر کو مد نظر رکھتے ہوئے قادیانی ڈاکٹروں نے اپنے منہ پر ماسک چڑھا رکھے تھے۔ عام ملاقات پر سخت پابندی ہوتی کیونکہ سر ظفر اللہ کا یہ ہولناک انجام دیکھ کر کوئی بھی قادیانی، قادیانیت سے تائب ہو سکتا تھا۔ اسی حالت میں ظفر اللہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔ لیکن مرنے کے بعد بھی اس کے منہ سے غلاظت جاری رہی۔ جس سے بچنے کے لئے قادیانی ڈاکٹر اس کا منہ کھول کر گلے میں ردی کا گولہ ٹھونس دیتے۔ لیکن خدائی عذاب اس گولے سے کہاں رکتا!

(مرگ میرزا نیت صفحہ ۶۳ مصنف طاہر رزاق)

س : کس قادیانی کی قبر پر آگ کے گولے برستے رہے اور اہل علاقہ نے یہ ہولناک منظر خود ملاحظہ کیا؟

ج: روڈہ ضلع خوشاب کا قادیانی حاجی ولد مرزا

(مرگ میرزا نیت صفحہ ۷۰)

س: کس قادیانی کے بارے میں ڈاکٹر نے کہا تھا کہ ”میں بیماری کا علاج کر سکتا ہوں مگر خدائی پکڑ کا علاج نہیں کر سکتا؟“

ج: مرزا بشیر الدین محمود قادیانی کے بارے میں۔

نہ جا اس کے تھل پر کہ بے ڈھب گرفت اس کی
ڈر اس کی دیر گیری سے کہ ہے سخت انتقام اس کا

(مرگ میرزا نیت صفحہ ۷۳)

س: کس قادیانی خلیفہ کے بارے میں مشہور ہے کہ جب وہ مرض الموت میں مبتلا تھا تو اپنا پاخانہ کھاتا تھا؟

ج: مرزا بشیر الدین محمود۔

(مرگ میرزا نیت از طاہر رزاق صفحہ ۷۱)

س: مرزا بشیر الدین محمود کا عبرت ناک انجام کس طرح ہوا؟

ج: لا علاج اور مملک بیماریوں کے ہاتھوں سسک سسک کر اور ایڑیاں رگڑ

رگڑ کر بشیر الدین جہنم واصل ہوا۔ کہتے ہیں کہ آخری وقت میں کتے کی طرح

بھونکنے لگا تھا۔ وہ شام کے سات بجے مردار ہوا لیکن اس کی موت کا اعلان

رات کے دو بجے کیا گیا۔ موت کا اعلان سات گھنٹے بعد کیوں کیا گیا؟ سات گھنٹے

تک یہ خبر قصر خلافت سے باہر کیوں نہ آئی۔ وجہ یہ تھی کہ بشیر الدین کئی

مہینوں سے نہایا نہیں تھا۔ ناخن، داڑھی اور سر کے بال کٹوائے نہیں تھے۔

جسم پر غلاظت کی پٹریاں جمی ہوئی تھیں۔ قادیانی جب اسے ان امور کے

بارے میں کہتے تو وہ انہیں نگلی گالیاں دیتا۔ مرنے کے بعد رگڑ رگڑ کر بشیر

الدین کے جسم کو دھویا گیا۔ ناخن کاٹے گئے، سر اور داڑھی کے بالوں کو کاٹ

کر آراستہ کیا گیا۔ جسم کی بدبو ختم کرنے کے لئے بہترین خوشبوئیاں چھڑکی

گئیں۔ چہرے پر پوڈر لگایا گیا۔ ہونٹوں پر ہلکی ہلکی سرخی سجائی گئی۔ اس کے

علاوہ منہ پر چمک پیدا کرنے والے کیمیکلز لگائے گئے اور اس کی چارپائی باہر

دالان میں رکھی گئی۔ مرکزی کا ایک بلب اس کے سر کی طرف اور دوسرا

پاؤں کی طرف روشن کر دیا گیا۔ جب مرکزی کے بلب کی چمکیلی شعائیں اس

کے چمکیلے کیمیکلز لگے منہ پر پڑتیں تو اس کا بدبودار منہ چمکتا اور قادیانی شکاری سادہ لوح قادیانیوں سے کہتے کہ دیکھو جی! حضرت صاحب کو کیسا روپ چڑھا ہے۔

(مرگ میرزائیت از طاہر رزاق صفحہ ۷۳)

س: قادیانیوں کے پہلے نام نہاد خلیفہ حکیم نور الدین کا انجام کس طرح ہوا؟
ج: سب سے پہلے جس خبیث الفطرت انسان نے مرزا قادیانی کی نبوت کو تسلیم کیا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی، وہ حکیم نور الدین تھا۔ قادیانی جماعت میں مرزا قادیانی کے بعد اس کا مقام ہے۔ مرزا قادیانی کی موت کے بعد وہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پہلا خلیفہ کہلایا۔ قادیانی اسے سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے برابر قرار دیتے ہیں۔ (نعوذ باللہ) ساری زندگی سائے کی طرح مرزا قادیانی کے ساتھ رہا اور بنا سستی نبوت کی منصوبہ سازی میں پیش پیش رہا۔ ایک دن گھوڑے پر سوار کہیں جا رہا تھا کہ گھوڑے نے پیٹھ سے زمین پر پٹخا جس سے شدید زخمی ہو گیا۔ زخم ٹھیک نہ ہوا اور بگڑ کر گنگرین ہو گئی۔ اسی حالت میں اس کی بیوی کسی کے ساتھ فرار ہو گئی۔ جوان بیٹے کو بشیر الدین نے قتل کرا دیا اور اسی قاتل نے خلافت حاصل کرنے کے لئے اس کی بیٹی سے شادی رچائی۔ مرزا بشیر الدین نے باقی بیٹوں کو دھکے دے کر جماعت سے نکال دیا۔ آخری وقت میں زبان بند ہو گئی اور چہرہ مسخ ہو گیا۔ اسی حالت میں ختم نبوت کا غدار اس جہان فانی سے اپنی بقایا سزا پانے کے لئے اس دار باقی میں پہنچ گیا۔

(مرگ میرزائیت صفحہ ۷۴ از طاہر رزاق)

س: مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود کا مسعود سے اس عالم رنگ و بو کو کس طرح نجات ملی؟

ج: مرزا قادیانی کو انتہائی خوفناک ہیضہ ہوا۔ منہ اور مقعد دونوں راستوں سے غلاظت بننے لگی۔ اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ رفع حاجت کے لئے لیٹرین تک جا سکے، اس لئے چارپائی کے پاس ہی غلاظت کے ڈمیر لگ گئے۔ مسلسل پاخانوں اور اٹیوں نے اس قدر نچوڑ کر رکھ دیا کہ اپنی ہی غلاظت پر منہ کے بل گرا اور زندگی کی بازی ہار گیا۔ کائنات میں شاید ہی کسی کو ایسی ہولناک

اور عبرت ناک موت آئی ہو۔ تدفین تک منہ سے غلاظت بہتی رہی جسے بڑی کوشش کے باوجود بند نہ کیا جاسکا۔ جس تابوت میں مرزے کا جنازہ لاہور سے قادیاں گیا، اس تابوت اور تابوت میں پڑے بھوسے (توڑی) کو حکومت نے آگ لگوا کر خاکستر کر دیا تاکہ اس تابوت سے علاقہ میں کوئی بیماری نہ پھیل جائے۔

(مرگ میرزائیت صفحہ ۷۴ مصنف طاہر رزاق)

س : مرزا قادیانی کے عبادت خانے کے امام عبدالکریم کی عبرت انگیز موت کس طرح واقع ہوئی؟

ج : اس کے جسم پر ایک پھوڑا نمودار ہوا اور آٹا "فانا" سارے جسم کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ شدت درد سے ایسے چیختا چلاتا گویا بکرا ذبح ہو رہا ہو۔ مرزا قادیانی اسے خدائی پکڑ میں پھنسا دیکھ کر ایسا ڈرا کہ باوجود لوگوں کے اصرار اور عبدالکریم کے بار بار یاد کرنے کے، اس کی عبادت کو نہ پہنچا حالانکہ دونوں (عبدالکریم و مرزا غلام احمد) ایک ہی مکان میں رہائش پذیر تھے۔ اس طرح سارا جسم گل سڑ گیا اور مردود جنم واصل ہو گیا۔ نام نہاد بہشتی مقبرہ میں سب سے پہلا دوزخ کا گڑھا مردود کے لئے کھودا گیا جس میں خدائی عذاب میں گرفتار ہو کر جنم واصل ہونے والے کو گاڑ دیا گیا۔

(مرگ میرزائیت صفحہ ۷۸ از طاہر رزاق)

س : کس قادیانی کے بارے میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ یہ میرزائیت کا انجام دیکھ کر مرے گا؟

ج : ظفر اللہ خان قادیانی۔

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت صفحہ ۲۸۹ از مولانا اللہ وسایا)

س : ظفر اللہ خان قادیانی کب جنم واصل ہوا؟

ج : ۱۹۸۵ء

س : کس قادیانی خلیفہ نے وصیت کی تھی کہ جب حالات سازگار ہوں (پاکستان ختم ہو کر بھارت میں ضم ہو جائے۔ زاہد) تو میری لاش ربوہ سے اکھاڑ کر قادیاں میں دفن کر دی جائے۔

ج : مرزا بشیر الدین محمود احمد

قلیانییت کے بارے میں آراء، تبصرے، تجزیے،

اقوال، اشعار وغیرہ۔

س: ”درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے“ قلیانییت پر یہ تبصرہ کس کا ہے؟

ج: شاعر مشرق حضرت علامہ محمد اقبالؒ کا

س: ”سیلہ کذاب اور سیلہ پنجاب“ (مراد ہے مرزا قلیانی) کا کفر فرعون کے کفر سے
بڑھ کر ہے۔“ یہ الفاظ کس شخصیت کے ہیں۔

ج: مولانا سید محمد انور شاہ محدث کشمیریؒ (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء اول ص ۴۸۴)

س: ”قلیانی مرزائیت کی جائے پیدائش، ربوہ اعصابی مرکز، تل ایب تربتی کیمپ، لندن
پناہ گاہ، ماسکو استاد اور واشنگٹن اس (قلیانییت) کا بینک ہے“ یہ تبصرہ کس کا ہے؟

ج: شورش کشمیریؒ

س: پاکستان میں انگریز کو سب سے زیادہ اعتماد جس (گروہ) پر ہو سکتا ہے، وہ قلیانی
گروہ ہے“ یہ واقعاتی رائے کس پاکستانی شخصیت نے دی ہے؟

ج: قائد اعظم محمد علی جناحؒ۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۷۳۸)

س: کس مشہور علمی اور روحانی شخصیت نے قلیانییت کو خارش زدہ کتے سے بھی بدتر
قرار دیا ہے؟

ج: حضرت پیر محمد کرم شاہ الازہری (بحوالہ ”قلیانییت ہماری نظر میں“ ص ۶۴)

س: بتائیے یہ تبصرہ کس عظیم شخصیت کا ہے۔

”قلیانی مرتد اور منافق ہیں مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب ان کو مظلوم سمجھنے والا
اسلام سے خارج اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔“ (احکام شریعت ص ۱۱۲-۱۱۳)

ج: امام احمد رضا خان بریلویؒ ”احکام شریعت“ ۱۱۲-۱۱۳

س: ”مرزائیت کے پیروکار کو غیر مسلم اقلیت قرار نہ دینا پاکستان کی سالمیت کے قطعاً
منافی ہے“ یہ الفاظ کس مجاہد ختم نبوت کے ہیں؟

ج: ابوالحسنات سید محمد احمد قادریؒ سابق خطیب جامع مسجد وزیر خاں لاہور۔ (قلیانییت
ہماری نظر میں ص ۸۱)

س: بتائیے قلیانییت کے بارے میں مندرجہ ذیل آراء کا اظہار کن شخصیات نے کیا؟

۱۔ ”مرزائیت ایک خوفناک سازش ہے جو انگریزی دور حکومت میں تیار کی گئی اور یہ تنظیم انگریزی راج کو دوام بخشنے کی ایک تدبیر ہے۔“ (قلایانیت ہماری نظر میں ص ۱۰۷)

۲۔ ”قلویانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں“ (پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام خط)
۳۔ ”جہاں تک مرزا قلیوانی کا تعلق ہے ہم اس کو ایک بار نہیں ہزار بار دجل کہیں گے، اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم المرسلین پر اپنی نبوت کا تپاک پیوند جوڑ کر ناموس رسالت پر کھلم کھلا حملہ کیا ہے، اپنے اس عقیدہ سے میں ایک منٹ کے کروڑوں حصہ کے لئے بھی دست کش ہونے کو تیار نہیں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی باک نہیں کہ مرزا قلیوانی دجل تھا، دجل تھا، دجل تھا، میں اس سلسلہ میں قانون انگریزی کا نہیں، قانون محمدی کا پابند ہوں“

(”تحریک ختم“ نبوت از شورش کاشمیری ص ۶۹-۶۸)

۴۔ ”اس میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں کہ عرصہ دراز سے قلیوانی ملک کے اندر اور باہر یہودی للہی سے مل کر پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف بین الاقوامی سطح پر بے پناہ پروپیگنڈا کر کے پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش میں سرگرم عمل ہیں اور اپنا اثر و رسوخ استعمال کرتے ہوئے مغربی ممالک کی طرف سے طرح طرح کی رکاوٹیں اور بے جا پابندیاں پیدا کر کے ہماری فنی ترقی کو مفلوج بنانے میں مشغول ہیں“ (ہفت روزہ چٹان جلد ۳۹ شمارہ نمبر ۲۳، ۳۱/ اگست ۱۹۸۶ء)

۵۔ ”ہمیں اصل خطرہ انہیں منافقوں (قلویانوں) سے ہے جو مسلمانوں کا لبادہ اوڑھ کر ہماری صفوں میں گھسے ہوئے ہیں۔“ (روزنامہ جنگ کوئٹہ ۱۱ مئی ۱۹۸۳ء)

۶۔ قلیوانی اتنے خطرناک ہیں، اس کا احساس مجھے ان دو دنوں میں ہوا، میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ ”قلویانی مذہب کے لوگ اس قدر خوفناک ارادے رکھتے ہیں۔“ (”قلایانیت ہماری نظر“ میں ۲۲۷)

ج : (۱) سید عطا اللہ شاہ بخاریؒ (۲) ڈاکٹر علامہ اقبالؒ (۳) مولانا ظفر علی خانؒ (۴) ڈاکٹر عبدالقدیر خانؒ (۵) جنرل محمد ضیاء الحق مرحومؒ (۶) ذوالفقار علی بھٹو مرحوم۔

س : بتائیے قلیانیت پر یہ مختصر ترین اور حقیقت افروز تبصرہ کس نے کیا ہے؟

”مرزائیت اور اسرائیل دونوں ہی انگریز کی تخلیق اور سازش کا نتیجہ ہیں“

(قلایانیت ہماری نظر میں ص ۱۷۰)

ج : علامہ احسان الہی ظہیر۔

س : درج ذیل اقوال کن غیر مسلم شخصیات کے ہیں؟

(۱) ”مرزائیت اسلام اور مسیحیت کے بین بین ہے“ (آئمہ تلبیس دوم ص

۳۵۵-۵۶)

(۲) مرزا قادیانی کی تعلیمات نے اسلام اور عیسائیت کو یکساں نقصان پہنچایا ہے کیونکہ

قادیانی مذہب کا وجود جھوٹ اور بے بنیاد دعوؤں پر مبنی ہے“ (ہفت روزہ لولاک ۲۹

نومبر ۱۹۸۵ء)

ج : (۱) ڈاکٹر ایچ ڈی گرس سابق پرنسپل فارمن کالج لاہور۔

(۲) پادری اے۔ آر ناصر صدر پاکستان مسیحی انجمن پاکستان۔

س : بتائیے یہ الفاظ کس قادیانی شخصیت کے ہیں؟

”تحریک احمدیت اسلام کے ساتھ وہی رشتہ رکھتی ہے جو عیسائیت کا یہودیت کے ساتھ

تھا“ (قادیانیت ہماری نظر میں ص ۲۲۳)

ج : مولوی محمد علی قادیانی سربراہ لاہوری فرقہ۔

س : خواجہ حسن نظامی کے یہ الفاظ کہاں پر نقل کئے گئے ہیں؟

”جرمنی کی جنگی طاقت کا خاتمہ ہو جائے تو دنیا کو اتنا امن نہیں ملے گا جتنا کہ قادیانی

طاقت کے زیر و زبر ہونے سے مل سکتا ہے۔“

ج : قادیانیت کا علمی محاسبہ (جدید ایڈیشن) از پروفیسر الیاس برنی ص ۶۰۱)

س : قادیانیت کے بارے میں یہ شعر کس نے کہا ہے؟

کاشا مقصود ہو جس سے شجر اسلام کا

قلویاں کے لندن ہاتھوں میں وہ آری بھی دیکھ

ج : مولانا ظفر علی خاں۔

س : معروف ہندو دانشور ڈاکٹر شکر داس نے مسلمانوں کے ذہن سے عربی تہذیب کے

خاتمہ کا کیا طریقہ بتایا تھا؟

ج : اس نے کہا تھا ”جس قدر مسلمان احمدیت کی طرف راغب ہوں گے وہ قادیان کو

اپنا مکہ تصور کرنے لگیں گے اور آخر میں محب ہند اور قوم پرست بن جائیں گے

مسلمانوں میں احمدیہ تحریک کی ترقی ہی عربی تہذیب اور پان اسلام ازم کا خاتمہ کر سکتی

ہے۔“

(اخبار بندے ماترم ۲۲/اپریل ۱۹۳۵ء۔ مرزائیت کا سیاسی محاسبہ از جالباز مرزا)

س: بتائیے علامہ اقبالؒ نے یہ شعر کس کے بارے میں کہا تھا۔

معلوم کے الہام سے اللہ بچائے عارت گر اقوام ہے وہ صورت چنگیز

(ضرب کلیم صفحہ ۵۱)

ج: مرزا قادیانی کے بارے میں۔

س: بتائیے یہ شعر کس کا ہے اور کس بارے میں؟

وہ نبوت ہے مسلمانوں کے لئے برگِ حشیش

جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

(ضرب کلیم صفحہ ۵۳)

ج: علامہ اقبالؒ کا "قادیانیت کے بارے میں۔"

س: مرزا قادیانی نے اطاعتِ حکومتِ انگریزی کا درس دینا شروع کیا علامہ اقبالؒ نے

ایک شعر کی صورت میں اس پر تبصرہ فرمایا۔ کیا آپ وہ شعر بتا سکتے ہیں؟

ج:

فتنہ ملت بیضا ہے اہمت اس کی

جو مسلمانوں کو سلاطین کا پرستار کرے

س: مرزا قادیانی کے پیروکاروں میں اکثریت جاہل اور ان پڑھ لوگوں کی تھی۔ علامہ نے

اس پر ایک نظم "پنجابی مسلمان" لکھی اس کے کوئی سے دو شعر سنا دیں۔

ج:

تحقیق کی بازی ہو تو شرکت نہیں کرتا

ہو کھیلِ مریدی کا تو ہر تار ہے بہت جلد

تویل کا پھندا کوئی صیاد لگا دے

یہ شلخِ نشین سے اترتا ہے بہت جلد

(ضرب کلیم صفحہ ۵۸)

س: قادیانیت پر اس شعر کی صورت میں تبصرہ کس شاعر نے کیا ہے؟

پلی ہے مغربی تہذیب کی آغوشِ عشرت میں

نبوت بھی ریلی ہے پیہر بھی رسیلا ہے

ج: مولانا ظفر علی خاںؒ

س: جلتباز مرزا مرحوم نے اپنے کس شعر میں قلوبانیوں کو ”ابلیسیوں کا ٹولہ“ کہا ہے؟
ج:

باطل کی نبوت باطل ہے یہ زہر ہے ابن آدم کو
یہ ٹولہ ہے ابلیسیوں کا کہہ دو سارے عالم کو
س: علامہ اقبال نے مرزا قلوبانی کے فتویٰ ترک جملہ پر کیا تبصرہ فرمایا؟
ج:

فتویٰ ہے ”شیخ“ کا یہ زمانہ قلم کا ہے
دنیا میں اب رہی نہیں تلوار کار گر
تعلیم اس کو چاہئے ترک جملہ کی
دنیا کو جس کے پنجہ خونیں سے ہو خطر
ہم پوچھتے ہیں ”شیخ“ کلیسا نواز“ سے
مشرق میں جنگ شر ہے تو مغرب میں بھی ہے شر
(ضرب کلیم صفحہ ۲۲-۲۳)

س: علامہ اقبال نے مرزا قلوبانی کے دعویٰ امامت کو غلامی کا نفسیاتی اثر قرار دیا۔
اشعار بمعہ حوالہ لکھیں۔

ج:

سخت باریک ہیں امراض ام کے اسباب
کھول کر کہئے تو کرتا ہے بیان کوتاہی
دین شیری میں غلاموں کے امام اور شیوخ
دیکھتے ہیں فقط اک فلسفہ روپائی
ہو اگر قوت فرعون کی درپردہ مرید
قوم کے حق میں ہے لعنت وہ کلیم الہی
(ضرب کلیم ۱۳۱ بعنوان نفیات غلامی)

متفرقات

س : مرزائیت کی لاہوری جماعت کے افراد کے بارے میں یہ ریمارکس کس شخص کے ہیں کہ

”اگر کسی نے زمین پر دونخ کی چلتی پھرتی آگ دیکھنی ہو تو ان کو دیکھ لے۔“

(بحوالہ الفضل قادیان ۲۸ ستمبر ۱۹۳۱ء)

ج : مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ دوم قادیانی گروہ۔

س : ”جو شخص کسی جھوٹے نبی کو قتل کر دے، اسے سو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے۔“ یہ

الفاظ کس کے ہیں؟ (قادیانیت ہماری نظر میں ص ۱۰۸)

ج : مولانا محمد علی جالندھری

س : حضرت پیر جماعت علی شاہؒ محدث علی پوری نے سچے نبی کی چار نشانیاں بیان کی تھیں کیا آپ وہ نشانیاں دہرا سکتے ہیں؟

ج : (۱) سچا نبی کسی کا شاگرد نہیں ہوتا

(۲) سچا نبی اچانک دعویٰ نبوت کرتا ہے

(۳) سچے نبی کا نام مفرد ہوتا ہے

(۴) سچا نبی کوئی ترکہ یا وراثت نہیں چھوڑتا۔

(ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور اپریل مئی ۱۹۶۱ء ص ۳۳) (قادیانیت ہماری نظر میں ص ۶۰)

س : حضرت میاں شیر محمد شرق پوریؒ نے بحالت کشف مرزا قادیانی کو کس حال میں دیکھا؟

ج : آپ نے دیکھا کہ ”مرزا قادیانی قبر میں ایک باولے کتے کی طرح ہے، اس کا منہ

دم کی طرف ہے، منہ سے پانی بہہ رہا ہے اور بھونکتے ہوئے گول چکر کاٹ رہا ہے؟

(قادیانیت ہماری نظر میں ص ۶۰)

س : کس مشہور مجاہد ختم نبوت کو ”فاتح ربوہ“ کہا جاتا ہے؟

ج : حضرت مولانا اللہ دسلایا مدظلہ۔

س : قادیان کو جانے والے راستے پر ایک شخص بیٹھا ہوتا اور وہ لوگوں کو ان الفاظ میں

مرزائیوں بالخصوص مرزا قادیانی کے جال میں پھنسنے سے روکتا۔ ”میرا اس (مرزا قادیانی)

سے قریبی رشتہ ہے میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ ایک دوکان ہے جو لوگوں کو لوٹنے

کے لئے کھولی گئی ہے، اصل میں اس کی آمدنی کم تھی، بھائی نے جائیداد سے بھی محروم

کر دیا اب آپ کے پاس اشتہار و کتابیں پہنچ جاتی ہیں اور آپ سمجھتے ہیں پتہ نہیں کتنا بڑا بزرگ ہو گا۔ یہ باتیں ہم نے آپ کی خیر خواہی کے لئے بتائی ہیں۔“
بتائیے وہ شخص کون تھا؟

ج : مرزا شیر علی جو مرزا قادیانی کا سالا تھا۔

(اخبار الفضل مورخہ ۱۷/اپریل ۱۹۳۶ء، قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ ص ۱۸۹)

س : مرزا طاہر احمد نے ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو ملت اسلامیہ کے نام جو نام نہاد مباہلہ کا چیلنج دیا تھا، اس کی اصل حقیقت کیا ہے؟

ج : مرزا طاہر احمد قادیانی کی طرف سے مباہلہ کا چیلنج ایک ڈھونگ ہے، اسے ایک مثال سے بخوبی سمجھا جاسکتا ہے کہ ایک چور رات کو نقب لگا کر کسی کے گھر میں داخل ہوا اور مال اکٹھا کرنا شروع کر دیا عین اس وقت جب وہ دونوں ہاتھ صندوق میں ڈالے کھڑا ہو اور اہل خانہ اسے رنگے ہاتھوں پکڑ لیں تو وہ بجائے تادم ہونے کے کہنے لگے ”ارے نا سمجھو! میں چور نہیں ہوں بلکہ ولی کامل ہوں اور تمہارا مال دوگنا کرنے آیا ہوں، اگر میری بات پر یقین نہیں آتا تو مجھ سے مباہلہ کر لو کہ میں چور ہوں یا ولی کامل۔ بالکل یہی حال مرزا طاہر کے مباہلہ کا ہے۔“ (ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد ۸ شمارہ ۹ ص ۲۳)

س : مرزا طاہر احمد کے اعلان کردہ ”مباہلہ“ کے جواب میں مندرجہ ذیل شخصیات نے کونسی تاریخ اور مقام پر مباہلہ کا چیلنج قبول کیا؟ (۱) مولانا یوسف لدھیانوی، (۲) ڈاکٹر علامہ محمد طاہر القادری۔

ج : (۱) ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء بروز جمعرات بعد از ظہر بمقام مینار پاکستان لاہور۔

(۲) ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کی درمیانی رات بمقام مینار پاکستان لاہور۔

س : حافظ عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان اور مولانا اللہ وسایا نے مرزا طاہر کے مباہلہ کے چیلنج کے جواب کا بیان جاری فرمایا، کوئی ایک اقتباس تحریر فرمائیں۔

ج : ”جھوٹے فریق کے لئے بددعا کرنا تو ایک طرف ہم غلامان محمدؐ تو آگ میں کودنے کو بھی تیار ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ جس طرح حضرت ابراہیمؑ پر آگ ٹھنڈی ہو گئی تھی اس طرح ہمارا بھی بال بیکانہ کر سکے گی۔“

(مباہلہ کا چیلنج قبول ہے۔ مرزا طاہر کے نام کھلا خط ص ۴)

س : کوڈتور ضلع کالی کٹ کیرالہ بھارت میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان ایک مباہلہ ہوا جس میں قادیانیوں کا لیڈر جنم واصل ہو گیا۔ اور اس مباہلے میں مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد منی صاحب اور قادیانیوں کی طرف سے چیف مشنری کیرالہ ”ابو الوفا“ شریک ہوا۔ مباہلے کا عنوان کیا تھا؟

ج : ”مرزا قادیانی اپنے دعوؤں میں سچا تھا یا جھوٹا؟“

س : مرزا قادیانی کی موت سے ایک دن قبل لاہور کے جلسہ عام میں یہ الفاظ کس نے کہے؟

”اب ہمارا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے“ مرزا قادیانی ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر جنم واصل ہو جائے گا۔

ج : پیر سید جماعت علی شاہ آف علی پور سیداں (سیالکوٹ) نے

س : مولانا منظور احمد چنیوٹی نے پہلی دفعہ کب اور کس مرزائی کو دعوت مباہلہ دی؟

ج : ۶ جنوری ۱۹۵۶ء کو قادیانیوں کے دوسرے خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود کو۔

س : خواجہ حسن نظامی نے مرزا محمود احمد (دوسرے قادیانی خلیفہ) کو کب دعوت مباہلہ دی جسے وہ قبول نہ کر سکا۔

ج : ۶۔ ربیع الاول ۱۳۳۶ ہجری۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول ص ۳۲۳)

س : عبدالرحمن مصری مرزا محمود کا مقرب تھا جو مرزا محمود کی غیر موجودگی میں قادیان کا امیر مقرر ہوتا۔ ایک وقت آیا کہ اس نے مرزا محمود کے پیچھے نماز پڑھنا ترک کر دی اور ۱۹۳۶ء میں مرزا محمود کو مباہلہ کا چیلنج بھی دیا۔ مگر کیوں؟

ج : اس لئے کہ مرزا محمود نے عبدالرحمان مصری کی اولاد کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا تھا۔ (تحفہ قادیانیت ص ۲۱۸)

س : کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ مولانا منظور احمد چنیوٹی ہر سال کس بات پر مرزائی خلفاء کو دعوت مباہلہ دیتے آ رہے ہیں مگر مرزائی خلفاء نے ان کا یہ چیلنج قبول کرنے کی کبھی جرات نہ کی؟

ج : ”آپ حلف اٹھائیں کہ آپ اور آپ کے آباء کبھی فاعل یا مفعول (زنا کرنے والا یا کروانے والا) نہیں رہے۔“ (تحفہ قادیانیت ص ۲۴۰)

س : ”قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ ”ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا سوائے اپنی قوم کی زبان میں۔“ یعنی جس قوم کی طرف رسول بھیجا جاتا ہے اس کی زبان اس قوم والی

ہی ہوتی ہے لیکن مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ مجھے ان زبانوں میں بھی الہام ہوتے ہیں جن کا علم نہیں۔ اس سلسلے میں مرزا قادیانی کا قول بتائیے۔

ج : مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ ”زیادہ تر تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض الہام مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی، سنسکرت، عبرانی وغیرہ (نزول مسیح ص ۵۷)

(نوٹ) مرزا کو کئی الہامات ایسی زبانوں میں یا ایسے الفاظ میں ہوئے ہیں جن کا کوئی اہل پتہ بھی معلوم نہیں یا جن کا کوئی سرپرست نہیں۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو ڈاکٹر غلام جیلانی برق مرحوم کی محققانہ تصنیف ”حرف محرمانہ“

س : مرزا قادیانی نے اپنے سگے بیٹے کو جائیداد سے علق کر دیا۔ اس کا جنازہ بھی نہ پڑھا کیونکہ اس نے مرزا کو نبی و رسول ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ بیٹے کا نام بتائیے؟

ج : مرزا فضل احمد (اخبار الفضل قادیان جلد ۲۹ ص ۷۱۳)

س : مرزا قادیانی اور قادیانیت کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کیوں کہا جاتا ہے؟

ج : اس لئے کہ اس فتنہ کی بنیاد خود انگریز نے رکھی تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد و عشق رسول ختم کیا جائے۔

س : قادیانیوں نے مسلمانوں کے بالمقابل اپنا سال بھی ترتیب دیا۔ کیا آپ قادیانی سال کے مہینوں کے نام بتا سکتے ہیں؟

ج : ۱۔ صلح، ۲۔ تبلیغ، ۳۔ امان، ۴۔ شہادت، ۵۔ ہجرت، ۶۔ احسان، ۷۔ وفاء،

۸۔ ظہور، ۹۔ تبوک، ۱۰۔ اخاء، ۱۱۔ نبوت، ۱۲۔ فتح۔

س : قادیانیوں کے نزدیک الہامی کتاب کا درجہ کس کتاب کو حاصل ہے؟

ج : تذکرہ : جس میں مرزا قادیانی کے خواب، کشف اور الہامات وغیرہ درج ہیں۔

س : مرزا قادیانی نے تو اپنے منکروں کو کافر اور جہنمی قرار دیا تھا مگر اس کے بیٹے مرزا بشیر الدین محمود نے بھی اپنی کتاب ”آئینہ صداقت“ میں مرزا قادیانی کے منکروں کو کافر قرار دیا ہے، کیا آپ وہ قول بتا سکتے ہیں؟

ج : ”ایسا شخص جس نے خواہ مرزا قادیانی کا نام تک نہ سنا ہو اگر وہ بیعت مرزا میں شامل نہ ہوا تو کافر ہے۔“ (ص ۳۵ مصنفہ مرزا محمود احمد)

س : یہ کس مرزائی شخصیت کے الفاظ ہیں کہ ”اسلام ایک سوکھا ہوا درخت ہے اگر اس میں سے مرزا (غلام احمد قادیانی) کو نکل دیا جائے“

ج : ظفر اللہ قلیانی نے ۱۸ مئی ۱۹۵۲ء کو جمائگیر پارک کراچی کے جلسہ عام میں خطاب کرتے ہوئے کہتے تھے۔ یاد رہے کہ یہ ظفر اللہ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ تھے۔ (الفضل لاہور ۳۱ مئی ۱۹۷۳ء، تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اول ص ۱۴۳)

س : ذرا سوچ کر بتائیے کہ مندرجہ ذیل اشعار مرزا محمود خلیفہ دوم قلیان کے بارے میں کن کے ہیں؟

اے قادیان اے قادیاں تیرے بڑے لگور کو لپٹا لیا کرتا ہے جو ہر شب نئی اک حور کو ہے وہ تنگ آدمیت زانیوں کا سرغنہ جس کے ہاتھوں لٹ گئی ہر مہ جبین قادیاں کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا سب جہاں بے زار ہو جائے جوہوں میں بے نقاب

ج : شعر اول مولانا ظفر علی خاں کا دوم ازہر درانی مرحوم کا اور سوم مرزا محمود کا اپنا ہے۔

س : پوری امت مسلمہ کا مطالبہ ہے کہ قلیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔ اکثر ممالک میں بشمول پاکستان یہ مطالبہ تسلیم کیا جا چکا ہے اور اس پر عملدرآمد بھی ہو چکا ہے وہ بنیادی وجوہات بتائیں جن کی بناء پر قلیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

ج : (۱) مرزا قلیانی کا دعویٰ نبوت کرنا جبکہ باب نبوت بند ہو چکا ہے۔
(۲) مرزا قلیانی کا سرکار رسالت ملب صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننے کی بجائے اپنے کو آخری نبی کہنا۔

(۳) حیات و نزول مسیح کے متواتر عقیدہ کا انکار اور غلام احمد کا خود مسیح موعود بننا۔
(۴) مرزا قلیانی کے پیروکاروں اور خود مرزا کی طرف سے مسلسل قرآن پاک، سرکار مدینہ، صحابہ کرام، اہل بیت عظام، علمائے ملت اسلامیہ کی توہین کا اظہار و اصرار۔
(۵) جہلو کی فرضیت کا انکار اور انگریز آقا کی اطاعت و فرمانبرداری کی تعلیم۔

(۶) اللہ پاک کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرنا۔
(۷) جمہور مسلمانوں کو کافر، جہنمی قرار دینا اور اپنے کو مسلمان کہنا۔
(۸) حدیث نبوی کے مقابلے میں مرزا کی تحریروں کو معتبر سمجھنا (تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء ص ۷۲۸)

س : جب ظفر اللہ قلیانی نے پاکستان کا وزیر خارجہ ہوتے ہوئے بھی قائد اعظم کا جنازہ

نہ پڑھا اور ایک غیر مسلم وزیر کے ساتھ گپ شپ لگاتا رہا۔ جب اس سے اس کی وضاحت طلب کی گئی تو اس نے کیا جواب دیا؟

ج: ”آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم سمجھ لیں یا مسلمان حکومت کا کافر نوکر“

(اخبار الفلاح پشاور ۲۸ اگست ۱۹۴۹ء، قلوبانیت کا سیاسی تجزیہ جلد اول ص ۶۳)

س: قلوبانیوں کے آرگن ”الفضل“ نے ظفر اللہ قلوبانی کے قائد اعظم کے جنازہ نہ پڑھنے پر کیا تبصرہ کیا؟

ج: ”کیا یہ حقیقت نہیں کہ ابو طالب بھی قائد اعظم کی طرح مسلمانوں کے بہت بڑے محسن تھے مگر نہ مسلمانوں نے آپ کا جنازہ پڑھا اور نہ رسول خدا نے“

(الفضل ۲۸/اکتوبر ۱۹۵۲ء، قلوبانیت کا سیاسی تجزیہ اول ص ۶۵)

س: مرزا طاہر کے مہبلہ کا چیٹنج یوں تو ہر مسلمان نے قبول کیا لیکن چند اہم ترین علماء اور دانشوروں کے نام تحریر کریں جنہوں نے مہبلہ کا چیٹنج نہ صرف قبول کیا بلکہ مرزا طاہر کو مقلات و تاریخوں سے بھی آگاہ کیا۔

ج: (۱) مولانا محمد یوسف لدھیانوی عالی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

(۲) مولانا اللہ وسلیا عالی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

(۳) حافظ عزیز الرحمن جالندھری عالی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

(۴) مولانا نذیر احمد بلوچ عالی ادارہ دعوت وارشاد چنیوٹ۔

(۵) مولانا نذیر احمد الحسینی عالی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

(۶) مولانا منظور احمد چنیوٹی عالی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

(۷) مولانا محمد طاہر القادری سربراہ ادارہ منہاج القرآن لاہور۔

(۸) حافظ بشیر احمد مصری

(۹) محمد متین خالد صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ننگرہ صاحب۔

س: ختم نبوت اور رد قلوبانیت پر لڑیچر کے مطالعہ و تحریر و تشریح کے سلسلے میں مولانا محمد علی مونگیری نے کیا فرمایا؟

ج: آپ نے فرمایا ”فتنہ قلوبانیت کے استحصال کے لئے اتنا لکھو، اتنا طبع کراؤ اور اتنا تقسیم کرو کہ ہر مسلمان جب سوکرائے تو اس کے سرہانے رد قلوبانیت کی کتاب موجود ہو۔“ (قلوبانیت ہماری نظر میں ص ۹۵)

س: قلوبانیت اور احمدیت میں کیا فرق ہے؟

ج : قلیانیت اور احمدیت دونوں ایک ہی تحریک کے دو نام ہیں۔

س : قلیانیت پر ایک جامع مگر مختصر نوٹ لکھیں۔

ج : قلیانیت اور حقیقت مذہبی جماعت کے روپ میں ایک سیاسی تحریک ہے جو ناقابل برداشت مذہبی دل آزاویوں کے علاوہ نہایت خطرناک قسم کی سیاسی سرگرمیوں میں بھی ملوث رہتی ہے۔ اس تنظیم کا مقصد و مدعا مسلمانوں کو سیاسی و اقتصادی حیثیت سے نقصان پہنچانا اور ان کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنا ہے، قلیانیت کی بنیاد اس وقت کے حکمران یعنی انگریزوں کی چالپوسی اور بے جا خوشامد پر رکھی گئی اور اس تحریک کے بانی نے سلطنت برطانیہ کی وفاداری اور اطاعت شعاری کو اپنی جماعت کے لئے شرط ایمان قرار دے دیا۔ تاکہ جماعت کے لوگ حکومت وقت سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کر سکیں قیام پاکستان کے بعد قلیانیت نے اپنا جداگانہ حکومتی نظام قائم کرنے کے لئے کوششیں شرع کر دیں تاکہ پاکستان پر قلیانی حکومت مسلط کی جاسکے، اپنے اس مقصد کے حصول کے لئے آج بھی قلیانی سرٹوڑ کوشش کر رہے ہیں ان کے مذہبی لیڈروں کے گزشتہ اور موجودہ بیانات اس نظریہ کو تقویت پہنچاتے ہیں جو کہ درحقیقت سیاسی عزائم ہیں۔

س : مرزا محمود نے کب کہا کہ بلوچستان کم آبادی اور زیادہ رقبے والا علاقہ ہے، اس کو احمدی بنانے کی کوشش کرو تاکہ ایک صوبہ تو ہو جسے ہم اپنا صوبہ کہہ سکیں۔

ج : اگست ۱۹۳۸ء (بحوالہ روزنامہ الفضل ربوہ ۱۳/ اگست ۱۹۳۸ء) تحریک ختم نبوت (۱۹۵۳ء ص ۵۸۶)

س : ضلع گورداسپور (مشرقی پنجاب، بھارتی پنجاب) میں تقسیم ہند کے وقت مسلم آبادی بشمول مرزائیوں کے ۵۱ فیصد اور غیر مسلم آبادی ۴۹ فیصد تھی جبکہ مرزائیوں کی آبادی ۲ فیصد تھی۔ اصولاً یہ ضلع پاکستان میں شامل ہونا چاہئے تھا مگر نہیں ہوا کیونکہ مرزائیوں نے ایک ”ملک دشمن“ حرکت کی، بھلا کیا؟

ج : انہوں نے باؤنڈری کمیشن کو ایک درخواست (مخضر نامہ) پیش کی اور کہا ہم مسلمانوں سے علیحدہ قوم ہیں اور مطالبہ کیا کہ ضلع گورداسپور ہمیں دے دیا جائے تاکہ ویٹی کن سٹی اسٹیٹ کی طرز پر ہم یہاں پر اپنی حکومت قائم کریں مگر باؤنڈری کمیشن نے ۲ فیصد مرزائیوں کو ۴۹ فیصد ہندوؤں میں شامل کر کے غیر مسلموں کی تعداد ۵۱ فیصد کر دی اور مسلمان ۴۹ فیصد رہ گئے۔ اس طرح یہ ضلع بھارت میں شامل کر دیا گیا۔

س : حکیم نورالدین قلوبانی خلیفہ اول قلوبان آنے سے پہلے مہاراجہ کشمیر راجہ رنبیر سنگھ کا طبیب شہی تھا مگر اصلاً وہ انٹیلی جنس کا آدمی تھا۔ بتائیے اس کے ذمہ کس قسم کی جاسوسی تھی؟

ج : راجہ رنبیر سنگھ کے روس ساتھ تعلقات کا کھوج لگانا اور حکومت برطانیہ کو اطلاع پہنچانا۔ (قلوبان سے اسرائیل تک ص ۶۱)

س : راجہ رنبیر سنگھ کے بعد راجہ پرتاب سنگھ کشمیر کا حاکم بنا اور اسے پتہ چل گیا کہ حکیم نورالدین انٹیلی جنس کی طرف سے ان کی حرکت کی اطلاع حکومت برطانیہ کو پہنچاتا ہے۔ اس نے نورالدین کو ایک سزا دی۔ بتائیے کیا؟

ج : اس نے حکیم نورالدین کو ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر کشمیر کی حدود سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔

(تاریخ احمدیت جلد ہشتم ص ۳۹۷، قلوبان سے اسرائیل تک ص ۶۷)

س : شعائر کا کیا مطلب ہے اور شعائر اسلام کسے کہتے ہیں؟

ج : شعائر شعیروہ کی جمع ہے جس کا معنی ہے کسی چیز کی مخصوص علامت یا پہچان۔ شعائر اسلام مسلمانوں کی ان مخصوص علامتوں اور نشانیوں کو کہتے ہیں جن سے ان کا مسلمان ہونا یا ان کا اسلام کی نشانی ہونا ظاہر ہو مثلاً کلمہ، نماز، مسجد، سلام، داڑھی وغیرہ۔

س : کوئی سے دس شعائر اسلام تحریر کریں۔

ج : (۱) کلمہ طیبہ پڑھنا، (۲) اذان دینا، (۳) نماز ادا کرنا، (۴) قرپانی کرنا، (۵) مسجد بنانا، (۶) ختنہ کروانا، (۷) داڑھی رکھنا، (۸) جنازہ کا طریقہ، (۹) السلام علیکم کہنا، (۱۰) نماز عیدین، (۱۱) حج کے مناسک، (۱۲) قبر، (۱۳) روزہ وغیرہ۔

س : قلوبانیوں کے کل کتنے فرقے ہیں۔ ان کے نام بھی لکھیں؟

ج : پانچ۔۔۔ لاہوری فرقہ، قلوبانی فرقہ، کھیروی فرقہ، اروپا فرقہ، دیندار فرقہ (بحوالہ تحفہ قلوبانیت ص ۴۹۷-۴۹۶)

س : مرزائیوں کا کون سا فرقہ مرزا قلوبانی کو معبود مانتا ہے اور قلوبان کو بیت اللہ کا درجہ دیتا ہے؟

ج : کھیروی فرقہ۔

س : مرزا قلوبانی ”مراق“ کا مریض تھا۔ مرزا قلوبانی کے خلیفہ اول اور دست راست حکیم نور الدین نے مراق کے مریض (دوسرے لفظوں میں مرزا قلوبانی) کی کیا نشانیاں

(خوبیاں) بیان کی ہیں؟

ج : ”مالیخولیا (مراق) کا مریض خیال کرتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں، کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں، کوئی خیال کرتا ہے کہ میں خدا ہوں۔“

(بیاض حکیم نورالدین جلد ۱۰ ص ۲۱۲)

س : کیا قلابانی مردہ، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جاسکتا ہے؟

ج : جی نہیں۔ (تحفہ قلابانیت ص ۵۲۶)

س : کیا مرزائی اپنی عبلوت گھ کو مسجد کے نام سے پکار سکتے ہیں؟

ج : جی نہیں۔ مسجد شعار اسلام میں داخل ہے اور کوئی غیر مسلم شعار اسلام کو اپنانے

کا لہل نہیں لہذا مرزائی نہ مروجہ شکل میں مسجد کی تعمیر کر سکتے ہیں اور نہ ہی ایسی

عبلوت گھ کو مسجد کے نام سے پکار سکتے ہیں۔ (تحفہ قلابانیت ص ۵۶۹)

س : یہ قول کس مرزائی ڈاکٹر کا ہے کہ ”کسی مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو

جائے کہ وہ ہسٹریا، مرگی یا مالیخولیا کا مریض ہے تو اس کے دعویٰ کی تردید کے لئے کسی

اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی

عمارت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔

ج : مرزائی ڈاکٹر شاہ نواز خان اسٹنٹ سرجن (ریویو آف ریلیجنز اگست ۱۹۳۶ء)

س : مرزا طاہر کب پاکستان سے فرار ہو کر لندن گیا؟

ج : یکم مئی ۱۹۸۱ء (بحوالہ قلابانیت کے خلاف عدالتی فیصلے ص ۵۳)

س : غیر مسلم کو مساجد سے نکل دینے کی کوئی ایک مثال آنحضورؐ کی حیات طیبہ سے

تحریر کریں

ج : حضرت عبداللہ بن عباس کے بقول ”ایک دفعہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم

خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے تو آپؐ نے کئی لوگوں کو (تقریباً ۳۶) نام لے کر مسجد سے

نکل جانے کا حکم دیا کیونکہ وہ منافق تھے۔ (وہ لوگ فوراً مسجد سے نکل گئے تھے)

(بحوالہ ”روح المعانی“ از علامہ آلوسی ج ۲ ص ۱۰، اعلیٰ عدالتوں کے فیصلے ص ۲۵۷)

س : کوئی سی دو مثالیں پیش کریں جن سے معلوم ہو کہ قلابانیت یہودیت کا ”چربہ“

ہے۔

ج : (الف) مرزا قلابانی نے نظریہ پیش کیا کہ حضرت مسیح سولی پر تو چڑھائے گئے لیکن

بے ہوشی کے عالم میں اتار لئے گئے۔ اس نظریہ کو سب سے پہلے ایک یہودی

”و نظوری“ نے پیش کیا تھا۔

(ب) ۱۹۰۱ء میں جب مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا تو ایک یہودی ”جان الیگزینڈر ڈوئی“ نے بھی امریکہ میں ”ایلیا“ نبی ہونے کا دعویٰ کیا جو یہودی تعلیمات کے مطابق مسیح موعود سے قبل ظاہر ہو گا۔

(ج) ۱۹۰۳ء میں جب مرزا قادیانی نے جان الیگزینڈر ڈوئی کو دعوت مقابلہ دی تو امریکی اخبارات نے ڈوئی کی بجائے مرزا قادیانی کی حمایت کی۔

دیکھئے قادیانیت کا سیاسی تجزیہ اول ص ۸۰-۲۷۹

س : قادیانی مبلغ جلال الدین شمس کو کب حکم ملا کہ وہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر شام سے نکل جائے؟

ج : ۹ مارچ ۱۹۲۸ء کو (بحوالہ تحریک ۱۹۷۳ء جلد اول)

س : کس ملک میں یہودیت کے علاوہ کسی اور مذہب کی تبلیغ کی قانونی اجازت نہیں مگر قادیانی تبلیغی مشن وہاں بھی قائم ہے؟

ج : اسرائیل۔ (”قادیانیت اور ملت اسلامیہ کا موقف“ ص ۱۲۳)

س : پاکستان کے کس ضلع میں اور کب سے قادیانیوں کا داخلہ قانوناً بند ہے؟

ج : ضلع ٹوہٹ بلوچستان میں ۱۱ جولائی ۱۹۷۳ء سے۔ (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء اول ص ۷۵۶)

س : کس فضائی و مرزائی سربراہ کی قیادت میں پاک فضائیہ کے تین طیاروں نے ۱۹۷۳ء میں قادیانی خلیفہ سوم مرزا ناصر احمد کو سلائی پیش کی جو ایک غیر قانونی اور غیر آئینی فعل تھا؟

ج : ایئر مارشل ظفر چوہدری قادیانی۔ (قادیانیت کا سیاسی تجزیہ جلد اول ص ۳۶)

س : کس مرزائی خلیفہ نے بڑھانگی کہ عنقریب پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور یہ ملک صفحہ ہستی سے نابود ہو جائے گا۔

ج : مرزا طاہر احمد نے ۱۹۸۵ء کے سالانہ جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ بکواس کی تھی۔ (قادیانیت کا سیاسی تجزیہ جلد اول ص ۴۱)

س : مرزا طاہر احمد قادیانی خلیفہ چہارم نے ۳۰ جولائی ۱۹۹۰ء کو پاکستانیوں کے بارے میں کیا بکواس کی؟

ج : اس نے پاکستان کو پاگل خانہ کہا تھا۔ (قادیانیت کا سیاسی تجزیہ جلد اول ص ۴۳)

س : قادیانی خود کو مرزائی کہنے سے بدکتے ہیں چڑتے ہیں اور احمدی کہلوانا پسند کرتے ہیں، کیا آپ وہ شعر سنا سکتے ہیں جو مرزا قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری قادیانی کی موجودگی میں پڑھا گیا اور مولوی محمد علی کو ”مرزائی“ کہا گیا۔ جسے مرزا قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری کے ساتھ باقی حاضرین مجلس نے بھی پسند کیا۔
ج : وہ شعر اس طرح تھا۔

کیا راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
یکی وہ ہیں یکی وہ ہیں یکی ہیں کپے مرزائی
(اخبار ”بدر“ قادیان ۱۷ جنوری ۱۹۰۷ء)

س : مرزا ناصر احمد قادیانی خلیفہ سوم ربوہ کا انتخاب کب عمل میں آیا؟
ج : نومبر ۱۹۶۵ء (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۳ء دوم ص ۱۸)
س : پاکستان کی دو اہم شخصیات ایم ایم عالم اور ایم ایم احمد میں کیا فرق ہے؟
ج : ایم ایم عالم پاک فضائیہ کا ایک نامور سپوت ہے جس نے ۱۹۶۵ء اور ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ میں بھلوری کا عظیم الشان مظاہرہ کیا جبکہ ایم ایم احمد مرزا قادیانی کا پوتا اور مرزا محمود کا بیٹا ہے جو پاکستان میں اہم عہدے (Key Post) پر قابض رہا اور آج کل اقوام متحدہ کے مالیاتی ادارے میں اہم عہدے پر فائز ہے۔

س : کافر، (کفر) کی کتنی اقسام ہیں؟
ج : تین۔ کافر + منافق + زندیق
س : کافر، منافق اور زندیق میں کیا فرق ہے؟
ج : کافر: جو اسلام، رسول، کتاب (شریعت) کا کھلا کھلا انکار کرے اور کھلی کھلی ان کی مخالفت کرے۔

منافق : جو دل سے اسلام کا مخالف و دشمن ہو مگر زبان سے اسلام کا قرار کر کے مسلمانوں کو دھوکہ دے۔

زندیق : جو اسلام کو قبول نہ کرے الٹا غیر اسلامی اعمال و اعتقادات کا مظاہرہ کرے اور ان کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش بھی کرے اور اپنے کفر کو اسلام اور دوسروں کے ایمان کو کفر کہے۔ (قادیانیت ہماری نظر میں ص ۱۳۲)

س : امریکی سینٹ نے پاکستان کی امداد کو قادیانیوں کی مذہبی آزادی سے مشروط کرنے کی قرار داد کب منظور کی؟

ج : مئی ۱۹۸۷ء

س : مرزا خدا بخش قادیانی نے اپنی کس کتاب میں احادیث کی روشنی میں بیان کیا ہے کہ بنی جس جگہ فوت ہو، اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے؟

ج : غسل مصفی ص ۱۴۱ (بحوالہ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی جلد ۶ شمارہ ۹ ص ۲۰)

س : کیا مرزا قادیانی بلوجود دعویٰ نبوت و رسالت کے جہاں فوت ہوا، وہیں دفن ہوا؟

ج : جی نہیں۔۔۔ مرزا قادیانی احمدیہ بلڈنگ لاہور میں فوت ہوا اور قادیان ضلع گورداسپور میں دفن کیا گیا۔ سچ کہا ہے کسی نے ”پہنچی وہیں یہ خاک جہاں کا خیر تھا۔“

س : چند قادیانی اداروں اور مصنوعات کے نام تحریر کریں۔

ج : (۱) شاہنواز لیٹڈ (۲) شیران لیٹڈ (پاکستان) (۳) شیران انٹرنیشنل لیٹڈ (لندن) (۴)

شاہ تلج شوگر ملز لیٹڈ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔ (۵) شاہ تلج ٹیکسٹائل ملز۔

س : قرآن کریم کی کس سورۃ میں مسلمانوں کی عبادت گاہ کو ”مسجد“ کہا گیا ہے؟

ج : آیت ۴۰ سورۃ الحج پارہ ۷۔

س : قرآن کریم کی کس سورۃ میں کہا گیا ہے کہ ”کافر اگر کوئی عمارت بنا کر اس کا نام مسجد رکھ دیں تو مسلمان اس میں نماز ادا نہ کریں کیونکہ یہ عمارت سازشوں کا گڑھ ہو گی۔“

ج : سورۃ توبہ آیات ۱۰ تا ۱۱۔

س : کیا سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کافروں کی بتائی ہوئی ”مسجد“ مسمار کی؟

ج : جی ہاں ! حضور غزوہ تبوک پر گئے تو آپ کی عدم موجودگی میں منافقین مدینہ نے ایک مسجد بتائی جس کا نام مسجد ضرار رکھا گیا۔ حضورؐ نے اسے مسمار کروا دیا۔

س : مسجد میں کفار کا داخلہ قرآن کریم کی کس سورۃ و آیت کے حوالے سے ممنوع ہے؟

ج : سورۃ توبہ آیت ۲۸۔

س : شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ میں مذہب کا اندراج کیوں ضروری ہے؟

ج : دراصل شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اندراج سے قادیانیوں کی کمر ٹوٹ جاتی ہے، قادیانی بیرونی ممالک میں جا کر خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور اپنے حوالے سے لوگوں میں اسلام کی تبلیغ کر کے انہیں اپنے دام تزویر میں پھنساتے ہیں اور انہیں

اسلام کے نام پر قادیانی بنا لیتے ہیں، جسے ملت اسلامیہ کسی بھی صورت میں قبول نہیں کر سکتی، قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر کے سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں داخل ہو جاتے ہیں جبکہ وہاں ان کا داخلہ ممنوع ہے اور اس کے علاوہ اسی طریقہ جعل سازی سے حج اور عمرہ بھی کر لیتے ہیں۔ حالانکہ کوئی کافر حرم شریف کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتا جبکہ قادیانی اپنے دجل و فریب سے حرم شریف میں اپنے نپاک وجود سے حرم شریف کی حرمت کو روندتے رہتے ہیں۔ (مرگ مرزائیت از محمد طاہر رزاق ص ۸۵)

س: شیزان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کیوں ضروری ہے؟

ج: شیزان گستاخان رسول مرزائیوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے اس کی آمدنی کا ایک کثیر حصہ دار الکفر ربوہ جاتا ہے مسلمان اپنی کم علمی کی بنا پر اس کے مشروبات اور دیگر مصنوعات خرید کر کم از کم ۲۰ پیسے فی روبیہ ربوہ فنڈ میں جمع کرواتے ہیں اور اس طرح اپنے آقا مولا جناب خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، دین اسلام اور وطن عزیز پاکستان کی مخالفت کے بھیانک جرم میں شریک ہو جاتے ہیں لہذا اس کی تمام تر مصنوعات شیزان بوتل، شیزان جوس، شیزان لیمن بارے، شیزان شمرقند شربت، شیزان چٹنی، شیزان جام وغیرہ، کا بائیکاٹ ہر غیور مسلمان عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دینی و ملی فرض ہے۔

س: شام میں کب مرزائیت کو خلاف قانون قرار دیا گیا؟

ج: مئی ۱۹۵۸ء (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول ص ۱۱۲)

س: مصر میں مرزائیت کب خلاف قانون قرار دی گئی؟

ج: مئی ۱۹۵۸ء (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول ص ۱۱۲)

س: مفتی اعظم شام شیخ ابوالسر عبدین نے کب فتویٰ دیا کہ قادیانی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں؟

ج: ۱۵/اکتوبر ۱۹۵۷ء (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول ص ۱۱۷)

س: پادری بوٹال نے ایک کتاب ”خاتم النبین“ مبنی بر توہین رسالت لکھی، اس کتاب پر حکومت مغربی پاکستان نے کب پابندی عائد کی؟

ج: ۲/اگست ۱۹۵۸ء

(حوالہ روزنامہ امروز لاہور ۳/اگست ۱۹۵۸ء) (تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد اول ص ۱۱۳)

کتابیات

مسلم ماخذ

مصنف / مترجم

نام کتاب

- ۱۔ قرآن مجید
 - ۲۔ تفسیر ضیاء القرآن
 - ۳۔ صحیح بخاری شریف
 - ۴۔ مشکوٰۃ شریف
 - ۵۔ ختم نبوت کامل
 - ۶۔ احساب قادیانیت
 - ۷۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء
 - ۸۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء
 - ۹۔ حرف محرمانہ
 - ۱۰۔ قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے
 - ۱۱۔ تحفظ ختم نبوت
 - ۱۲۔ قادیانیت کا سیاسی تجزیہ
 - ۱۳۔ آئمہ تلیس
 - ۱۴۔ رئیس قادیاں
 - ۱۵۔ قادیانیت ہماری نظر میں
 - ۱۶۔ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ
 - ۱۷۔ نعمات ختم نبوت
 - ۱۸۔ تحفظ ختم نبوت
 - ۱۹۔ قادیانیت حکم
 - ۲۰۔ مرگ مرزائیت
- پیر محمد کرم شاہ الازہری
محمد اسماعیل بخاری
- مفتی محمد شفیع
مولانا لال حسین اختر
مولانا اللہ وسایا
مولانا اللہ وسایا
ڈاکٹر غلام جیلانی برق مرحوم
فیاض اختر ملک
- محمد طاہر رزاق (ایم۔ اے)
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری
مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری
محمد متین خالد
پروفیسر محمد الیاس برٹی
محمد طاہر رزاق (ایم۔ اے)
محمد طاہر رزاق (ایم۔ اے)
محمد طاہر رزاق (ایم۔ اے)
محمد طاہر رزاق (ایم۔ اے)

- ۲۱۔ قادیانی افسانے
 ۲۲۔ تحفہ قادیانیت
 ۲۳۔ تذکرہ مجاہدین ختم نبوت
 ۲۴۔ تحریک ختم نبوت
 ۲۵۔ خاتم النبیین
 ۲۶۔ ملت اسلامیہ کا موقف
 ۲۷۔ قادیانی عقائد پر ایک نظر
 ۲۸۔ عقیدہ ختم نبوت اور مرزا غلام احمد قادیانی
 ۲۹۔ الصارم المسلول علی شاتم رسول
 ۳۰۔ ناموس رسول اور قانون توہین رسالت
 ۳۱۔ گستاخ رسول کی سزا
 ۳۲۔ شان رسالت میں گستاخی کا تنقیدی جائزہ
 ۳۳۔ گستاخ رسول کی سزا
 ۳۴۔ تحفظ ناموس رسالت اور گستاخ رسول کی سزا
 ۳۵۔ ربوہ کا مذہبی آمر
 ۳۶۔ اقبال اور قادیانی
 ۳۷۔ سیف چشتیانی
 ۳۸۔ قادیانی مسئلہ
 ۳۹۔ شاہ فیصل شہید
 ۴۰۔ غازی میاں محمد شہید
 ۴۱۔ غازی علم الدین شہید
 ۴۲۔ قادیانی امت اور پاکستان
 ۴۳۔ داغِ ندامت
 ۴۴۔ قاطع قادیانیت
 ۴۵۔ شہرِ سدوم
 ۴۶۔ قادیانیوں کی عریاں تصویریں
- محمد طاہر رزاق (ایم۔ اے)
 مولانا محمد یوسف لدھیانوی
 مولانا اللہ وسایا
 مولانا شورش کاشمیری
 سید انور شاہ کشمیری
 مجلس تحفظ ختم نبوت
 مولانا عزیز الرحمن جالندھری
 علی اکبر قادری
 امام ابن تیمیہ اردو ترجمہ غلام احمد حریری
 محمد اسماعیل قریشی ایڈووکیٹ
 صاحبزادہ افتخار الحسن زیدی
 ظفر علی قریشی
 قاضی محمد اسماعیل گڑنگی
 ایچ ساجد اعوان
 راحت ملک
 نعیم آسی
 پیر مر علی شاہ گولڑوی
 سید ابوالاعلیٰ مودودی
 عبدالکریم خالد
 رائے محمد کمال
 رائے محمد کمال
 رائے محمد کمال
 رائے حسین طاہر
 مصباح الدین
 شفیق مرزا
 علامہ سلطان

- ۴۷۔ ربوہ کے قصر خلافت پر
چنیوٹ سے گرائے گئے ۱۴ میزائل
- ۴۸۔ تاریخ مرزا
- ۴۹۔ مرزا طاہر احمد کے نام کھلا خط
- ۵۰۔ مباحثہ کا چیلنج قبول ہے
- ۵۱۔ ضرب کلیم
- ۵۲۔ علامات قیامت
- ۵۳۔ فتنہ قادیانیت کا خاتمہ کیسے اور
کیوں ضروری ہے (مقالہ)
- ۵۴۔ کتاب الشفاء
- ۵۵۔ مجموعہ رسائل رد میرزائیت
- ۵۶۔ ختم نبوة
- ۵۷۔ مکتوبات نبوی
- ۵۸۔ فلسفہ ختم نبوت
- ۵۹۔ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے
شرمناک کردار کے آئینے میں
- ۶۰۔ قادیان سے اسرائیل تک
- ۶۱۔ تاریخ محاسبہ قادیانیت
- ۶۲۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی
- ۶۳۔ ہفت روزہ لولاک فیصل آباد
- ۶۴۔ ہفت روزہ چٹان
- ۶۵۔ اخبار الفلاح پشاور
- ۶۶۔ روزنامہ جنگ لاہور
- ۶۷۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور
- ۶۸۔ روزنامہ خبریں لاہور
- ۶۹۔ دستور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
- مولانا منظور احمد چنیوٹی
- مولانا ثناء اللہ امرتسری
- پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری
- مولانا اللہ وسایا و دیگر علماء
- علامہ محمد اقبال
- شاہ رفیع الدین محدث دہلوی
- شبیر حسین زاہد (ایم۔ اے)
- قاضی عیاض
- مولانا احمد رضا خان بریلوی
- مولانا احمد رضا خان بریلوی
- سید محبوب رضوی
- مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی
- محمد متین خالد / محمد عمر مرتضیٰ
- مولانا سمیع الحق
- پروفیسر خالد شبیر احمد
- مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
- مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
- میکلوڈ روڈ لاہور

قادیانی ماخذ

- | | |
|-------------------------------|---------------------------------------|
| مرزا غلام احمد قادیانی | ۱- کشتی نوح |
| مرزا غلام احمد قادیانی | ۲- الوصیت |
| مرزا غلام احمد قادیانی | ۳- خطبہ الہامیہ |
| مرزا غلام احمد قادیانی | ۴- تذکرہ |
| مرزا غلام احمد قادیانی | ۵- آئینہ کمالات اسلام |
| مرزا غلام احمد قادیانی | ۶- تحفہ گولڑویہ |
| مرزا غلام احمد قادیانی | ۷- مجموعہ اشتہارات |
| مرزا غلام احمد قادیانی | ۸- مکتوبات احمدیہ |
| مرزا بشیر احمد قادیانی ایم اے | ۹- سیرۃ المہدی |
| میاں محمود احمد قادیانی خلیفہ | ۱۰- آئینہ صداقت |
| حقیقت پسند پارٹی ربوہ | ۱۱- تاریخ محمودیت کے چند پوشیدہ اوراق |
| دوست محمد شاہد قادیانی | ۱۲- تاریخ احمدیت |
| انجمن احمدیہ لاہور | ۱۳- احمدیہ انجمن کا مجدد اعظم نمبر |
| صدیق دیندار | ۱۴- خادم خاتم النبیین |
| قادیانی جماعت کا ترجمان | ۱۵- روزنامہ ”الفضل“ |
| مرزا غلام احمد قادیانی | ۱۶- آریہ دھرم |



عقیدہ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت (سوالا "جوابا")

جلد دوم (زیر طبع)

مرتبہ: زاہد علی صادق

عنوانات



- قادیانی اکابر کی غلط بیانیوں ☐
- اختلافات مابین قادیانی نبی و قادیانی خلفاء ☐
- مرزا طاہر احمد اور قادیانیت کا زوال ☐
- تحریک ختم نبوت 1984ء ☐
- سابق قادیانی۔ حالات و واقعات اور تبصرے ☐
- مرزا غلام احمد قادیانی بقلم خود ☐
- قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم ☐
- مرزائی، امریکہ اور اسرائیل کا باہمی ربط ☐
- قادیانیت، ایک سیاسی جماعت، مذہبی بہروپ ☐
- اقبال اور قادیانیت ☐
- بزرگان امت اور قادیانیت ☐
- قادیانیت اور شاعری ☐
- قادیانیت کا خاتمہ کس طرح ممکن ہے؟ ☐
- قادیانیت اور عالم اسلام ☐

قادیانیت اسلام

سابق قادیانیوں کے قبول اسلام کی دلچسپ، ہوشربا اور ایمان افروز داستانیں

قادیانیت کا مذہبی، سیاسی اور اخلاقی تجزیہ

ایک مکمل تحقیقی اور تاریخی دستاویز



ترتیب و تحقیق

مُحَمَّد عِینِ خَالر



قادیانی اربوں روپے خرچ کر کے اپنے کفر و ارتداد پر مبنی لٹریچر پوری دنیا میں تقسیم کر رہے ہیں۔ یہ ایمان کے ڈاکو ہمارے نوجوانوں کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر مرتد بنا رہے ہیں۔ ناموس رسول پر اپنے نوکیلے دانتوں سے حملہ آور ہیں۔ قرآن مجید احادیث مقدسہ اہل بیتؑ صحابہ کرامؓ کی شان میں ہرزاسرائی کر رہے ہیں۔ شمار اسلام کو اپنے غلیظ قہقروں تلے روند رہے ہیں۔ اس خطرناک صورت حال سے بچنے کیلئے سرور کائنات جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کے عاشقان سے پر زور اپیل کی جاتی ہے کہ وہ درج ذیل کتابچوں کو چھپو اگر فری تقسیم کریں تاکہ امت مسلمہ کی نئی نسل فتنہ قادیانیت سے آگاہ ہو سکے اور کسی کی شراب ایمان نہ لٹ سکے۔ خدا تعالیٰ آپ کو حشر کی ہولناکیوں میں شافع محشر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے (امین) طالب شفاعت محمدی برفہ محشر: محمد طاہر نراقی

| | | | |
|---|--|--------------------------------------|---|
| ۱ فتنہ قادیانیت کو بچانے (سورجواں) | ۲۳ قادیانی اخلاق ایک سازش ایچال | ۴۵ مرزا قادیانی کا شاعرانہ دیوانہ | ۶۸ پاک بھارت جگمیں اور قادیانی |
| ۲ شیراز کا بایکٹ | ۲۴ اقبال اور قادیانیت | ۴۶ بیاریوں کا عالمی جیوشن | ۶۹ مرتد اور اس کی شرعی سزا |
| ۳ تعظیم رسولؐ | ۲۵ قادیانیوں کو دعوت اسلام | ۴۷ مرزا قادیانی کی اکھ ہلکے کی شادی | ۷۰ قادیان سے اسرائیل تک |
| ۴ صحابہ کرامؓ اور عشق رسولؐ | ۲۶ ایک منہ دو زبانیں | ۴۸ نوکر و دہی دا | ۷۱ شاتم رسولؐ کی سزا... قتل |
| ۵ اسلام ٹٹ رہا ہے | ۲۷ قادیانیوں کے عبرتناک انجام | ۴۹ مرزا قادیانی کے ابا سے طے | ۷۲ قادیان کا راپٹوٹن |
| ۶ بہشتی مقبرہ روتا ہے | ۲۸ مقام نبوت و رسالت | ۵۰ مرزا قادیانی کے جوتے کی آپ بیتی | ۷۳ کلک و ٹوڈیہ کا غلام |
| ۷ قومی اسمبلی میں مرکز ختم نبوت | ۲۹ قادیانیت: انگریز کا خود کش | ۵۱ جنم سے مرزا قادیانی کا خطرناک لہر | ۷۴ عقیدہ ختم نبوت: احادیث ایک انٹرویو |
| ۸ ایک قادیانی کی آپ بیتی | ۳۰ قادیانیوں کا سوشل بایکٹ | ۵۲ قادیانی علیات | ۷۵ فرنگی کو مرزا قادیانی کی فریختگیوں پر لکھا |
| ۹ شہر ارتداد قادیان | ۳۱ قادیانیوں اور عام کافروں میں فرق | ۵۳ عشق خاتم النبیین | ۷۶ قادیانی نبوت: ایک تجلیات |
| ۱۰ شکیہ کذاب کی بستی ربوہ | ۳۲ قادیانی امت اور مسئلہ کشمیر | ۵۴ ختم نبوت کے پاسبان | ۷۷ متحدہ دیر مرزا قادیانی کی قبر پر |
| ۱۱ قادیان کا عاشق نامراد | ۳۳ قادیانیوں کے لطیفے | ۵۵ عاشقان رسولؐ کی عشق و دو ناک آئین | ۷۸ پاکستان قادیانی اور لٹریچر کی مادیات |
| ۱۲ بیرونی دنیا میں قادیانیوں کی خطرناک سرگرمیاں | ۳۴ قادیانی تاعدہ | ۵۶ ختم نبوت کے محافظ | ۷۹ جال |
| ۱۳ ہم قادیانیوں کو کیا سمجھتے ہیں | ۳۵ قادیانی پرچہ | ۵۷ مرزا انیت شکن مجاہد | ۸۰ جنم سے فرار |
| ۱۴ قادیانیت ایک دہشت گرد تنظیم | ۳۶ مرزا قادیانی کو موت کیسے آئی؟ | ۵۸ شیخ ختم نبوت کے پرانوں کی تہیں | ۸۱ قادیانی مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ |
| ۱۵ مسلمان اور قادیانی کے درمیان کیسے | ۳۷ مواصلاتی سیارے کے ذریعے | ۵۹ ناموس محمدؐ کے پاسبان | ۸۲ کوسٹ ایٹی پلانٹ اور قادیان |
| ۱۶ عاشقان مصطفیٰ کہاں ہیں؟ | ۳۸ قادیانیت اور عقل | ۶۰ تذکرہ قادیان رسولؐ عربی | ۸۳ مشرک گالی گلوچ |
| ۱۷ بہشتی مسلمانوں قادیانی قرآن میں ہے | ۳۹ تکمیل دین | ۶۱ مسئلہ حاد قادیانی | ۸۴ قادیان کا شاتم رسولؐ |
| ۱۸ چہرہ قادیانیت | ۴۰ فرنگی جھوٹے نبی کی تلاش میں | ۶۲ پاکستان کو قادیانیوں سے بچاؤ | ۸۵ اللہ کا گستاخ |
| ۱۹ آستین کے سانپ | ۴۱ اگر مرزا قادیانی آج کے دور میں ہوتا | ۶۳ جنگ یامہ | ۸۶ قادیانی شمار اسلامی استخوانی نہیں کر سکتے |
| ۲۰ ہم تحفظ ختم نبوت کا کام کیسے کریں | ۴۲ مرزا قادیانی کا لباس و خوراک | ۶۴ تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء | ۸۷ قادیان کا جج؟ |
| ۲۱ مجرم اسلام | ۴۳ مرزا قادیانی کا جسمانی ڈھانچہ | ۶۵ تحریک ختم نبوت ۱۹۶۲ء | ۸۸ مینارۃ المسیح کی کہانی |
| ۲۲ قادیانی نوازوں سے قدرت کا انتقام | ۴۴ حق کی حقائق | ۶۶ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۲ء | ۸۹ حقوق انسانی کمیشن |
| | | ۶۷ نزول عیسیٰ علیہ السلام | ۹۰ اشتہارات، اشک و زور دیگر لٹریچر |

شیراز گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرزا انیتوں کی مشروب ساز فیکٹری ہے۔ اس کی تمام تر مصنوعات کا بایکٹ کرنا ہر مسلمان عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا دینی فرائض ہے۔ علاوہ ازیں اگر آپ کی نظروں میں کوئی دوسری قادیانی فیکٹری ہے تو اس کے شرعی کوئی کان ہے تو اس کا بھی بایکٹ کیجیے۔

یہ فہرست پڑھ کر اپنے کسی دوسرے مسلمان بھائی کو مطالعے کے لیے دے دیں۔ فتنہ قادیانیت سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے لٹریچر ہم سے مفت حاصل کریں۔

تحفظ ختم نبوت محمد طاہر رزاق

حفاظت ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوعات پر دلائل سے مالا مال کتاب جس کا ہر ورق معلومات افزا چشم کشا راز افشا جہاد کی صدا صفات ۳۲۰ قیمت ۱۰۰ روپیہ مجاہدین ختم نبوت کیلئے صرف ۴۰ روپے

قادیانیت شکن محمد طاہر رزاق

● جموں نبوت کے جگر پوسل کے نشر
● قادیانیت کے غم جوہر کی سرجی
● مرنا قادیانی کی شخصیت بے حیثیت پر عوامی قبضے
رد قادیانیت کے موضوع پر تاریخ میں طنز و مزاح پر پہلی دہائی کا جسے آپ کا ذوق ایک ہی نشست میں پڑھ جائے گا۔
صفحات ۲۸۰ قیمت ۵ روپے
مجاہدین ختم نبوت کیلئے صرف ۴۰ روپے

لغات ختم نبوت محمد طاہر رزاق

برصغیر پاک و ہند میں تحریک تحفظ ختم نبوت میں شاعری کا ایک عظیم باب۔
ہندوستان کے چوٹی کے شاعروں کے کلام کا انتخاب
صفحات ۳۰۰ قیمت ۹۰ روپے
مجاہدین ختم نبوت کیلئے صرف ۴۰ روپے

قادیانیت کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے مرتبہ: فیاض اختر ملک

انصاف کے ایوانوں میں قادیانیت کی ذلت و رسوائی کی داستانیں ۶ وکلاء صاحبان کے لیے ایک نادر تحفہ
ہائی کورٹ، سپریم کورٹ اور دفاتر شرعی عدالت کے جج صاحبان کے ایمان افروز اور تاریخی ساز فیصلے جن کا ہر لفظ قادیانیت کے لیے پیغام اجل ہے۔
صفحات ۶۰۴ قیمت ۱۵۰ روپے
مجاہدین ختم نبوت کیلئے صرف ۷۰ روپے

قادیانیت ہماری نظر میں مرتبہ: محمد تبین خالد

فتنہ قادیانیت کے بارے میں تقریباً ایک صدی پر محیط زندگی کے ہر گوشے ۱۴۰۰ سرکردہ افراد کی بیش قیمت اور حقائق انبروز آراء ۶ ایک مستند کتاب جس کا دامن حقائق، مشاہدات اور انکشافات سے بھر پور ہے۔
صفحات ۷۵۰ قیمت ۲۰۰ روپے
مجاہدین ختم نبوت کیلئے صرف ۹۰ روپے

مرگ مرزائیت محمد طاہر رزاق

چہرہ قادیانیت کی نقاب کشائی۔
قادیانی اور قادیانی نواز غداران وطن کی رونمائی۔
مجاہدین ختم نبوت اور شہیدان ختم نبوت کے ایمان پروردگار کے
قیمت ۶۰ روپے
مجاہدین ختم نبوت کیلئے صرف ۳۰ روپے

قادیانی افسانے محمد طاہر رزاق

عقیدہ ختم نبوت اور تعاقب مرزائیت کے پس منظر میں لکھے گئے حقائق افروز اور باطل سوز افسانے، ہوشربا قادیانی کہانیاں جو آپ کو درد و حیرت میں ڈال دیں گی۔
بھیانک قادیانی کرداروں کی راز افشانی جو ہمارے معاشرے میں اسلام کے نام پر اسلام کو لوٹ رہے ہیں۔
قیمت ۳۶ روپے
مجاہدین ختم نبوت کیلئے صرف ۱۸ روپے

قادیانیت کش محمد طاہر رزاق

مرزائیت کا مکمل شناختی کارڈ
دلائل کے قلم سے نبوت کا ذہب کا علمی و ایمانی محاسبہ۔
قیمت ۶۰ روپے
مجاہدین ختم نبوت کیلئے صرف ۳۰ روپے



رواداری کے نام پر اقتباسات کی رگوں سے جوہرِ غیرتِ محکم کرنے کی
بھیانک سازش سے پردہ اٹھتا ہے

ڈاکٹر محمد صدیق شاہ بخاری

عالمی کتب خانہ جامعہ اسلامیہ کراچی

تنگانہ صاحب ضلع شیخوپورہ فون 2329

https://archive.org/details/@madni_library

[Click For More Books](#)

Islami Books Quran & Madni Ittar House Faisalabad

عقیدہ ختم نبوت

(الجواب)

- عقیدہ ختم نبوت: تاریخ تحفظ ختم نبوت اور فتنہ قادیانیت کے بارے میں علامات کا انمول ذخیرہ۔
- ہمارے ختم نبوت کے لیے ایک عظیم تحفہ۔
- کونز پر و کراموں میں شرکت کرنے والوں کے لیے فتنہ قادیانیت کی مستند تاریخ پہلی بار سوال و جواب کے انداز میں۔
- یہ دستاویز جو عاشقانِ رسولؐ کے ایمان کے لیے مہینز بھی ہے اور قادیانیوں کے لیے درسِ عبرت اور دعوتِ ایمان بھی۔
- صادق علی زاہد کے شاہکار قلم سے جو تلوار کی طرح چلتا ہے، بجلی کی طرح پھلتا ہے اور قادیانیت کے جگر پہ چر کے پہ چر کے لگاتا چلا جاتا ہے۔
- قلم کا یہ منظر دیکھنا ہر مسلمان کی ضرورت اور ہر طالبِ علم کیلئے لازم ہے۔

ایک ایسی کتاب جو آپ کو
جسماں کتابوں سے بے نیاز کر دے